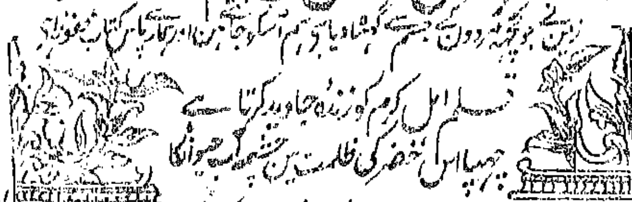
قد علمنا ما تنقص الارض منهم وعندنا کتاب حفیظ ۔ الآیہ

زمین جو کچھ ان میں سے گھٹاتی ہے ہم کو معلوم ہے اور ہمارے پاس کتاب محفوظ ہے



قلم اہل کرم کو زندۂ جاوید کرتا ہے
چھپا اس خضر کی ظلمت میں چشمہ ہے حیواں کا

بفیضان نوال و احسان شامل و امتنان کامل خلاق آب و گل مسئول ہر سائل مامول ہر آمل

حل نکات بیدل

حل کردہ مجدد السنۂ مشرقیہ احمد حسن شوکت



زندہ یادگار دوام

عالیجناب مستطاب معلی القاب والاخطاب صاحب فیض عمیم عامل آیہ انک لعلیٰ خلق عظیم

خان بہادر حضرت حاجی حافظ محمد عبد الکریم صاحب سی ۔ آئی ۔ ای

رئیس اعظم میرٹھ مکنہ اللہ تعالیٰ فی اعلیٰ علیین و غفر اللہ لہ

باہتمام کارپردازان شوکت المطابع شحنۂ ہند و طوطی ہند میرٹھ

چھپ کر شائع ہوا

زندہ یادگار دوام و نذر مختصر و مستہام

حضرت حاجی الحرمین الشریفین خان بہادر حافظ محمد عبد الکریم صاحب سی۔ آئی۔ اے
ایکن رئیس و مخدومین سلطنت عالیہ قدس اللہ سرہ کو تصوف سے بڑا ذوق تھا اور
آپ صوفی مشرب تھے اہل اللہ کو دوست رکھتے تھے۔ اور مولانا محمد عبد القادر صاحب
بیدل رحمۃ اللہ علیہ بھی گروہ صوفیہ صافیہ کے کبار میں سے تھے۔ آپکا کلام خصوصاً انکا
دربارۂ تصوف و وحدۃ الوجود کے جواہرات ہیں آپ فن سخن میں صاحب طرز جدید گزرے ہیں
فارسی کے شعرا متقدمین و متاخرین میں سے کسیکو نازک خیالی کا یہ پایہ نصیب نہیں ہوا۔
دور آج تک گنجینۂ نکات بیدل کو حل نہیں کیا۔ طہران دار الخلافۂ فارس کی یونیورسٹی
کے ایم۔ اے کورس میں نکات بیدل داخل ہے شاید وہاں اسکی کوئی شرح ہو مگر
ہندوستان میں نہیں اور نہ میری نظر سے گزری چونکہ بڑے بڑے علما و فضلا
نکات بیدل کے دقائق سمجھنے میں حیران و سرگردان تھے لہذا میں نے مثل کلیات اردو
حضرت غالب دہلوی و مثل قصائد ناظم شروانی خاقانی نکات بیدل کو بھی تمام و
کمال حل کر دیا۔ چونکہ مولنا بیدل بھی اپنے کمال میں فرد تھے اور میں نے بھی بارقۂ توفیق
الہی کے جادۂ بستہ نکات کے حل کرنے میں لاثانی کام کیا ہے اور حضرت خان بہادر
مغفور و مبرور بھی اپنی صفت جود و سخا میں بے نظیر تھے لہذا اس حل کو زندہ دائمی
یادگار قرار دیکر آپ کے نونہالان چمن اجلال یعنی صاحبزادگان بلند اقبال شیخ
محمد وحید الدین و شیخ محمد بشیر الدین ایدہما اللہ و ضاعف درجاتہما کے
حضور میں بطور ہدیۂ مختصر پیش کرتا ہوں جبتک صفحات دہر پر یہ حل قائم رہیگا خان بہادر
مغفور کا نام نامی بھی دائم و قائم رہیگا امید کہ قبولیت کے خلعت فاخرہ سے مشرف و
ممتاز ہو۔

احمد حسن شوکت مدیر شحنۂ ہند میرٹھ



حل نکات بیدل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اگر منکر نبوت نۂ با خطرات خیرہ تعظیم پیش میا و اگر بتجلی ایمان داری بہیچ جانب بے ادب چشم مکشا۔

لغت: خطرات جمع خطر بفتحتین مرتبہ اور تازگی اور سبزی اور عظمت اور بزرگی اور [illegible] اور دشواری اور اندیشہ ضرر۔ اور بالفتح اونٹ کا مستی کی حالت میں بلبلانا اور نیزہ کا ہلنا اور کسی کا لہرا کر چلنا۔ اور بالکسر ایک گھاس جس کا خضاب بناتے ہیں اور پانی ملا ہوا دودھ اور بہت سے اونٹ۔

حل: اگر تو نبوت کا منکر نہیں تو خطرات کی ہی تعظیم کر کیونکہ خطرات ہی بالآخر الہام اور وحی ہو جاتے ہیں۔ خطرات کل انبیا کو پیش آتے ہیں بلکہ وسوسات بھی قرآن میں ہے فوسوس لہما الشیطن۔ یعنی آدم و حوا علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کے دل میں شیطان نے وسوسہ ڈالا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ابتدا میں ستاروں کی نسبت کہدیا ھذا ربی اور یہ ضرور نہیں کہ الہام اور وحی اچھے ہی خیالات اور افکار کا نام ہو بلکہ قرآن مجید میں ہے والہمہا فجورہا وتقوٰیہا۔ یعنی خدا تعالے نے نفس کو بدکاری اور پرہیزگاری کا الہام کیا اور ظاہر کیا نیز معشوق کی جانب سے عاشق کو بدگمانی جس میں اندیشہ ضرر ہو تو یہ عاشق کی بہت بڑی صفت ہے کیونکہ ؎ عشق است و ہزار بدگمانی۔ نیز خطرات کے معنی میں خوف بھی ماخوذ ہے اور الایمان بین الخوف والرجاء مومنوں کے ایمان کی شان ہے پس خطرات کی تعظیم نہ کرنا گویا نبوت کا انکار کرنا ہے اگر تو تجلی الٰہی پر ایمان رکھتا ہے تو ہر طرف ادب سے نظر کر کیونکہ ہر جگہ اوسکی

[illegible] نور السموات والارض الخ کبھی دن کبھی رات یعنی
[illegible] کبھی کفر غالب کبھی اسلام غالب
[illegible] کہ اسلام کی ضد اور اسکا مد مقابل اور
[illegible] کی طرح کفر سے لڑتا ہے کہ [illegible]
[illegible] کفر کی راہ میں اسلام ہو [illegible]
[illegible] اور کچھ [illegible]
[illegible] قوت [illegible] پیدا ہو گئی بلکہ
[illegible] پس تو کفر کی جانب بھی
[illegible] جو صفت [illegible] ہے وہی ظلمت کی [illegible]

[illegible] — کہ اندیشہ پیام پری را نخورد
[illegible] — تا از خود رنگ جلوہ یا نخورد

[illegible] کہ پری [illegible]
[illegible] لوگ [illegible]
[illegible] کی [illegible]
[illegible]
[illegible] پاؤں سے [illegible]
[illegible] پاؤں کو [illegible] اگر [illegible]
[illegible]

[illegible] فضول انجمن تحقیق نباشی آسماں را
[illegible] خود پستی فطرت نتراشی۔

[illegible]
فضول بالفتح [illegible] اور بالضم [illegible] اور
[illegible] اور دانائی اور [illegible] کا [illegible]

قطرہ کہتے ہیں یعنی دو سیر گندم یا چار سیر جو جو کہ ہر گہرست کی کس و یا جاتا ہے۔

حل ہر شئے کے وجود کا ہر کو واجب الوجود کا مظہر بنا یعنی یہ سمجھنا [illegible]

وغیرہ سب مظاہر واجب الوجود ہیں سراسر گمراہی ہے کیونکہ یہ سیاق ہیں [illegible]

تحقیق کا ایک پارہ گو اور بیہودہ سمجھا جائے گا۔ وحدۃ الوجود کی معرفت [illegible]

شخص ظاہر کی نفی کی ہے مگر شخص باطن کی [illegible] ازلی و ابدی [illegible]

قرآن میں ہے قل الروح من امر ربی۔ اور آسمان کو جنہا [illegible] و الاجبال [illegible]

اپنے کو پست فطرت بنا لیتے کیونکہ انسان کے مرتبہ [illegible] کا مرتبہ بلند [illegible]

عالم صغیر یعنی نمونہ عالم کبیر ہے۔

گر باقی اسرار قدم پیش مگو ور فہمیدی ز لفظ و معنیش مگو
تا طبع تو تہمت فضولی نکشد گلہاست درین بہار زین یاد مگو

لغت [illegible] بالکسر و فتح دال [illegible] اور [illegible] بفتحتین [illegible] اور [illegible] اور عمل

سالبقہ جو چیز شعر کی قسم سے ہو اور [illegible] اور [illegible] کا گروہ [illegible]

اور [illegible] اور بالفتح و کسر دال کسی کام [illegible] اقدام [illegible]

کرنے والا اور بالضم و فتح دال [illegible] ایک گروہ ہے اور ایک موضع کا نام اور بالضم آگے آنا

اور بفتحتین آگے جانا۔ تہمت بالضم گمان بد کیا جانا۔

حل۔ اگر تو نے قدم (خدا تعالیٰ) [illegible] معلوم کر لئے ہیں تو زیادہ معلوم کرنے کی

جستجو نہ کر اور اگر تو نے کچھ بھید [illegible] ہیں تو ان کے [illegible] بیان [illegible] کیونکہ [illegible]

عالم ظاہر میں [illegible] اور [illegible] پیدا ہوتا [illegible] کی تہمت [illegible]

پھولوں کا [illegible] کی [illegible]

بہری ہے تو [illegible] اور [illegible]

طبیعت اور فلسفہ والے گمراہ ہو گئے۔

بخیال چشم کہ مست بنظر فتنۂ شوخ [illegible] [illegible]

حل۔ کسی چشم مست کے خیال میں [illegible]

ہمارے جنوں کی [illegible]

اور مطبع ہیں تو ساری دنیا کو مجنوں بنا دیں گے۔

بکنج زاویۂ عدم زدہ ایم در عافیت کہ ز منت نفس کسے نگدازد آتش سنگ ما

لغت۔ زاویہ گوشہ کونا۔ اور ہر شے کا گوشہ۔ عدم بفتحتین و بضمتین و بالضم نیست ہونا اور در ویش ہونا اور کم کرنا اور منع کرنا۔

حل۔ ہم گوشۂ عدم کے حضور عافیت کے دروازے سے لگے ہوئے ہیں یعنی فنا ہو کر آرام سے ہیں ہماری آتش سنگ کسی کے احسان کی پھونک سے نہیں لگتی۔ اور کوئی ہزار منت کرے تو ہم گوشۂ عدم کے باب عافیت سے سرکنے والے نہیں۔ کسی کی منت پر ہماری آتش سنگ عدم ہو گیا ہے در دروازہ پر لگا ہوا ہے جسکا سرکنا مشکل ہے

بدل شکستہ ازین چمن زدہ ایم بال گزشتنی کہ شتاب اگر ہمہ خوں شود نرسد بگرد درنگ ما

حل۔ چمن دنیا سے ناراض ہو کر ہمنے دل شکستہ پر گزرنے کا بازو لگا دیا اور ہم گزرنے میں ایسے تیز رو ہیں کہ خود شتاب اگر ہمارا تعاقب کرنے میں ہمہ تن خون ہو جائے تو ہمارے درنگ کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتی چہ جائے کہ ہماری تیزروی کا مقابلہ کر سکے یعنی ہم دنیا سے گزرنے میں ایسے تیز رفتار ہیں۔

کہ از طبیعت منفعل بکدام شکوہ طرف شود نفس آبشار عرق مکن ز حدیث غیرت جنگ ما

لغت۔ طرف شدن مقابل و حریف شدن آبشار پانی نکلنے کی راہ جس کے ذریعہ سے پانی اوپر سے نیچے گرے۔

حل۔ کوئی شخص ہمارے شکوہ کا حریف نہیں بن سکتا یعنی شکوہ سنکر منفعل ہو جاتا ہے جواب نہیں دے سکتا پس اے مخاطب تو ہماری بات (جو جنگ کو بھی غیرت دلانے والی ہے) کا جواب دینے میں نہ پڑنے سے عرق عرق مت ہو کیونکہ اس جنگ میں کوئی مقابل نہیں ہو سکتا۔ مطلب یہ ہے کہ عاشق کے شکوے معشوق کے سوا کوئی رفع نہیں کر سکتا۔

بفسون ہستی بےخبر ز شکست شیشۂ دل حذر شب خون بخواب پری بزن ز فسانۂ نارسا ترنگ ما

لغت۔ ترنگ بفتحتین وہ آواز جو تیر چلاتے وقت کمان سے نکلے۔ مگر یہاں مراد داستان اور بیہودہ کلام ہے۔

حل۔ تو اپنے فسون ہستی میں بےخبر ہے تجھے ہم مستوں کی باتوں سے کیا کام۔ پس

ہر رنگ آمیز نما لے تنکر ہمہ پر آزردہ خستہ ہو یعنی دل دکھانے سے خوف کیجیو کیونکہ ہمارا
شیشۂ دل میں پری سوئی ہے تو شب خون مار کر پری کو مست بنگا دیوانہ
ہو جائے گا کیونکہ پری کو دیکھکر انسان دیوانہ ہو جاتا ہے۔

گوہری ہر دوجہاں گراں شدہ خاک نسبت جسم و جاں
سنگیم آن ہمہ کین زیاں بتر از وآمدہ سنگ ما

حل ۔ ہماری خاک جسکو جسم و جان سے نسبت ہے ایسا قیمتی گوہر ہے جسکی نسبت
دو جہاں سے بھی گراں ہے پس ہم نہایت سبک (شرمندہ) ہیں کہ مواز نہ کرنے کو
ہمارے گوہر کا پتھر ترازو میں آیا

ز دل فسردہ بنالہ نرسید تاب و تپ نفس
بہر بدنا خن مطربان گرہ بریشم چنگ ما

حل ۔ دل فسردہ سے نالہ تک سانس کی گرمی نہ پہنچ سکی ۔ ہمارے چنگ کے ابریشم
میں ایسی گرہ پڑی کہ اس کے کھولنے میں مطربوں کے ناخن کٹ گئے نالہ مطرب اور نفس
چنگ کے ابریشم کا تار ہے اور نالہ میں گرہ لگ جانے کی تو چنگ نہیں بجے گا ۔

سخن غرور جنون اثر بزبان جرت ستا تر
فرشتہ نگہی پرہ نظر براگر دہی بجنگ ما

حل ۔ ہمارے غرور کی باتیں جو جنون کے اثر سے سرزد ہوتی ہیں زبان ہرات پر تر
یعنی رواں ہیں ۔ اگر تو ہمارے اس تیر کے لئے پردہ ہوگا یعنی سننا چاہیگا تو ہم یقین
کرتے ہیں کہ اپنی پلکیں راہ نظر میں توڑ ڈالے گا یعنی تیر ہیں اپنے پلکوں سے بیر کا نکالے گا
مراد یہ ہے کہ باتوں کے سننے میں تجھے مزہ آئے گا ۔ اور پھر بسر چشم سنے گا ۔

چہ فسانہ ازل و ابد چہ دل ہزار چرغ دلہ
ہو ز افسانہ نیستی سر نگاہ تو ز چنگ ما

لغت ۔ بالفتح و تشدید ال مرغ اور کلام کی ختی اور اونکلی سے اشارہ کرنا اور
کسی کو رنج و تکلیف دینا ۔

حل ۔ ازل اور ابد کا فسانہ اور سو جو دنیا کی باتیں جو ہماری زبان سے نکلتی ہیں تو
یہ درحقیقت تیز الہ کہ نکتہ ہے جو ہمارے شکوہ (گرانی) سے ہے کمال کہ
یعنی ہم خود حال نہیں کہتے عشق ہاری زبان میں یہ باتیں درازی کا اشتہار ہے
تو بیدار بیدل ناتوان دل نالہ نشو گراں
کہ رود ز یاد تو خود بخود چو نقش آئینہ زنگ ما

حل ۔ بیدل ناتواں کی جا نشینی سے جو تبار ہم سے دل نازک ہیں ہے کس لئے گراں

ہوگی کیونکہ جب ہم تمکو یاد کریں گے تو سانس کی طرح تیرے آئینۂ دل سے ہمارا زنگ اور یہی غبار خود بخود دور ہو جاویگا۔ آئینہ پر جب پھونک مارتے ہیں تو تھوڑی دیر کے لئے غبار سا معلوم ہوتا ہے مگر پھر زائل ہو جاتا ہے۔

حیف از تو دور ماندہ مقیم باغی ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ از بلبل غافلی حریف زاغی
صحبت اثرہا اگر شود آگاہ باش ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ در آب روی تر ی در آتش داغی

نقل - افسوس ہے کہ تو دور ہو کے باغ دنیا میں مقیم ہے بلبل سے غافل اور کوے کا یار ہے یعنی نیکوں دعاؤں فاضلوں عارفوں کی صحبت سے مجتنب اور بدوں کا ہم پیالہ ہم نوالہ ہے۔ بلکہ دنیا میں صحبت ہی بڑی اوثر ہے تو پانی میں جائیگا تو تری اور سیرابی حاصل ہوگی اور آگ میں جائیگا تو جلکر داغ ہو جائیگا۔

گر طبع نہ از اہل کرم رم میداشت ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ میدان بیقین کہ سرکشی کم میداشت
آن سجدہ کہ ابلیس نمیکرد ابا ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ گر شیطان صحبت با آدم میداشت

السجدہ بالفتح والکسر فروتنی اور زمین پر حقیقۃ د معنًا ماتھا ٹیکنا قرآن شریف میں ہے یسجد لہ ما فی السموات وما فی الارض۔ یعنی جو چیز آسمان اور زمین میں ہے ذوی العقول یا غیر ذوی العقول سب خدائے تعالیٰ کو سجدہ کرتے ہیں ذوی العقول [illegible] غیر ذوی العقول یعنی بجز خدا کے دوسروں کو سجدہ کرنا شرک اور کفر اور الحاد ہے۔

نقل - اگر نیکوں کی صحبت سے طبیعت نہ بھاگتی تو یقیناً سرکشی کم ہوتی۔ شیطان اگر آدم سے صحبت رکھتا تو کسی شخص کے سجدہ کرنے سے بھی انکار نہ کرتا یہ جائیکہ سجدۂ آدم [illegible] یعنی شیطان ناری تھا اور آدم خاکی۔ ناری کی خاکی سے جنسیت اور صحبت [illegible]

[illegible] تو زنجیہ کم ندمیدہ ور دل کرشا بچمن ور آ

نقل [illegible] اگر تیرے دل [illegible] سرو چمن کی سیر پہ مائل کرے تیری نظر تماشا غنچہ کی ہے [illegible] دل کا دروازہ کھول اور چمن میں چلا آ۔ دل ہی تو سب کچھ [illegible] باغ الٰہی ہے جس میں وحدانیت اور معرفت کے پھول کھلے ہیں دنیا کا [illegible] اور چمن عرفاں وحب الٰہی ابد الآباد تک شگفتہ اور خنداں ہے

[illegible] ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ سبحان اللہ زلف او گر بچہ خورد سخن ز آ

نقل [illegible] کی [illegible] ہے یعنی [illegible] میں ہوتے وفا نہیں تو ان کی

تو اُن کی جستجو میں نہ ست نہ اوٹھا معشوق کے حلقۂ زلف کے خیال میں ایک گرہ کھولا
یعنی حقیقت کے انکشاف میں مراقب ہو بیس تو خود عشق میں آجائے گا یعنی عالم ناسوت
کی حقیقت تجھپر کھل جائے گی۔

نفس اگر افسوں دمد عشاق ہوش کن   رو ازین تو نہ بکشد اژدر بیں رباط کہن آ

لغت جمعہ الثقلین انسان اور جن دنیا کا جم خواہ جرم اور زعفران اور جادوگر
سامری کا گوسالہ جو حضرت موسیٰ کے عہد میں ہوتے آواز دیتا تھا اور خون خشک رباط
باالکسر حد دشمن کو نگاہ میں رکھنا اور وہاں ہمیشہ رہنا اور وہ لشکر جو سرحد میں گھوڑے کو
باندھنا کے منہ کو باندھیں اور پانچ یا پانچ سے زیادہ گھوڑے جو کسی کام پر جانے کے لئے
میں بندھے رہیں۔ اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار۔

حل۔ اگر تیرا نفس تجھپر جادو اور نفسانی ہوا و ہوس کے پیدا کرنے کو افسوں دم کرے
تو تو اپنا دامن نہیں کھینچتا کہ چپ مار اور اس رباط کہن (دنیا) میں آ یعنی نفس
تماشا دنیا میں تجھے پھنسا رکھتا ہے اگر تو نفس کے دم میں نہ آئے تو ضرور خدا
سے لو لگائے گا۔

ہوس بہ ... شہر لشکر اثر دہم مرغ تو   کہ با ہمین چنین بلد شہر کہ تا عالم تو وزن آ

لغت ثقلہ الثقلین شہر اسکی جمع بلدان بالضم ہے اور حصہ مرغ اور نشان اسکی جمع
اور یکپیر ... اور سر اسکے اور دونوں پہلوؤں کے بیچ کی وسعت (بیابان)
اور کبھی لفظ اور جسے کے معنی میں بھی بولا جاتا ہے جیسا حضرت سعدی علیہ الرحمۃ کے
اس شعر میں ہے

سعدیا ... اشترا سے روی   نیک بد عہد ی کہ بہ اشتہ روی

یعنی حضرت بلند ہستی۔

حل۔ تیرے شوق و ہوس کی ہمت بڑا ... تیرا نفس ... میں ... اپنا
کیوں اس ... شتر مرغ فلک یا کہ پری پشت پر سوار ہو اور ہستی اور نور کے
عالم میں چلا آ یعنی تجھے تو عشق خدا کا جنون تھا ہستی کے صحرا سے طلب میں ...
رہتا ہستی و تنزلی کے عالم میں کیوں چلا آیا۔

چو ہوا ہستی ... دوام غم   گر حقیقت ... دل زن آ

بہشت [illegible] بہشت اور بہشتی اور بند کیا ہوا دروازہ [illegible] گریختن

حل۔ میں ہوا کی طرح خوشی سے کامل یکے ساتھ بہتی نامعلوم ہستی سے بھاگ گیا ہوں لیکن

شیشہ ہستی [illegible] ہوا کو قیام نہیں آتا فانا گزر جاتی ہے اگر تہ

دل میں آتا ہے [illegible] تو شیشہ شبنم کی گرد کر دل یعنی شبنم کی ہستی

فانی ہے جو آفتاب کے طلوع ہوتے ہی فنا ہو جاتی ہے آگاہ ہو [illegible] کہیں

[illegible] ہستی کو فانی اور اس لئے سمجھتا ہوں تو بھی ایسا ہی سمجھ۔

[illegible] بہ ہوش و مستی [illegible] چہ حاصل [illegible] نفس شمار و بیمن درآ

حل۔ تیری بلندی اور پستی کی ہوا کا اعتبار نہیں ہوش اور مستی میں تیرے پہنچنے کا کوئی

وجود ہے [illegible] ہستی سے کیا حاصل ہے جو ایک دم میں معدوم ہو جاتی ہے

پس تو خواب غفلت سے آنکھ [illegible] سانس گنا اور ذکر الٰہی میں مشغول ہو

چہ کشی ز کوشش عاقبت الم شہادت [illegible] بہ بہشت عالم عافیت در جستجو شکن درآ

حل۔ تیری بہت سی زندگی امیدوں کی شکست سے ارمانوں کا خون ہو گیا جسکا کوئی خونبہا نہ

اُن کے لئے کوشش بیکار فضول ہے جستجو کا دروازہ توڑ ڈال اور عالم عافیت (رضائے

ایزدی) کی بہشت میں چلا آ۔

بامِ آئینہ مائلی کہ ز فرصت اینقدر غافلی   تو نگاہ دیدۂ بسملی مژہ وا کن و بکفن درآ

حل۔ تو کوشکِ آئینہ میں بناؤ سنگار کر رہا ہے کہ فرصت سے غافل ہے۔ یعنی دنیا میں فرصت

قلیل ہے اور عبرت و وقت سامنے ہے جو فرصت نہیں لینے دیتی) تو دیدۂ بسمل کی نگاہ ہے

جو کفن کے انتظار میں ندیدوں کی طرح تک رہی ہے بس پلک کھول اور کفن میں چلا آ۔

یعنی تو مردہ و فانی ہے عشق خدا میں خاک ہو جا۔

ز سروش محفل کبریا ہمہ وقت می رسد این ندا   کہ بخلوت ادب وفا ز در برون نشدن درآ

لغت۔ سروش بفتحتین۔ نام جبرئیل علیہ السلام اور وہ فرشتہ کہ خبر غیب لاوی اور ہر ماہ

شمسی کی سترھویں تاریخ۔ یا دن۔ کبریا بالکسر بزرگی۔

حل۔ جناب باری کی محفل کبریا کا فرشتہ ہر وقت یہ منادی کرتا ہے کہ ادب وفا کی

خلوت میں باہر آنے کے دروازہ سے داخل ہو۔ یعنی الست بربکم کا عہد وفا

پورا کر اور اسی میں مستغرق ہو واپس نہ آ۔

بدر آ اے بیدل ازین نقش اگر از طرف کشد رشتہ ہوس
تو بغربت آنقدر خوش نہ کہ گویند بوطن در آ

حل - اے بیدل اگر تجھے ہوس اُس جانب (خدا کی جانب) کھینچے تو نقش دنیا سے نکل کیونکہ تو سفر میں خوش نہیں اگر خوش ہوتا تو یہیں کہتا کہ اپنے وطن میں نہ آ۔ تیرا وطن تو وہی عالم لاہوت ہے۔

ہمہ عمر با تو قدح زدیم و نرفت رنج خمار ما
چہ قیامتی کہ نمی رسی ز کنار ما بکنار ما

حل - تمام عمر ہم نے تیری یاد میں قدح نوشی کی یعنی تجھ کو یاد کیا مگر ہمارا خمار نہ گیا۔ یہ کیا قیامت ہے کہ تو یاد کے اعتبار سے ہر وقت ہماری بغل میں ہے مگر در حقیقت بغل میں نہیں ہے۔

چو غبار نالہ بہ نیستان نہ دمیم گامی ز امتحان
کہ ز خود گذشتن ما نشد بہزار کوچہ دو چار ما

حل - نالہ سوز غم سے جل کر خاک ہو گیا مگر اسکا غبار نیستان (بدن) ہی میں رہا۔ ہم نے کبھی امتحاناً ایک قدم بھی باہر نہ رکھا کہ ہم خود اپنے سے بھی گذرے یا نہیں یعنی ہم نے اپنی خودی بھی ترک کیا یا نہیں۔ یہ بات ہم کو ہزار کوچوں میں پھرنے سے بھی حاصل نہ ہوئی۔ نیستان کا نالہ نیستان ہی میں رہے گا باہر نہیں جائیگا۔

چہ قدر خجالت مدعا زدہ ایم بیرا اثر غنا
کہ چو رنگ دامن خاک ہم نگرفت خون شکار ما

حل - ہم مدعا کے حاصل نہ ہونے کی خجالت میں بے پروائی کے پیچھے مارے مارے پھرے مگر ہمارے شکار کے خون سے خاک نے بھی اپنا دامن نہ رنگا یعنی ہمارا خون خاک نے بھی قبول نہ کیا۔ بے پروائی ہمارے مدعا کا خون یوں ہی ضائع گیا۔

ہمہ اینعالم بیخودی قدحی است از غم عافیت
سر و برگ گردش ما ببین چہ خطے کشیدہ بجا رہا

حل - عالم بیخودی (دنیا) میں سب کے لیے جام عافیت (آرام) موجود ہے۔ اب سامان ہماری گردش کا دیکھو کہ وہ ہمارے حصے کے لیے کیا خط کھینچتا ہے یعنی ساری خدائی آرام میں ہے مگر ہم گردش میں ہیں ہماری گردش محدود نہیں ہوتی۔

دل ناتوان بہ کجا برد الم تردد عاجزی
کہ چو سبحہ بر قدم او فتد بہزار آبلہ بار ما

حل - دل ناتوان کو جو اپنی عاجزی کے تردد سے الم ہے وہ اسکو کہاں لیجائے کیونکہ تسبیح کی طرح اسکا بار ہزار آبلوں سے پڑا ہے تسبیح خود نہیں چل سکتی جیسا کہ چلانے سے تسبیح کے دانے [illegible]

گویا اُسکے پاؤں کے آبلے ہیں اور تسبیح ہزار دانوں کی بھی ہوتی ہے۔

بسواد نسخۂ نیستی نرسید مشق تامّلت   قلمے بخاک سیاہ زن بنویس خط غبار ما

حل۔ تو نے بہت تامل (غور و فکر) کی مشق کی مگر نسخۂ فنا کے لکھنے کو تجھے سیاہی نمل سکی پس تو خاک سیاہ پر قلم مار اور ہمارا خط غبار لکھ۔ یعنی فنا نسخہ ہے جو خط غبار سے لکھا جاتا ہے اور لکھنے کی سیاہی خاک ہے یہ سب سامانِ فنا ہے۔

صفِ رنگِ لالہ بہم شکن جوشِ گُل بزمین فگن   بہار دامنِ ناز زن ز حنای دستِ نگار ما

حل رنگ لالہ کی صف کو توڑ ڈال۔ جوش گل کی شراب زمین پر گرا معشوق کے ہاتھ کی حنا پر فریفتہ ہو اور بہار پر دامن ناز مار۔ یعنی معشوق کی حنا کا رنگ حاصل کر جس سے تو بہار کو ناز و کرشمہ دکھانے لگیگا یعنی خود بہار تیری عاشق ہو جائیگی۔ اس صورت میں لالہ و گل کی کیا حقیقت رہی۔

برکاب عشرت پرفشاں نرسید دستِ تظلّمے   بغبار بیہدہ آرزو بکشید دامن یار ما

حل معشوق کی رکاب پر جو عشرت کی جھاڑنیوالی (برباد کرنیوالی) ہے ہمنے فریاد کرنیکا ہاتھ نہیں مارا یعنی اُس سے فریاد نہیں کی کیونکہ ہماری آرزو تو غبار میں جا رہی ہے معشوق نے ہم سے دامن کھینچ لیا ہے جب ہمارا غبار بھی اُسکے دامن تک نہیں پہنچتا تو فریاد کرنے کو اُسکی رکاب تک کیا خاک ہاتھ پہنچیگا۔ مصرعہ اولی میں پرفشان رکاب کی صفت ہے اور مصرعہ ثانیہ میں دامن بکشید کا مفعول اور یار اُسکا فاعل ہے دامن یار مضاف مضاف الیہ نہیں ترکیب بہت ٹیڑھی ہے اور بیدل کا یہی جوہر ہے۔

نہ بدامنے ز حیا رسد نہ بدستگاہ دعا رسد   چو رسد بنسبت پا رسد کف دست آبلہ دار ما

حل۔ میرا ہاتھ بھی پاؤں کی طرح آبلہ دار ہے نہ وہ حیا کے باعث کسی دامن تک پہنچتا ہے یعنی دامن اُس سے حیا کرتا ہے نہ وہ دستگاہ دعا تک پہنچتا ہے یعنی ہاتھ میں دعا کے لئے بھی اوٹھنے کی دستگاہ نہیں ہاں وہ پہنچتا ہے تو پاؤں کی نسبت سے یعنی جسطرح آبلہ دار کا پاؤں نہیں پہنچ سکتا اسی طرح میرا ہاتھ بھی کسیکے دامن یا دستگاہ دعا تک نہیں پہنچ سکتا دونو مجبور ہیں۔

چمن طبیعت بیدلم ادب آبشار شگفتگی   ز دم سحر ساغر رنگ و بو بدماغ غنچہ بہار ما

حل۔ میں بیدل کی طبیعت کا چمن ہوں جسمیں شگفتگی کا آبشار صرف ادب ہے یعنی اس چمن کو ادب سے شگفتگی حاصل ہوتی ہے ہماری بہار نے فقط غنچہ کو ساغر رنگ و بو پلایا ہے

وہ گل نہیں ہوتا غنچہ سربستہ میں ادب کی صورت اور پھول میں کھل جانے سے بے ادبی کی صورت عیاں ہے

نکتہ۔ اگر حصول رزق از عالم الغیب متصور نمے بود و رحمت بجز لصلحا رو نمی نمود متوکلاں را فاقہ ہلاک میکشت و مجرماں را ناامیدی مے گداخت۔

حل۔ اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ رزق عالم غیب سے ملتا ہے اور رحمت صرف نیکوں کے لئے ہے تو متوکل لوگ فاقہ میں مرتے اور گنہگاروں کو ناامیدی ہلاک کرتی

نشد دریں درسگاہ عبرت بفہم چندیں رسالہ پیدا　　جنوں سوادی کہ کرد ہم آخر بسیر اوراق لالہ پیدا

حل۔ اس درسگاہ عبرت (دنیا) میں فہم انسانی میں اسقدر رسالہ پیدا نہیں ہوئے جسقدر ہمنے اوراق لالہ کی سیر سے ایک جنوں سواد پیدا کیا یعنی سیر لالہ سے جسقدر مجھکو جنوں ہوا ایسا دنیا میں کسیکو نہیں ہوا حالانکہ فہم انسانی بہت سے رسالے پیدا کرسکتی ہے۔ اگرچہ سیر گل و لالہ سے جنوں اور وحشت دفع ہوتی ہے مگر یہاں الٹا ہی جنوں پیدا ہوا

صبا ز گیسوے مشکبارت اگر رساند پیام چینی　　چو شبنم از داغ لالہ گردد عرق ز ناف غزالہ پیدا

حل۔ صبا اگر تیرے گیسوے مشکبار سے ایک چین کا پیام پہونچا دے یعنی یہ پیام کہ میرے پاس چین بھر مشک موجود ہے تو جس طرح لالہ کے داغ سے شبنم پیدا ہوتی ہے ناف غزال سے بجائے مشک کے عرق انفعال پیدا ہو۔ یعنی چین بھی گیسوی مشکبار کے سامنے شرمندہ ہو

فلک ز صفر یکہ میکشاید بر اعتبارات میفزاید　　جلای یک شیشہ ملینما ید پری ز چندیں پیالہ پیدا

حل۔ آسمان جو صفر کھولتا ہے یعنی جو حادثہ نازل کرتا ہے تو اعتبارات (عبرتوں) کی عدد بڑھاتا ہے کیونکہ صفر (نقطہ) لگانے سے عدد بڑھ جاتا ہے۔ ایک شیشے کی جھلک بہت سے پیالوں سے پری پیدا کر دیتی ہے حالانکہ پری شیشہ میں قید ہوتی ہے نہ کہ پیالے میں مطلب یہ ہے کہ دنیا کے ایک حادثہ سے چشم عبرت بیں کو بہت سی عبرتیں حاصل ہوتی ہیں۔

چو موج بیداد میچ سنگے نہ بست بر شیشہ ام ترنگی　　شکست دردم برنگی کہ رنگ من کرد نالہ پیدا

لغت۔ ترنگ تیر کی آواز جب وہ کمان سے نکلتا ہے اور مطلق آواز۔

حل۔ جب کسی پتھر کی موج ظلم نے میرے شیشے کو نہ توڑا حالانکہ عاشق بدل چاہتا ہے کہ ستم ظالم ہو تو میرا درد دل اسطرح ٹوٹ گیا (یا بدرس ہوگیا) کہ شکست رنگ کی آواز نے نالہ پیدا کر دیا شکست رنگ نے یہ فریاد کی کہ عاشق کا شیشہ فریاد کیوں نہ ٹوٹا۔ یعنی میں زندگی سے

بیزار ہوں مگر نہیں مرتا۔

اگر بصد رنگ پر فشانم ز دام جستن نمی‌توانم کہ گرد پرواز بے نشانم چو بال طاؤس ہالہ پیدا

حل میں اوڑنے کو سو طرح پر پر پھڑپھڑاؤں مگر دام سے نہ کود سکونگا۔ میرے بے نشان (معدوم) پرواز نے بجائے اوڑنے کے ایسا ہالہ (حلقہ) پیدا کر دیا جیسا بال طاؤس پر ہوتا ہے جو اوڑ نہیں سکتا یعنی خود میرا پرواز میرے لئے حلقہ دام بن گیا۔

چو جوشد افسردگی ز دوراں حذر ز امداد اہل احساں
کہ ابر در موسم زمستاں نمی کند غیر ژالہ پیدا

حل جب زمانہ میں افسردگی جوش مارے یعنی بے ہمدردی اور سخاوت نہ رہے اور طبائع افسردہ ہو جائیں تو اہل احسان (اہل دولت) سے پرہیز کر کیونکہ اگر افسردگی کی حالت میں جبراً قہراً انھوں نے کچھ فیاضی کی بھی تو کس کام کی جاڑے کے موسم میں ابر سے اولے ہی برسیں گے۔ اور بجائے فائدہ کے زراعت اور پھول پھل کو نقصان پہنچیگا۔

قبول انعام بد معاشاں بجود گوارا مگیر بیدل کہ میشوند این گلو خراشاں چو استخوان از نوالہ پیدا

حل بد معاشوں (کمینوں) کا انعام قبول کرنا گوارا نہ کر کیونکہ یہ کمینے ایسی تکلیف پہنچاتے ہیں جسطرح نوالہ میں ہڈی گلے کو چھیلتی ہے گویا یہ ہڈی کیطرح نوالہ سے پیدا ہوتے ہیں۔

نمود ہستی بے اثر چہ نقاب پیش کنم از حیا تو مگر بمن نظری کنی کہ دمے عرق کنم از حیا

حل مجھے شرم آتی ہے کہ پردہ پھاڑ کر اپنی ہستی بے اثر (بے نشان) کا اظہار کروں یعنی میں خالی اور لاشئے محض ہوں اے مخاطب اگر تو مجھے ایک نظر دیکھنا چاہتا ہے تو میں تھوڑی دیر کو اپنی ہستی کی نمود کی جگہہ عرق ندامت کا اظہار کر سکتا ہوں

اگرم دہد خط امتحاں ہوس کتاب نہ آسماں مژہ بر ہم آرم ازیں و آں ہمہ یک ورق کنم از حیا

حل اگر کتاب نہ آسمان کی ہوس مجھ کو اپنے امتحان کی سند دیدے اور کہے کہ میری غیر محدود اور بے انتہا وسعت اور بلندی کا امتحان کر تو میں اپنی آنکھ بند کر لوں اور سب کو حیا کا ایک ورق بنا دوں یعنے مجھے نو آسمانوں کا امتحان لیتے ہوئے شرم معلوم ہو کیونکہ یہ سب فانی اور بے حقیقت ہیں۔

چہ کنم شوخی طبع دوں قدحی نزد غم مجنوں کہ بہ سحر آں گل لالہ گوں سحری کنم از حیا

لغت۔ سحری کرنا صبح کے وقت شراب وغیرہ ناشتا کرنا۔

حل۔ میں اپنی کمینہ طبیعت کی شوخی کا کیا علاج کروں مجھے بجائے شراب کی عرق ندامت پینے خون کا پیالہ بھی تو نہ پلایا۔ یعنی اس قابل نہ رکھا کہ میں معشوق کے لب لعل کا بوسہ لیتا اب جا بجا شیشہ کی سحری کر رہا ہوں مارے حیا کے بوسہ کا طالب نہیں ہوتا۔

ز تخیلے کہ براہ دیں ہمہ باطلم شدہ دلنشیں　　بمن ایں گماں نبرد یقیں کہ کمال حق کنم از حیا

حل۔ راہ دین میں جیسا تخیل سے باطل (دنیا) کا عقیدہ دلنشین ہے اسپر نظر کرکے خود یقین یہ گمان نہ کرے کہ میں حق کو کامل کرونگا یعنی حق الیقین کا مرتبہ حاصل کرسکونگا۔ کیونکہ دنیوی خیالات کمال حق کے مزاحم ہیں۔

چو ز خاک لالہ بروں زند قدح شکستہ بخون زند　　ہوسی اگر بجنوں زند بہمیں نسق کنم از حیا

حل۔ جب خاک سے لالہ باہر نکلتا ہے تو ٹوٹے ہوئے پیالہ میں بجائے شراب کے خون پیتا ہے اگر میری ہوس مجھے بھی جنوں کی ترغیب دے تو میں بھی اسی طرح حیا کے باعث بجائے بادہ نوشی کے اپنا خون دل پیوں یعنی عیش جسطرح لالہ کو نصیب نہیں مجھے بھی نصیب نہیں۔

ز کمال من آنچہ بمن رسد نہ ز لوح نے ز قلم رسد　　خط نقش پا برقم رسد کہ از آں سبق کنم از حیا

حل۔ میرے کمال سے جو کچھ مجھے ملتا ہے وہ لوح قلم (تقدیر) سے نہیں ملتا۔ میرے واسطے تو خط نقش پا رقم ہوتا ہے تاکہ میں حیا سے اسکا سبق لوں۔ قاعدہ ہے کہ ناکامی کی ندامت سے انسان سرنگوں ہوجاتا ہے اور اسکی نظر اپنے نقش پا پر پڑتی ہے مطلب یہہ ہے کہ مجھے اپنے کمال سے بجز ندامت کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

بامید فضل تو نازنیں ہمہ انبار دل است و دیں　　من بیدل و عرق جبیں کہ چہ در طبق کنم از حیا

حل۔ اے نازنین تیرے فضل کی امید پر لوگ دل و دیں بطور نیاز پیش کرتے ہیں میں تو بیدل ہوں نہ میرے پاس دل ہے نہ دیں پس میں ہوں اور تہیدستی کی ندامت سے پیشانی کا عرق ہے اسکو طبق میں کرکے تیرے سامنے کیا پیش کروں مطلب یہہ ہے کہ تیرے ناز و نیاز کے لئے میرے پاس کچھہ نہیں اسلیئے نادم ہوں۔

نکتہ۔ مجاز یعنی عالم اعتبار را انتہائی تصور کردن آنست کہ تخم آں جز حقیقت در مرتبہ نہال از تخم اصلا نتواں یافت در مرتبہ تخم نہاں از شاخ و برگ ہیچ نتواں شگافت۔

لغت۔ مجاز۔ بالفتح راہ و جائے گزشتن اور وہ کلمہ جو معنی حقیقی کے سوا استعمال ہو۔ اعتبار بالکسر پکڑنا اور نگاہ عبرت سے دیکھنا اور کسی شئے کی سوچ میں رہنا اور کسی شئے کو اچھی طرح سمجھنا

مجاز اور عالم اعتبار دونوں سے مراد دنیا ہے۔

حل عالم مجاز یا اعتبار کو باطن میں یہہ خیال کرنا چاہیے کہ اسکا تخم حقیقت کے سوا کچھ نہیں (کیونکہ حقیقت نہو تو اسکی نقل مجاز کیونکہ ہو) پودا ہو جانے کی حالت میں تخم کا نشان نہیں مل سکتا ایسا ہی تخم کی حالت میں شاخ اور پتے نہیں پھوٹ سکتے۔

اے آنکہ گہے خلوت و گہہ انجمنی ۔۔۔ پیوستہ بو ہم عیز آتش فگنی
نیرنگ دوئی بار ندارد بنجا ۔۔۔ من با تو تو ام چنانکہ با من یعنی

حل اے واجب الوجود کبھی تو خلوت ہے اور کبھی جلوت ہے ہمیشہ وہم عیز سے عاشقوں کے دلوں میں آگ لگاتا رہتا ہے حالانکہ تیرا غیر کوئی نہیں۔ میں تیرے ساتھ تو ہوں جیسا کہ تو میرے ساتھ میں ہے یعنی میں تو ہوں اور تو میں کچھ مغائرت نہیں۔

نکتہ۔ از قلندرے پرسیدند معرفت چیست۔ گفت نتیجہ بیکاری۔ کہ اگر شغلے دیگر دست بہم میداد ہیچکس دریں ورطۂ خیال نمے افتاد۔

لغت قلندر بعض نے لکھا ہے کہ دراصل کلندر مخفف کندۂ ناتراشیدہ (جاہل مطلق) تھا مگر اس لفظ کا ایسا تغیر عظیم قیاس میں نہیں آتا اور بعض نے لکھا ہے کہ دراصل غلندر تھا۔ شاید بضم غین ہو یعنی غلندر (شور و غل کے اندر) کیونکہ اس قسم کے آزاد منش فقراء اکثر غل مچاتے ہیں مگر میری رائے میں یہہ لفظ گلندر بکسر کاف تھا یعنی مٹی اور بھبوت کے اندر رہنے والے۔ کیونکہ یہہ لوگ اکثر بھبوت ملے رہتے ہیں۔ لیکن صوفیہ کی اصطلاح میں قلندر تارک الدنیا اور عارف کو کہتے ہیں۔

حل۔ ایک قلندر (عارف) سے لوگوں نے پوچھا کہ معرفت کیا شے ہے اسنے کہا بیکاری کا نتیجہ کیونکہ اگر دوسرا شغل ملتا تو کوئی گرداب خیال میں نہ پڑتا۔ مطلب یہہ ہے کہ اگر معرفت الہی کا شغل نہو تو انسان بالکل بیکار اور نکما ہے۔ کار جس شے سے عبارت ہے وہ صرف معرفت الہی ہے باقی کارہائے دنیا فضول ہیں ؎

گر قابل کسب عملے میزادیم ۔۔۔ در ورطۂ فکر خود نمے افتادیم
دیدیم کہ دست ما بجائے نرسید ۔۔۔ از سعی جنوں داد گریباں دادیم

حل۔ اگر ہم کسی کام کرنے کے لایق ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتے تو اپنی فکر (شناخت) کی بھنور میں نہ گرتے (من عرف نفسہ فقد عرف ربہ) جب ہمنے دیکھا کہ کوئی دسترس ہمکو نہیں تو

جنوں (عشق الٰہی) کی سعی سے اپنا گریباں آپ پھاڑ کر گریباں کے پھٹ جانے (اسباب دنیا کی
برباد کرنے) کی داد دینے لگے۔

حکمت کسب موقوف بر تکالیف حمالی و کل کاری نیست بے تلاشی نیز تلاشے ست و بیدست
و پائی نیز معاشے اما تقلید بموجب تصدیع ست و بموضعی دیگر باعث تشنیع۔

حل کسب رزق بوجھ اٹھانے یا مکانات لیپنے پر منحصر نہیں۔ بے تلاشی (صبر) بھی تلاش ہے اور
بیدست و پائی یعنی توکل بھی معاش ہے۔ مگر تقلید (اندیاد ہندیے دہیل کام کرنا) باعث
طعنہ زنی ہے یعنی صرف صبر اور توکل چاہیئے الصوفی لا مذہب لہ۔

گر آنکہ بتقلید کمر مے بندد — چوں نخل بپیشہ از ثمری بندد
از قطرہ بجمعیت دل قانع باش — آب دگر است آنچہ گہر می بندد

حل جو شخص تقلید پر کمر باندھتا ہے۔ وہ درخت خرما کی طرح پھل نہیں باندھتا۔ تو
قطرے سے سبق سیکھ۔ صرف جمعیت دل پر قانع ہو۔ از قطرہ تقلید گہر نہیں بن سکتا گوہر جس سے
بندھتا ہے وہ دوسرا پانی ہے۔

حکمت در عالم آثار کثرت بساز انزوا پرداختن سرمایہ فرصت تحقیق درباختن است اگر
چراغ بینش قابلیت نورے دارد جز در انجمن میفروز تا بافسون خیال از تجلی کماہی چشم پوشی
و در حضور آباد کرشمہ جمال یک سب عریاں نکوشی۔

حل۔ عالم آثار کثرت (دنیا) میں گوشہ نشینی کی تیاری میں مشغول ہونا فرصت تحقیق کے
سرمایہ کو ضائع کرنا ہے کیونکہ تحقیق تو اسی وقت حاصل ہوگی جبکہ تو صنعت وجود کا مختلف
اشیا میں نظارہ کریگا۔ اگر تیرا چراغ بینش (ادراک) نور معرفت کے دیکھنے کی قابلیت رکھتا ہو
تو اسکو انجمن کثرت کی سوا دوسری جگہ روشن نہ کرتا کہ تو اپنے خیال کے افسوں (فریب) میں
تجلی حقیقت الٰہی سے چشم پوشی نہ کرے اور کرشمہ جمال معرفت کے حضور محروم رہنے کا ساعی نہ ہو
یعنی اس صورت میں تجھے تجلی الٰہی حاصل نہ ہوگی اور جمال معرفت کی دیکھنے سے محروم رہیگا۔

فرصت داری جز آگہی کار مبند — بر آئینہ ات تہمت زنگار مبند
ہر چند بود یک مژہ وا کردن چشم — باز است در حضور زنہار مبند

حل تجھے فرصت حاصل ہے تو آگاہی سے کام لے اپنے آئینہ دل پر جو صاف و مجلی ہے زنگ
لگ جانے کی تہمت نہ باندھ۔ اگرچہ آنکھ کھولنا تھوڑی دیر کے لئے ہے۔ یعنی فرصت تھوڑی ہے

مگر حضور الٰہی کا دروازہ ہر وقت کھلا ہوا ہے پس تو آنکھ کسی وقت بند نہ کر۔

نکتہ۔ از فرطِ گرسنگی کہ حرارتِ غریزی بوداعِ قواء در من مے چیند صاحبِ ریاضت اشکال غریبہ مے بیند یعنی بخارات کہ مادہ تخیل است ہرگاہ بدماغ صعود مینماید تمثالہائے عالمِ خواب در عین بیداری نقاب میکشاید ہمچناں ہنگامِ نزع نیز صورِ مثالی بر طبائع منکشف میگردد و آن از باقیات عالمِ خیال است وگرنہ در نفس الامر تحقیق آن دشوار ست و محال بمثل شعلہ چراغیکہ چوں روغنش کم شود سراپا در میگیرد و روشن تر میگردد تا بداند کہ زود میمیرد۔ چوں غلبہ جوع موجبِ صفرا است و غلبہ صفرا مادہ ایجاد سودا۔ جمعے را کہ با مبدا توجہ ست از صعود ایں بخارہا سطورِ حقائق و معانی مے خوانند و فرقہ را کہ از حقیقت بیخبری است اشکال دیو و جن و پری مے دانند۔ چہ دودہا ازیں آتش ناشتعل متصاعد نگردید و جہ سودا تاک ازیں صفرائے سوختہ بطوفاں نرسید اگر ہوشیت باید فہمید کہ غیر اشیاء محسوسہ معین ہرچہ در خیال پرتو انداز داثر واہمہ سودائی است و خلاف قاعدہ اتفاق آنچہ در نظرہا شکل یابد غبار بینائی۔

حل۔ بھوک کی زیادتی کے باعث جبکہ حرارتِ غریزی تمام قوتوں کو رخصت کر دیتی ہے ریاضت کرنے والا (عابد و زاہد) طرح طرح کی نادر شکلیں دیکھتا ہے یعنی وہ بخارات جنکا مادہ محض تخیل ہے جب دماغ میں چڑھتے ہیں تو جو شکلیں اکثر اوقات خواب میں نظر آتی ہیں وہ عین بیداری میں پردہ سے باہر آجاتی ہیں اسی طرح نزع کی حالت میں مثالی (خیالی) صورتیں طبائع پر منکشف ہوجاتی ہیں جو عالمِ خیال کی بچی ہوئی ہوتی ہیں ورنہ حقیقت میں ان شکلوں کی تحقیق دشوار اور محال ہے جیسے چراغ کا شعلہ کہ جب تیل کم ہوجاتا ہے تو سرتاپا بھڑکنے لگتا ہے اور روشن ہوجاتا ہے تاکہ تھوڑی ہی دیر میں بجھ جائے جیسے بھوک کا غلبہ صفرا پیدا کرتا ہے اور صفرا کا غلبہ سودا کے پیدا کرنے کا مادہ ہے اور جس گروہ (عارفین) کی توجہ اصل مبدا (جہاں سے یہ بخارات پیدا ہوتے ہیں) کی جانب ہے وہ ان بخارات کے وجود کو حقائق و معانی کی سطور سمجھتے ہیں اور جو گروہ اصل حقیقت سے بیخبر ہے وہ ان بخارات یا اشکال کو دیو اور جن جانتے ہیں کیا کیا دھوئیں (لغو خیالات) اس نہ بھڑکنے والی آگ سے دماغوں میں نہیں پہونچے۔ اگر کچھ بھی ہوش ہے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ سوائے اُن اشیاء کے جو محسوس و معین ہیں جو شئے خیال میں پرتو ڈالے وہ سودا کی قوت واہمہ ہے اور قاعدہ اتفاق کے خلاف جو شئے نظر میں شکل معلوم ہو وہ بینائی کا غبار ہے یعنی تجھے شکل معلوم ہوتی ہے مگر درحقیقت شکل نہیں

مطلب یہہ ہے کہ چلہ کشی اور ریاضت سے دل پر جو اشیاء منکشف ہوتی ہیں وہ خدا کی جانب سے نہیں بلکہ بھوک کے باعث ہیں جس سے انسان کو دن میں تارے نظر آتے ہیں۔ معرفت دوسری چیز ہے

خلقی است درین جنون سرائے نیرنگ ۔۔۔ زندانی اختراع چندین فرہنگ

من بندۂ آنکہ در ادبگاہِ ثبات ۔۔۔ جوعش مجنون نسازد و سیری دنگ

حل۔ جنون سرائے نیرنگ (دنیا) میں ایک مخلوق بہت سی دانائیوں کی اختراع کی زندانی (قیدی) ہے یعنی بھوک کے سودا میں جو طرح طرح کی شکلیں نظر آتی ہیں تو یہ مخلوق ان کو اپنی دانائی کا اختراع سمجھتی ہے۔ میں تو اس شخص کا غلام ہوں جسکو ثبات و استقلال کے ادب گاہ میں نہ بھوک دیوانہ بنا دے نہ شکم سیری حیران کرے۔

اگر بگلشن ز ناز گردد قد بلند تو جلوہ فرما ۔۔۔ ز پیکر سرو موج خجلت شود نمایاں چو می ز مینا

حل۔ اے معشوق اگر تیرا قد بلند ہمارے گلشن میں جلوہ فرما ہو تو سرو کی پیکر سے عرق خجالت کی موج یوں نمایاں ہو جیسے شیشہ مے سے شراب۔ مطلب یہہ ہے کہ سرو تیرے قد سے منفعل ہو۔

ز چشم مستت اگر نیابد قبول کیفیت نگاہی ۔۔۔ تپد ز مستی بروں آئینہ نقش جوہر چو موج صہبا

حل۔ گر تیری چشم مست سے آئینہ کیفیت نگاہ کی قبولیت حاصل کرے یعنی اس کو یہ معلوم ہو جائے کہ کیف نگاہ نے اسے مقبولیت سے دیکھا ہے تو موج صہبا کی نقش جوہر (خود جوہر آئینہ) مارے مستی کے آئینہ سے باہر نکل جائے۔ یعنی تیری چشم مست میں یہ اثر ہے۔

نخواند طفل جنون مزاجم خطی ز پست و بلند ہستی ۔۔۔ شوم فلاطون ملک دانش اگر شناسم ز کف پا

حل۔ میرے جنون مزاج طفل (خود میں یا میری دل) نے دنیا کے پست و بلند کا خط نہیں پڑھا یعنی میرا طفل جنون مزاج پست و بلند سے بیخبر ہے ہم تو ملک دانش کے گویا افلاطون ہو جائیں۔ اگر ہم کو پست و بلند کی شناخت کفِ پا کے ذریعہ سے حاصل ہو۔ کیونکہ پست و بلند (نشیب و فراز) کی شناخت پاؤں ہی کے ذریعہ سے ہوتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ دنیا کے نشیب و فراز کا سمجھنا بہت مشکل ہے

شوم واحد متکلم اور شناسیم جمع محض ضرورت شعری کے لئے ہے۔

زصفحہ رازِ ایں دبستان ز نسخہ رنگ ایں گلستان
نگشت نقشے دگر نمایاں مگر غبارے ببال عنقا

حل۔ اِس مکتب کے صفحہ راز اور اس گلستان کے نسخہ رنگ (دنیا) سے کوئی نقش بجز ایک غبار کے اور (وہ بھی بال عنقا پر) نمایاں ہوا عنقا اور اُس کا بازو دو معدوم پس نقش بدرجہ اولی معدوم ہوگا۔ یعنی دنیا ایک ہستی موہوم اور فناء محض ہے۔

بدور پیمانۂ نگاہت اگر ز ندلاف میفروشی نفس بزنگ کمند پیچد ز موج مے در گلوی مینا

حل۔ اگر تیری نگاہ مست کے پیانہ کے دور میں شیشہ یا صراحی میفروشی کی شیخی بگھارے تو خود شیشے کی سانس موج مے سے کمند بنکر شیشے کا گلا گھونٹ دے تاکہ شعر اپنے باہر نہ نکل سکے۔ یعنی تیری چشم مست کے مقابلہ میں کوئی میفروشی یا مے آشامی کا دعوے نہیں کرسکتا

باولیں جلوہ ات نمکر لہا رمید صبر و گداخت طاقت
کجاست آئینہ تا نگیرد غبار حیرت دریں تماشا

حل تیرے پہلے ہی جلوہ میں صبر بھاگ گیا اور طاقت پگھل گئی۔ ایسا آئینہ کہاں ہے جو جلوہ کے اس تماشا میں غبار حیرت نہ لے یعنی پگھل جائے یا متحیر ہو۔

زعارض او دمید بیدل بہار خط نظر فریبے بمعجز حسن گشت آخر رگ زمرد ز لعل پیدا

حل معشوق کے رخسار سے بہار خط سبزہ کا پیدا ہونا گویا اعجاز حسن سے زمرد کا لعل سے پیدا ہوتا ہے کیونکہ لعل سرخ ہوتا ہے اور زمرد سبز۔

شور جنوں در قفا با ہمہ بیگانہ برآ یکدو نفس نالہ شو از دل دیوانہ برآ

حل تو ایسی طرح اپنی خودی سے نکل کہ سب سے بیگانہ ہو اور شور جنوں تیرے پیچھے ہو۔ تھوڑی دیر کے لئے نالہ بن اور دل دیوانہ سے باہر نکل۔

تاب و تب سبحہ بہل رشتۂ زنار گسل قطرۂ مے جوش زن بر خط پیمانہ برآ

حل تسبیح پھیرنے کی سرگرمی اور پیچ و تاب چھوڑ۔ زنار کا رشتہ توڑ اپنے ایک قطرۂ مے (شوق عرفان الہی) کو جوش میں لا اور ابل کر جام کے خط پر آ (وہ خط جہاں تک شراب بھری ہوئی ہوتی ہے)

چون نفس از الفت دل پائے تو افسردہ گل   ریشۂ وحشت ثمری از قفس دانہ برآ

حل تیری سانس کی طرح تیرا پاؤں بھی الفت دل کی کیچڑ میں دھنسا ہوا ہے یعنی تو دل و جان کو عزیز رکھتا ہے پس وہ ریشہ ہے جسکا پھل وحشت ہے پس وحشت (خدا کی محبت) ہیں۔ دانہ کے قفس (خورد و نوش کی ہوس) سے باہر نکل۔ یعنی تارک الدنیا ہو۔

چرخ کلید در دل وقف جہادت کند   ارہ صفت گر دم تیغت ہمہ دندانہ برآ

حل آسمان نے در دل کی کلید تیرے جہاد (جہاد نفس یعنی زہد و عبادت) کے لئے وقف کر دی ہے تیری تلوار (زہد و ریاضت) کی دہار آرہ کی طرح دندانہ دار نہیں پس تو اس تلوار میں دندانے نکال اور نفس امارہ کا گلا تراش کیونکہ آرہ کی تکلیف تیغ کی تکلیف سے زیادہ ہوتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ تو ابھی تک ریاضت میں ناقص اور خام ہے۔ نفس پر جہاد کرنے کے لئے ایسی تلوار کی ضرورت ہے جو آرہ کی طرح دندانہ دار ہو یعنی محبت الٰہی میں دل کا دروازہ اس وقت فتح ہوگا جب تو سخت سے سخت ریاضت اور صعوبتیں کام میں نفس پر جہاد کرے گا۔

نیست خرابات جنون عرصۂ جولان فسون   لغزش مستانہ خوش ست آبلہ پیمانہ برآ

حل خرابات جنون فسون (لہو و لعب) کے جولان کا میدان نہیں یہاں تو مستانہ لغزش بھلی معلوم ہوتی ہے۔ آبلوں کو ناپتا ہوا نکل یعنی ایسی طرح سلوک میں چل جسطرح آبلہ دار چلتا ہے (آبلہ پیما جیسا بادیہ پیما)۔

کردہ فسون نفست غرۂ عشق و ہوس   دود چراغی نۂ از دل پروانہ برآ

حل تیرے نفس کے فسوں (مکر) نے تجھے اپنے عشق و ہوس پر مغرور کر دیا ہے تو کسی چراغ کا دھواں نہیں پروانہ کے دل سے نکل یعنی ظہور کر مطلب یہ ہے کہ جس طرح پروانہ دم کے دم میں جلکر خاک ہوجاتا ہے۔ تو بھی عشق الٰہی کے سوز و گداز میں جل کر فنا ہوجا۔

تا ز خودت نیست خبر در تہ خاک ست نظر   یک مژہ بر خویش کشا گنج ز ویرانہ برآ

حل جب تک تو اپنے کو نہیں پہچانتا تیری نظر خاک کے نیچے ہے یعنی کچھ حاصل نہیں اپنے کو ایک نظر دیکھ اور وہ خزانہ بنکر ویرانہ سے باہر آ۔ من عرف نفسہ فقد عرف ربہ

بیدل از افسونگریت خرس و شتر آدم نشود   چنگ بہ ریش مزن از ہوس شانہ برآ

حل بیدل تیری افسونگری یعنی فکر و تدبر سے ریچھ اور بکرا آدمی نہیں بن سکتا تو تنکلے کی طرح ہر ایک داڑھی سے پشم نگار یعنی استقلال کام میں لا (بکرے کے ڈاڑھی ہوتی ہے اور ریچھ کے بال) مطلب یہ ہے کہ اہل امر کو پہچان اور اپنے نفس کو انسان بنا۔ ریچھ اور بکرے تو دنیا میں بہت ہیں۔

بحصول مقصد عافیت نہ دلیل جو نہ عصا طلب
تو ز اشک آنقدر ہم پیش نہ قدمے ز آبلہ پا طلب

حل دنیا میں عافیت و آرام و آسایش کی منزل مقصود پر پہونچنے کو نہ کوئی دلیل (رہبر) ڈھونڈھ نہ عصا تلاش کر کیونکہ رہرو کو انہیں دو چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے تو کسی طرح اشک سے پیچھے نہیں بس ایک قدم اس شخص سے جسکے پاؤں میں آبلے ہوں مانگ یعنی جیسے آنسو بھی تھک کر نہیں چلا جاتا اسی طرح آبلہ پا سے بھی نہیں چلا جاتا خواہ کیسا ہی اُن کے لئے عصا اور رہبر موجود ہو مطلب صرف اس قدر ہے کہ دنیا میں آسایش نہیں۔

ز مراد عالم آب و گل بدر جنوں من و گل **اثر اجابت منفعل ز شکست دست دعا طلب**

حل عالم آب و گل (دنیا) کی مراد سے درگزر اور جنوں کے دروازہ پر پہونچ اجابت جو خود شرمندہ ہے اُسکا اثر دست دعا کے ٹوٹ جانے سے طلب کر یعنی جس صورت میں تیرا دست دعا پہلے ہی ٹوٹ گیا ہے تو بیچاری اجابت کیا اپنا سر پھوڑے گی مطلب یہ ہے کہ دنیا میں کوئی مراد حاصل نہیں ہوتی نہ کوئی دعا قبول ہوتی ہے۔ یہاں دست دعا ٹوٹا ہوا ہے اور اجابت شرمندہ ہے۔

بکجاست صدر و چہ آستاں کہ گزشتہ تو ازیں و آن
چو نگاہ حیرت ازیں مکاں ہمہ جیر کاو بقا طلب

حل تو جو این و آن سے گزرا ہے تو مقام صدر اور آستان کہاں ہے یعنی کس بات کی تلاش میں ہے جس طرح دنیا کے نظارہ سے صرف نگاہ حیرت (حیرت ہی حیرت) باقی رہجاتی ہے اسکے سوا کچھ باقی نہیں رہتا اسی طرح تو جا اور تمام چیزوں کو عالم بقا میں ڈھونڈھ۔ بقا سے مراد فنا ہے۔ کیونکہ صرف فنا کو بقا ہے (ازتو) امر جملہ معترضہ ہے۔

ز سپہر اگر ہمہ بگذری تو ہمان بسایہ برابری ۔ بعلاج شعلۂ خودسری نم از جبین حیا طلب

حل اگر تو آسمان سے بھی گزر جائیگا تو سایہ کی برابر ہوگا یعنی کچھ حاصل نہوگا تو اپنے شعلۂ خودسری (تکبر) کے علاج کے واسطے جبین حیا سے قطرہ مانگ اور آسمان پر چھڑک تاکہ یہہ شعلہ بجھ جائے یعنی عاجزی اور تکبر سے شرم کر۔

بفسانۂ ہوس آنقدر مفروش شہرت کر و فر ۔ چو غبار انجمن سحر نفسے شمار و ہوا طلب

حل غبار انجمن سحر کی طرح ہوس کا افسانہ بیان کرکے شہرت کر و فر کی دکان نہ کھول یعنی ہوا و ہوس کی باتوں کو فروغ نہ دے، جیسا صبح کے وقت غبار ہوتا ہے ایک سانس گن اور ہوا کا طالب ہوکر فنا ہوجا یعنی اگر تو نے اپنے کر و فر کی شہرت فروخت کی بھی تو نتیجہ وہی فنا ہے۔ غبار انجمن سحر میں اضافت بیانیہ ہے (سحر کا ہنگامہ غبار کی طرح تھوڑی دیر میں فنا ہوجاتا ہے۔

ز ہوای کبر و سرمنی ہمہ راست ننگ فروتنی ۔ تو بذوق منصب ایمنی ز شکستہ ہما طلب

حل لوگ غرور اور تکبر کی خواہش میں فروتنی کو عار سمجھتے ہیں تو سب سے بے اثر اور فارغ ہوجانے کے ذوق میں اپنے ٹوٹے ہوئے پروں (یعنی فروتنی) کو اپنے لئے ہما بنا اور تکبر غرور پر لات مار۔

دل ذرہ گر ہمہ خوں کند ز کم آوری چہ فزوں کند ۔
عملیکہ از تو جنوں کند بعدم فرست و جزا طلب

حل ذرہ کا دل اگر اپنے کو ہمہ تن خون کردے تو بجز کم آوری (کم حصول) کے کیا زیادہ کرسکتا ہے یعنی ذرہ ہر حالت میں ذرہ ہی رہیگا ہاں جنون عشق الٰہی جو کام کرے گا اس کو عدم میں بھیج اور جزا طلب کر یعنی ذرہ کی طرح پست فطرت نہ بن بلکہ خدائے تعالیٰ کے جوش محبت میں فنا ہو۔

کف پای حجلہ نشین ما بخیال کرد کمین ما ۔ پے آرزوی جبین ما بچراغ رنگ حنا طلب

حل یہ شعر تمام اشعار سے سخت تر اور نہایت پیچیدہ اور نازک ہے حضرت بیدل فرماتے ہیں کہ ہمارے حجلہ نشین (معشوق) کا کف پا عالم خیال میں ہماری گھات میں لگا یعنی ہمکو یہ خیال پیدا ہوا کہ معشوق کے کف پا سے جبین سائی کریں ای مخاطب اگر تجھکو ہماری آرزوئے جبین کا سراغ لگانا منظور ہے تو چراغ رنگ حنا سے سراغ لگا یعنی

معشوق کے پاؤں میں جو مہندی لگی ہے وہ چراغ ہے پس تجھے اس چراغ کی
روشنی میں ہماری آرزوئے جبیں سائی کا سراغ ملجائیگا۔

شدہ رمز جلوۂ بے نشاں بغبار آئینہ ات نہاں
نفسے بصیقل امتحاں بر واز میان و صفا طلب

حل تیرے آئینۂ دل کے غبار میں جلوۂ بے نشاں (جناب باری) کے جلوہ کی رمز
چھپ گئی ہے تو تھوڑی دیر کے لئے درمیان سے نکل اور امتحان سے صفائی طلب
کر یعنی تو امتحاناً ہی دل کو صاف کر پھر دیکھ کہ وہ جلوۂ بے نشاں کیونکر نظر نہیں آتا۔

طلب تو بس بود آنقدر کہ زبعیٔ بری اثر۔ بخودت اگر نرسد نظر بخیال ہیچ و صدا طلب

حل تیری طلب اسی قدر کافی ہے کہ تو باطن سے اثر لیجا یعنی معرفت الٰہی سے موثر
ہو اگر اپنے وجود پر تیری نظر نہیں پڑتی یعنی تو اپنے نفس میں خدا کو نہیں پہچان
سکتا تو اسکے خیال میں لیٹ ایک آواز مانگ کہ ہوالموجود۔

خوشت آنکہ ترک سبب کنی بیقین رسی و طرب کنی
ز حقیقت آنچہ طلب کنی بطریق بیدل ما طلب

حل خدائے تعالٰی بے سبب اور بے دلیل ملتا ہے پس تیرے لئے یہی اچھا ہے کہ سبب
کو چھوڑدے اور یقین کا رتبہ حاصل کرکے خوشی منائے حقیقت الٰہی کی اگر تجھے
طلب ہے تو ہمارے بیدل کے طریق پر طلب کر یعنی تو بھی ایسا ہی طالب بن جیسا
کہ بیدل ہے۔

ہوائی مشق انتظارم زخاک گشتن چہ باک دارم
ہنوز دارد خط غبارم شکستۂ کلک آرزویت

حل میں مشق انتظار کا ہوائی (خواہشمند) ہوں خاک ہوجانیکا کچھ خوف نہیں کہ کہتا
ابتک میرے خط غبار کا قلم تیری آرزو کا شکستہ ہے یعنی میرا خط غبار تیری آرزو کے
ٹوٹے ہوئے قلم سے لکھا گیا ہے وہ سیدھا نہیں ہوسکتا تاکہ اڑ سکے اور جب تک غبار
سیدھا نہوگا اڑ نہ سکے گا مطلب یہ ہے کہ میرا غبار تیرے انتظار کی مشق کر رہا ہے مگر
قلم ٹوٹا ہوا ہے اور ٹوٹے ہوئے قلم سے جو مشق کیجائیگی وہ بھی خراب ہوگی خط
شکستہ اور خط غبار خطوط کی قسمیں بھی ہیں۔

ز گلشنت ریشۂ نجنبد کہ چرخش افسردگی پسندد
چو ماہ نو نقش جام بندد لبے کہ تر شد بآب جویت

حل تیرے گلشن سے ایسا ریشہ نہیں پیدا ہوتا کہ آسمان اسکا افسردہ ہونا پسند کرے یعنی وہ ہمیشہ تر و تازہ رہتا اور بڑھتا ہے جو لب تیرے آب جو (فیض) سے تر ہوا وہ ہلال کی طرح جام کا نقش باندھتا ہے یعنی بڑھتے بڑھتے خود جام بنجاتا ہے ۔ لب کی شکل ہلال کی ہوتی ہے ۔

بعشق نازد دل ہوس ہم پیالہ از شعلہ خار و خس ہم
رسا است سر رشتۂ نفس ہم بقدر افسون جستجویت

حل عشق پر ہوس بھی بڑھتی ہے یعنی ناز کرتی ہے جیسا شعلہ پر خار و خس تیری طلب جسقدر اپنا افسوں دم کرے گی سر رشتۂ نفس کو اسی قدر رسائی ہوگی ۔

باین ضعیفی کہ بار دردم شکستہ در طبع رنگ زردم
بگرد نقاش شوق گردم کہ میکشد حیرتم بسویت

حل میں اس ضعیفی کے ساتھ درد کے لئے بار ہو رہا ہوں یعنی درد بھی ناگوار ہو رہا ہوں ۔ رنگ زرد کی طرح فطرت میں شکستہ ہوں یعنی میری فطرت ہی شکستگی ہے ۔ نقاش شوق پر قربان ہوں کہ میری حیرت کا نقش تیری جانب کھینچتا ہے یعنی ناتوانی سے گو میں تجھ تک نہیں پہونچتا مگر شوق میری حیرت کو تجھ تک پہنچاتا ہے یہ بھی بڑی بات ہے ۔

ز سجدۂ خجالت آورم چہ ناز خدمت کشد سرمن
کہ خواہد از جبہۂ ترمن چو گل عرق کرد خاک کویت

حل میرا سجدہ جو خجالت کا لانیوالا (پیدا کرنے والا) ہے اُس سے میرا سر خدمت کیا ناز کر سکتا ہے کیونکہ میری پیشانی سے جو آب ندامت سے تر ہے تیرے کوچہ کی خاک کیچڑ کی طرح ندامت سے عرق عرق ہو جانا چاہتی ہے یعنی تیرے کوچہ کی خاک میرے سجدے سے انفعال میں ہے یعنی میرے سجدے سے بجز اسکے کہ تیرے کوچہ کی خاک کیچڑ بنجائے کچھ فائدہ نہیں ۔ بہت نازک اور پیچیدہ ہے ۔

بجا است مضمون اعتباری کہ بیدل انشا کند نثاری
بضاعتم بیکر لزاری است افگنم پیش تار موبت

حل بیدل ایسا معتبر پسندیدہ مضمون کہاں سے لاوے جیسکی انشا کو تجھپر قربان اور نثار کرے میرا یہ تا
تو بھی ناتوان جسم ہے ایسکی تیرے نثار لفظ کے آگے ڈالدوں یہ بھی کیفیت ونزار اور وہ بھی نازک ہے۔

حکمت۔ گواہ قوت جسم آدمی است سعی در ادائے شرائط عبادت وشاہد قوت
عقل توجہ باکتساب علوم حکمت ودلیل قوت روح پرواز ہمت بعروج نسبت
وحدت مادۂ این ہر سہ قوت مقدار اعتدال غذا ست کہ بتقویت آں جسم توانا
شود بر قدرت اعمال وعقل اعانت یابد در سعی تحصیل کمال وروح بال کشاید۔
بفضائے محبت ذوالجلال۔ اگر اسباب غذا مفقود باشد تردد جسم در طلب وجہ معیشت
مانع ذوق عبادت است وتصرف عقل در تدبیر حصول آن محروم کسب علم وحکمت وتوجہ
روح از تشویش اینہا بعروج منزل جمعیت۔

حل شرائط عبادت کے ادا کرنے میں جسم انسانی کی قوت گواہ ہے یعنی انسان کو
جسمانی قوت اسلئے دی گئی ہے کہ واحد حقیقی کی نسبت وحدت کے عروج کی جانب
ہمت کو پرواز دے یعنی نسبت وحدت کو بڑھائے مادہ ان تینوں قوتوں کا غذا کی
مقدار کا اعتدال پر رکھنا ہے۔ یعنی معتدل غذا کا ہونا بھی ضرور ہے تاکہ غذا کی تقویت
سے اعمال پر قدرت رہے اور تحصیل کمال نسبت وحدت میں عقل مدد یاور اور فضائے
محبت ذی الجلال میں روح بازو کھولے۔ اگر اسباب غذا مفقود ہیں تو طلب وجہ
معیشت میں انسان کا متردد رہنا ذوق عبادت کو روکیگا ؎

شب چو عقد نماز بربندم   چہ خورد بامداد فرزندم

اور عقل کا تصرف غذا کے حاصل کرنے کے فکر میں علم وحکمت کے سیکھنے سے محروم
رہیگا اور روح کی توجہ بھی اسباب معاش کی تشویش میں سر منزل جمعیت پہنچنے سے
محروم رہیگی مطلب یہ ہے کہ حد سے زیادہ چلہ کشی وغیرہ میں ہوکا رہنا ممنوع ہے
اور شریعت اسلامی کا یہ حکم ہے کہ لا رہبانیۃ فی الاسلام

باخشک وتر مایدۂ لیل ونہار   قانع شو جمعیت دل مفت انگار
آں دولت جاوید کہ خلدش نامند   زر قیست کہ بے تردد آید بکنار

حل لیل ونہار کے دسترخوان پر خشک وتر جو کچھ ملے اُسپر قانع ہو اور دلی جمعیت کو

مفت سمجھ. اس صورت میں جس دولت جاوید کا نام بہشت ہے وہ ایسا رزق
ہے کہ بے تردد حاصل ہو جائیگا۔

چہ خوش است گر بود آنقدر ہوس بلندیٔ منظرت
کہ بران مکان چو قدم نہی خم گردنی نخورد سرت

حل کیا اچھا ہو اگر اسقدر بلند جھروکے بنانے کی تجھے ہوس ہو کہ اگر تو وہاں سے شاہد
حقیقی کے مکان پر قدم رکھے تو چلنے میں تیرا سر نہ ٹکرائے یعنی تو بہت ہی قریب
ہو جائے اور آسانی سے مکان مقصود پر پہونچ سکے۔

بدو روزہ مہلت این قفس دلت آشیانہ صد ہوس
نہ آگہ از تپش نفس کہ چہ بیضہ ہا شکند پرت

حل باوصف اسکے کہ قفس دنیا میں تجھے دو روز کی مہلت ہے تاہم تیرا دل
سیکڑوں ہوس کا آشیانہ ہے۔ تو اپنی سانس کے تڑپنے سے واقف نہیں جس سے
تیرے پر کیسے کیسے انڈے توڑ رہے ہیں یعنی نتیجۂ زندگی (محبت الہی) کو برباد کر رہے
ہیں. تھوڑی سی مہلت۔ پھر قفس میں انڈوں کا سینا اسپر پروں کا پھڑپھڑانا۔

چو گل از طبیعت بے نشان بخیال داشتی آشیان
بہ برہنگی زدی این زمان کہ دمید پیرہن از برت

حل تو اپنی بے نشان طبیعت سے پھول کی طرح صرف عالم خیال میں آشیانہ رکھتا
تھا یعنی معدوم تھا جس طرح پھول معدوم ہوتا ہے جب برہنگی سے تیرا تعلق ہوا
یعنی آشیانۂ عدم سے نکلکر (آزاد ہو کر) دنیا میں آیا تو خود تیری بغل سے پیرہن وجود
اُگا یعنی تیری نیستی ہی ہستی بنگئی۔ مطلب صرف اسقدر ہے کہ پہلے تو معدوم تھا
اب موجود ہو گیا اور وجود کی ماں عدم ہے۔

چو حباب بے لباس تو چہ توقع و چہ ہراس تو
نہ تو مانی و نہ قیاس تو چو کشند جامہ ز پیکرت

حل تو حباب کی طرح بے لباس ہے تیری توقع کیا تیرا ہراس کیا جب تیرے پیکر
وجود سے جامۂ ہستی کھینچ لیں گے اسوقت نہ تو رہیگا نہ قیاس یعنی ایسا معدوم
ہو جائیگا کہ اپنے قیاس کی تصویر بھی نہ کھینچ سکیگا۔

ہمہ جاست جادہ پیچ پیچ ہمہ راست تجلت کاوشے
تو چناں ہرزہ بگردشے بکجی نزند خط مسطرت

حل۔ سب جگہ پیچیدہ راستہ ہے اور دنیا یا آسمان کی جو کاوش سالکوں کو ستاتی ہے اُس سے سب شرمندہ ہیں پس تو ایسی طرح مت چل کہ تھوڑی سی گردش سے تیرا خط مسطر ٹیڑھا ہو جائے یعنی مسطر کے موافق نہ رہے اور تو بہک جائے۔ مطلب یہ ہے کہ خدا تک پہونچنے کی جو راہ ہے اُس میں بہت سے خم و پیچ (مشکلات) ہیں تو پھونک پھونک کر قدم رکھ اور سیدھا منزل پر پہونچ۔

زفسون مطرب و چنگ آن مکن آنقدر اثر فغاں
کہ بغم نالۂ عاجزاں کند التفات ہوس کرت

لغت اثر بفتحتین نشان و نشان زخم و سنت رسول مقبول صلعم اور بالفتح جوہر شمشیر و سخن اور بالکسر کسی شے کا پیچھا یا پیچھا کرنا ہے جو بالکسر ہے نہ بفتحتین یا بکسر الف و فتح ثانی مگر ایسا زحاف ضرورت شعریہ نے جائز کر دیا ہے اگر پہلا مصرعہ یوں ہوتا تو زحاف سے محفوظ رہتا ؎

زفسون مطرب و چنگ و آں مرد القدر عقب فغاں۔

حل تو مطرب اور چنگ کے فسون پر چیخنے چلانے (حال و قال) کا اسقدر پیچھا نکر کہ عاجزوں (مظلوموں) کے نالے سننے سے ہوس (لہو لعب) کی جانب ملتفت رہنا تجھے بہرا کر دے یعنی مطرب کے گانے بجانے پر ایسے ہو اور حال و قال میں ایسا محو اور مست نہو کہ مظلوموں کی فریاد نہ سن سکے التفات مصدر (شبہ فعل) ہے جو مضاف الی الفاعل ہے ناظرین اس پیچیدہ اور نازک ترکیب کو ذرا غور سے سمجھیں غم قدر بیہدہ خوردنی ہمہ سکتہ دارد و مردنی۔ حذر از بلائے فسردنی کہ رسد زمنصب ہر شتہ ترکیب (غم قدر بیہدہ خوردنی عجیب و غریب منقلب ترکیب ہے۔ یعنی غم بیہودہ خوردن قدر نبود۔

حل تو جو اپنے مرتبہ کا بیہودہ غم کھاتا ہے کہ کوئی قدر دان اور مرتبہ شناس نہیں تو یہ ایک قسم کا سکتہ اور مردنی ہے اِس سے دل افسردہ ہوتا ہے پس تو بلاو افسردگی سے بچ جو خود تیرے منصب ذات سے تجھ پر نازل ہو یعنی تیرے گوہر ذات کا تو منصب

یہ ہے کہ تو صبر و وقار کو کام میں لائے تاکہ اس سے تجھ پر بلا و افسردگی نازل نہ ہو

طلبے کہ از تو بجا رسد بسر اوفتد چو بپا رسد — سر آرزو بکجا رسد ز دماغ آبلہ ساغرت

ترکیب (دماغ آبلہ ساغرت) میں دماغ موصوف اور آبلہ ساغر اسکی صفت ہے۔

حل۔ اول تو تیری طلب (سوال) کہیں پہنچ نہیں سکتی اور اگر اپنے پاؤں سے پہونچنے کا ارادہ کرے گی تو سر کے بل گرے گی۔ تیرا سر آرزو کہاں تک پہنچ سکتا ہے جبکہ تیرا دماغ ساغر آبلہ بنا ہوا ہے سر کا تعلق دماغ سے ہے اور جب خود دماغ ایک لبریز آبلہ ہے تو سر کیونکر حرکت کرکے کسی جگہ پہنچ سکیگا۔ کیونکہ آبلہ دار سے چلا پھرا نہیں جاتا۔ سر سے مراد خیال بھی ہو سکتا ہے اور خیال کا تعلق بھی دماغ سے ہے۔ دونوں طرح معنی درست ہیں۔

ز سواد نسخہ خشک و تر بکلام بیدل ما نگر — کہ بحیرت چمن اثر شود آب آئینہ جوہرت

حل۔ تمام نسخہ خشک و تر (دنیا) کے سواد سے قطع نظر کرکے ہمارے بیدل کا کلام دیکھ تاکہ چمن اثر کی حیرت سے خود تیرے آئینہ دل کی آب تیری جوہر ہو جائے یعنی جب تو بیدل کے کلام سے متاثر ہوگا تو تیرا دل متحیر ہو کر پہچان جائے گا کہ کلام بیدل کا کیا مرتبہ ہے۔

ای پرفشاں چوں بوئے گل نیرنگی ہا ریشہ ات — عنقا شوم تا گرد من یابد سراغ دامنت

حل۔ بوئے گل کی طرح نیرنگی تیرے پیرہن سے اڑ رہی ہے یعنی تو کثرت کے مختلف رنگوں میں ظہور کرتا ہے مگر کسی رنگ میں قیام نہیں۔ بس میں تیری طلب میں ایسا معدوم ہو جاؤں تاکہ میری گرد تیرے دامن کا سراغ پائے یعنی جس طرح زندگی میں تجھ تک رسائی غیر ممکن ہے اسی طرح مرنے کے بعد میری گرد تیرے دامن کا سراغ لگانے (تیری جستجو) میں محو رہیگی۔ عنقا ہو جانے سے مراد معدوم ہو جانا ہے ورنہ جب خود عنقا کا وجود نہیں تو اسکی گرد کا وجود کہاں۔

باہمہ حدوث کیف و کم از فرع ناز قدم — یک ریشہ شوخی نزد تخم دو عالم خرمنت

لغت۔ کیف۔ چگونگی۔ کم مقدار مراد عرض و جوہر ہے۔

حل۔ باوجود سو حدوث کیف و کم کے ناز قدم کے کیفیت سے تیرے حسن کے تخم نے جو دونوں عالم کا خرمن ہے شوخی کا ایک ریشہ بھی نہیں اگایا۔ حالانکہ ناز معشوق

سکے لئے شوخی کا ہونا ضروری ہے چونکہ شوخی میں حدوث و تغیر ہے جو قدم کی شانی ہے لہذا حضرت بیدل نے اسکی نفی کی ہے۔ مطلب صرف اسقدر ہے کہ تیرے ساتھ کیف و کم کے حدوث کا منکر ہے مگر تو قدیم ازلی اور ابدی ہے۔

تنزیہ صد شبنم حیا پروردہ تشبیہ تو ‏ ‏ جان صد عرق آب بقا گل کردہ لطافت

حل سو شبنم حیا (خود حیا) کی تنزیہ تیری تشبیہ کی پروردہ ہے یعنی شبنم جو ایسی منزہ اور صاف ہے تو اسکی یہ وجہ ہے کہ تیری حیا سے اسکو تشبیہ دیجاتی ہے پس یہ تیری حیا کی پروردہ ہے اور تیرے تن کی لطافت کے مقابلہ میں چشمہ آب حیات عرق عرق ہو کر کچھ لٹ گیا ہے اور اسکی لطافت جاتی رہی ہے۔

تجدید ناز آشفتہ رنگ لباس آرایت ‏ ‏ بے پردگی دیوانہ طرح نقاب افگندنت

حل خود تجدید ناز (ناز نو بنو) تیری لباس آرائی کے رنگ کی فریفتہ ہے اور بے پردگی تیرے نقاب ڈالنے کی انداز کی عاشق ہے یعنی تو نقاب حسن میں چھپ نہیں سکتا کیونکہ جب بے پردگی عاشق ہے تو نقاب کہاں۔

در وادی شوق یقین صد طور موسیٰ آفرین ‏ ‏ خاکستر پروانہ محو چراغ ایمنت

حل سو طور تیرے یقین جلوہ کے وادی شوق میں موسے کے پیدا کرنے والے ہیں یعنی خود طور ہی موسیٰ پیدا کر لیتے ہیں اور پروانہ کی خاکستر تیرے چراغ ایمن (تجلی) پر محو ہے یعنی پروانے جلنے پر عاشق ہیں مصرعہ ثانیہ میں پروانہ کی جگہہ (پروانہا) موزوں ہے تاکہ مصرعہ اولی سے تقابل درست رہے شاید سہو کتابت ہے۔

در نو بہار لم یزل جوشید از باغ ازل ‏ ‏ نہ آسمان گل در بغل یک برگ سبز گلشنت

حل تیرے گلشن کے ایک برگ سبز نے ازلی نو بہار میں باغ ازل سے خفیف سا ایک جوش مارا تھا کہ نو آسمان گل در بغل ہو گئے۔

دل را بحیرت کرد خوں بر عقل زد برق جنوں ‏ ‏ شور دو عالم کاف و نون یک لب بحرف آوردنت

حل تیرے ایک لب کے تکلم میں لانے نے کاف و نون (کون و مکان) میں شور دو عالم برپا کر دیا حیرت میں دل کا خون کر دیا اور عقل پہ دیوانگی کی بجلی گرادی (یک لب بحرف آوردنت) موزوں ہے یا (حرفے بلب آوردنت) پہلا پیچیدہ اور نازک اور دوسرا صاف ہے۔

ہر جا برون جوشیدہ ٹو خود را بجو بپوشیدہ ٹو ‖ در شور شمعت مضمحل فانوسی پیراہنست

حل تو نے جلوت میں ہر جگہ جوش مارا ہے اور اپنے وجود کو آپ ہی ڈھکا ہے تیری
شمع حسن کے لئے تیرے پیراہن کا فانوس بننا مضمحل (سست اور کمزور) ہو
رہا ہے یعنی پیراہن تیرے نور حسن کو ڈھانپ نہیں سکتا۔ مطلب یہ ہے کہ تو ہر
شے میں عیاں ہے اور تیرے جلوے کو کوئی شے نہیں چھپا سکتی۔

جوش محیط کبریا بر قطرہ بست آئینہ ہا ‖ ما را آگاہ کرد تنہا ہنگامہ من با منست

حل خدائے تعالیٰ کے جوش دریا نے ہر قطرہ پر آئینے باندھ رکھے ہیں یعنی قطرہ
میں دریا نظر آتا ہے تیرے ہنگامہ من با من نے مجھ کو اپنے سے (ذاتی حقیقت سے)
واقف کر دیا ہے من با من یعنی میں آپ اپنے ہی ساتھ ہوں کسی غیر کے ساتھ نہیں۔

نی عشق دانم نی ہوس شوق تو ام سرمایہ بس ‖ اے صبح یک عالم نفس اندیشۂ دل مسکنت

حل میں عشق کو جانتا ہوں نہ ہوس کو تیرا شوق میرے لئے سرمایہ کافی ہے اے
یک عالم نفس کی صبح میرا اندیشۂ دل تیرا مسکن ہے یعنی تو ہر وقت میرے دل
کے اندیشہ (سوچ بچار) میں مقیم رہتا ہے سانس کو ایک عالم قرار دیا ہے اور صبح
کے وقت انسان جاگتا ہے یعنی میں ہر وقت تیرے ہی ذکر و فکر میں ہوں کبھی
تجھ سے غافل نہیں ہوتا اور میری سانس کے لئے تو بمنزلہ صبح کے ہے۔

حسن حقیقت روبرو شمع فضول آئینہ جو ‖ بیدل چہ پردازد بگو ای یافتن ناجستنست

حل حسن حقیقت سامنے ہے اور بیہودہ سری (اشتغال بما لا یعنی) کی شمع آئینہ
ڈھونڈھ رہی ہے کہ تیرا جلوہ اس میں دیکھے اب بیدل اس آئینہ میں کیا مشغول
ہو جبکہ تیرا نہ ڈھونڈھنا ہی پانا ہے یعنی تو ہر وقت سامنے ہے تجسس فضول ہے۔

نکتہ۔ ریاضت صفائی باطن مے آرد بشرط اعتدال و ضعف بر قوا رمے
گمارد با فراط کمال مدعا ازیں کسب مواد فاسدہ را باصلاح آوردن ست نہ اجزاء
صالح را نیز فاسد کردن اینجا زنگار از طبیعت زدودن ست نہ آئینہ را بمشق صیقل
فرسودن بحکم قدردانی وجود از انبیاء ہیچکس بریاضات شاقہ نساخت الا بقدر
اصلاح مزاج و بخواب و خورش نیز نہ پرداخت مگر بمقدار احتیاج۔

حل ریاضت بے شک باطن کو صاف کرتی ہے مگر اعتدال شرط ہے اور اگر

فرط کمال کو پہنچے۔ حد سے زیادہ ریاضت کی جائے تو قوتوں کو ضعیف کر دیتی ہے انبیاء علیہم السلام میں سے کوئی بھی ریاضات شاقہ میں مشغول نہیں ہوا مگر بقدر اصلاح مزاج کیونکہ وہ حکم قدر دانی وجود لا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ الآیہ کے پابند تھے یعنی اپنے ہاتھوں اپنے کو ہلاکت میں نہ ڈالو وہ وجود کی قدر کرتے تھے جو ایک نعمت اور صنعت الٰہی ہے اور وہ خواب و نوم میں بھی مشغول ہوتے تھے مگر بمقدار احتیاج۔

بنیاد جسد کہ کارگاہ اسماست   روزے دو ز حکمت طبیعی برپاست

بر صوم و صلوٰۃ بے سیف ز کا بنجا   تعدیل بہر امر کمال عرفاست

حل جسم کی تعمیر جو اسماء الٰہی کی کارگاہ ہے یعنی اسماء الٰہی اس میں موثر ہیں ایک دو روز زندگی کی میعاد معینہ تک) حکمت طبیعی (کھانے پینے سونے وغیرہ) سے قایم ہے پس تو پانچ وقت نماز اور تیس دن کے روزوں پر اور کچھ نہ بڑھا کیونکہ ہر امر میں اعتدال سے کام لینا ہی عارفوں کا کمال ہے۔

نکتہ قرب الٰہی جنوں دارد و قرب دنیا ہوش۔ در بنجا دانشہا مصروف تعلق اسباب است و آنجا ہر چہ غیر اوست فراموش پس معاملات اہل دنیا با اہل اللہ راست نیاید و اطوار ارباب شعور ہم نسبت مجنوں نشاید۔

حل قرب خدا جنوں لاتا ہے اور قرب دنیا ہوش۔ یعنی جو شخص ذات الٰہی میں بالکل محو ہو جاتا ہے اسکو دنیا کی کچھ خبر نہیں رہتی اور دنیا داروں کو ہوش و (عقل معاش وغیرہ) ہوتی ہے عالم قرب الٰہی میں جو کچھ کہ ذات الٰہی کے سوا ہے فراموش ہو جاتا ہے پس اہل دنیا کے معاملات اہل اللہ کے ساتھ ٹھیک نہیں بیٹھتے اور ارباب شعور کے اطوار کا ہم نسبت مجنوں ہونا کسی طرح لائق نہیں کیونکہ صحبت ناجنس اجتماع نقیضین ہے۔

منزل بہ خرابات ہوس بیجا نیست   جز حیرت در حضور شہ ذاتیست

اے خواجہ مکن از زر و دولت فخر   سقف و دیوار زرنگار اینجا نیست

حل تنزیہ جس شے سے عبارت ہے وہ ہوس بہا کے لئے کوئی خرابات نہیں
یعنی اہل ہوس کے لائق نہیں اسکا دروازہ ہمت کے سوا کسی پر نہیں کھلتا
اسکو اجہ دولت فقر کی آرزو ونگر یہاں نہ تو زرنگار سقف ہے نہ زرنگار دیوار۔

رہ مقصد یکگام ہست و من بخیال میسپری   توہم بہ شعبہ میسپری چہ نشستہ میگذری عبث

حل تیری مقصد کی جگہ ایک گام ہے محض خیال کے ذریعہ سے اسکا طے کرنا عبث ہے تو کسی
نشان تک نہیں پہونچ سکتا۔ پس تیرا یہ سمجھنا کہ میں بیٹھے بیٹھے منزل مقصود پر پہونچ جاونگا
فضول ہے۔

ز فسانہ سازی این و آن کہ رسد بمعنی بے نشان   ز شکستہ بال و پریاں ہوا ہوس نہ پری عبث

حل این و آن کی فسانہ سازی سے یعنے بے نشان تک کون پہنچ سکتا ہے ایسے جیسے
بازو اور پر ٹوٹے ہوئے ہیں تو اسکی ہوا میں نہیں اڑ سکتا۔

چمن صفا و کدورتی می جام معنی و صورتی   ہمہ بخیال خود کہ توئی ہمیں قدر ہی عبث

حل تو صفائی اور کدورت دونوں کا چمن اور جام معنی و صورت کی شراب ہے
یعنے تو سب کچھ ہے مگر اپنے خیال میں تو تو ہے تیرا اسقدر ہونا بھی عبث ہے
یعنی منی اور توئی کو دل سے نکال ڈال پھر تجھکو ہمہ اوست کا مرتبہ حاصل ہو جائیگا

ز زبان شمع خیال کن سخنی است غیرت انجمن   کہ درین ستمکدہ خار پا نکشیدہ گل چہ بری عبث

حل تو خیال کر کہ زبان شمع سے کیسا غیرت دلانیوالا سخن نکلتا ہے کہ اس ستمکدہ (دنیا)
میں جبکہ تیرے پاؤں سے کانٹا تک نہیں نکل سکتا تو تیرا یہ دعوی فضول ہے کہ میں
گل تر ہوں۔ پھول کے ساتھ کانٹا ہوتا ہے اور گل شمع کی پاؤں کا کانٹا خود بنتی ہے

ہوس جہان تعلقی سر و برگ حرص تملقی   چو یقین رسد در امتحان ہمہ عمر در سپری عبث

حل تو جہان تعلق کی ہوس اور حرص و چاپلوسی کا سامان ہے جب یقین امتحان کا
دروازہ کھٹکھٹائیگا یعنی تجھکو ٹٹولیگا کہ خدائے تعالی پر کسقدر تجھے یقین ہے تو اسوقت
معلوم ہو جائیگا کہ زندگی کا بسر کرنا عبث تھا یعنی حرص و ہوا میں فضول عمر کھو دی

نگہت بجہد و جہد فرا رسد بحقیقت ہمہ آرمید   دل شیشہ گر بصفا رسد تہ تید تو ہم پری عبث

حل تیری نگاہ اگر خود بخود بموجب مضمون وفی انفسکم افلا تبصرون الآیہ غور سے سمجھے
گی تو تمام حقیقت تک پہنچ جائے گی شیشہ کا دل اگر کامل صفائی حاصل کریگا تو پری کو

خیال میں نہ تڑپے گا یعنی اسکو مری کی کچھ پروا نہ رہیگی (پری کو شیشہ میں قید کر لیتے ہیں)

ہوا مکش چو سحر عالم سجان فسوں توہم عدم — عدمی عالم عدمی عالم زعدم چہ پردہ دری عبث

حل تو ہوا میں صبح کی طرح جو تھوڑی دیر میں فنا ہو جاتی ہے نیزہ نہ نکال اور جہاں میں

ہوس کا فسوں دم نہ کر تو محض عدم ہی عالم عدم ہی عالم ہے پس عدم کی پردہ دری عبث ہے

نہ حقیقت تو یقین نشاں نہ مجازت آئینہ گماں — چہ تشخصی چہ تعینی کہ خودی غلط دگری عبث

حل نہ تیری حقیقت یقین کا نشان ہے نہ تیرا مجاز شک کا آئینہ ہے (حقیقت کے لئے یقین کا اور مجاز کے لئے شک کا ہونا ضروری ہے) تیرا کیا تشخص اور کیا تعین ہے تیرا خود ہونا بھی

غلط اور تیرا اگر (غیر) ہونا بھی غلط ہے یعنی تیری ہستی بالکل بے ثبات ہے۔

چو ہوا زکسوت شبنمی نہ شکستہ نہ فراہمی — چہ قدر ستمکش مبہمی کہ خیال تہ و تری عبث

حل شبنم کے لباس سے ہے یعنی جسطرح شبنم کا لباس صرف ہوا ہے جسکو ثبات نہیں اسی طرح تیری ہستی کا لباس فانی ہے نہ شکستہ (متفرق) ہے نہ فراہم (مجتمع) ہے تو کتنا مبہم ستمکش ہے (یعنی تیری ستمکشی بھی عیاں نہیں) جب تو ایسا نہیں (متفرق و مجتمع ہونے کی بھی تجھ میں صلاحیت نہیں) تو تیرا بظاہر نظر آنا بالکل عبث ہے کیونکہ کسوت شبنم کا درحقیقت کوئی وجود نہیں پھر اسکے لئے تری مفید ہے

تجلم زننگ حقیقتی کہ چو حرف بیدل بے نیاز — بنظر نہ و بگوشہا زفسانہ دربدری عبث

حل میں ایسی حقیقت کی ننگ سے شرمندہ ہوں کہ بے زباں بیدل کے حرف کی طرح تو نظر میں نہیں اور کانوں میں فسانہ کے ذریعہ سے دربدر پھرتا ہے۔

اگر دماغم دریں شبستان خمار شرم عدم نگیرد — زچشمک ذرہ جام گیرم بآں شکوہی کہ جم نگیرد

حل اگر میرا دماغ اس شبستان (دنیا) میں شرم عدم کا خمار حاصل نہ کرے یعنی دماغ کو اس بات کی شرم نہ ہو کہ دنیا محض فانی ہے تو میں ذرہ کی چشمک سے اس شکوہ کے ساتھ جام حاصل کروں کہ جمشید بھی حاصل نہ کر سکے مطلب یہ ہے کہ دنیا فنا محض ہے ورنہ یہاں اسی دولتیں ہیں بوالہوسوں کے لئے سب کچھ موجود ہے۔

دراں دبستاں کہ سعی گردوں بمحکہ ہلہ خط کہکشاں نشد — کسے زقدرت چہ نگارد کہ دست خیرو قلم نگیرد

حل اس مکتب میں کہ آسمان اس سعی میں مصروف رہتا ہے کہ خط کہکشاں کو مٹا دے کہ وہ روز قدرت الٰہی کا متحمل نہیں وہاں قدرت الٰہی کے باب میں کوئی کیا لکھے

لکھ سکتا ہے جب تک کہ اپنے ہاتھ کا قلم یعنی قطع ہوجانا قبول نہ کرے یعنی اسکی قدرت غیر محدود ہے

دریں قلمرو کفِ غبارم بہیچکس ہمسری ندارم — کمالِ میزانِ اعتبارم بس است اگر ذرہ کم نگیرد

حل میں اس قلمرو (دنیا) میں ایک مشت غبار ہوں کسیکے ساتھ ہمسری نہیں رکھتا۔ میرے میزان اعتبار کا کمال یہی کافی ہے کہ ذرہ بھر بھی میری ناچیز ہستی کو کم نہ تولے یعنی میں ذرہ کی طرح ناچیز ہوں

زعرصۂ اعتبار گوئے سرِ سلامت نمی توان برد — گر آمد و رفت ایں نفسہا بیاد تیغ تو دم نگیرد

حل دنیا کے میدان سے سر کی گیند کا سالم لیجانا ممکن ہے اگر سانس آمد و رفت تیری تیغ کا دم نہ بھرے مگر یہ محال ہے کیونکہ عاشق تو اپنا قتل ہوجانا ہی چاہتا ہے یہاں سر کا سالم لیجانا محال ہے۔

نصیبے از عافیت ندارد حبابِ بحرِ غرور بیدل — حذر کہ باد دماغ آخر بہیچ نفخ شکم نگیرد

حل دریائے غرور کا بلبلہ بیجانا عافیت کا حصہ نہیں رکھتا خوف کر کہ تیرے دماغ کی ہوا نفخ شکم کی تکلیف میں تجھے نہ لے۔ یعنی ایسا نہو کہ باد غرور سے تیرا دماغ پھولتے پھولتے پیٹ ہی پھول جائے اور حباب کی طرح فنا ہوجائے۔

نرفتہ از خود ندارد امکاں کہ پی برد رفتگاں رسیدن — کجا گذشتہ کسے دریں رہ اگر سرش نقش قدم نگیرد

حل جو شخص از خود رفتہ نہیں ہوا وہ رفتگان (واصلان حق) کے معنی تک نہیں پہنچ سکتا کوئی شخص جبتک خاک نہیں ہوتا وہ راہ دوست میں نقش قدم کا غبار نہیں اٹھا سکتا یعنی اوسکو پتہ نہیں ملسکتا کہ دوست کس راہ سے گیا ہے اور دوست تک پہونچا نیکا سراغ کیا ہے کیونکہ نقش قدم خاک ہی پر جمتا ہے۔

خیالِ نامحرمِ گریباں دواند ما را بصد بیاباں — چہ سازد آوارۂ در دل کہ راہِ دیر و حرم نگیرد

حل خیال جو گریباں کا نامحرم تھا اُسنے ہمکو سو جنگلوں میں دوڑایا یعنی اگر وہ گریباں کا محرم ہوتا تو گریباں میں سر ڈالکر جلوۂ حسن یکتا دل ہی میں دیکھ سکتا تھا جو شخص در دل سے آوارہ ہے وہ اگر دیر و حرم کی راہ نہ لے تو کیا کرے کیونکہ خدا تو صرف در دل کے کھٹکھٹانے ہی سے ملتا ہے۔

گر ابنائے زمن بزور ہمت بہم خجالت کشِ عطا است — کشیدہ ام بار ہر دو عالم بہ پشت پا گر کرم نگیرد

حل اگر میں اپنے زور ہمت پر ناز کروں تو تا وان دینے کا خجالت کش نہونگا بیشے دونو عالم کا

بار اپنی پشت پر اٹھایا ہے کہ وہ اُس بوجھ سے جُھک نہیں سکتی۔ یعنی میں بجز معرفت الٰہی کے دونو عالم پر پشت مار چکا ہوں

نفس خمیازہ میگدازی بیاز نقش و نگین بنازی ۔ کہ نام اقبال بے نیازی لبے کہ نا بہم نگیرد

حل تو اپنے سانس کو خمیازہ (حرص) میں گلا رہا ہے نقش و نگین کی آرایش (دنیوی ساز و سامان) پر ناز نہ کر کیونکہ جب تک لب ایک دوسرے سے نہیں ملتا (سکوت در رضائے الٰہی کا مرتبہ حاصل نہیں ہوتا) اقبال بے نیازی کا نام نہیں لے سکتا۔ یعنی اقبال بے نیازی ایک دولت ہے جو حریص دنیا کو حاصل نہیں ہوتی نقش اور نگین کیسا ہی عمدہ ہو لیکن جب تک دونو متصل نہوں گے نام ثبت نہو سکے گا اور خمیازہ علیحدگی اور تمدد کو چاہتا ہے پس اتصال کہاں۔

بایں درشتی کہ طبع غافل خطاست تاثیر انفعالش ۔ چو سنگ در کارگاہ مینا اگر آب گردد کہ نم نگیرد

حل اِس سختی کے ساتھ کہ انسانی طبیعت خدا سے غافل ہے یہ خیال کرنا کہ وہ تاثیر سے منفعل ہو گی خطا ہے کیونکہ شیشہ گر کے کارخانہ میں شیشہ پانی ہو جاتا ہے مگر نم قبول نہیں کرتا یعنی غفلت سے جو طبیعت سخت ہو گئی ہے وہ اثر پذیر نہیں ہو سکتی۔

گزیدہ اقبال ہمت ما فروتنی عرصۂ نیازی ۔ کہ منت سر بلندی اینجا کسے بدوش الم نگیرد

ترکیب فروتنی عرصۂ نیاز کی صفت ہے یعنی وہ نیاز جسکا عرصہ فروتنی ہے۔

حل ہمارے اقبال ہمت نے بے پروائی کا وہ میدان فروتنی اختیار کیا ہے کہ وہاں سر بلندی دنیا کا احسان کوئی دوش الم (الم عشق الٰہی) پر نہیں اُٹھاتا یعنی ہم خدا کی محبت میں دنیوی عزو منزلت سے بے نیاز ہیں۔

دلست منظور بی نیازی ز غفلت آزردہ اش نسازی ۔ کسیکہ از جلوہ شرم دارد شکست آئینہ کم نگیرد

حل تیرا دل بے نیازی کا منظور نظر ہے اُسکو غفلت از حب الٰہی سے رنجیدہ نکرنا کیونکہ جو شخص جلوہ سے شرم کرتا ہے وہ آئینہ کے ٹوٹ جانے کو کچھ کم قبول نہ کرے گا یعنی ایسا نہو کہ تو غافل ہو کر آئینہ کو بھی توڑ ڈالے اُس کی بھی پروا نہ کرے جس میں جلوہ معرفت نظر آتا ہے۔

ندارد این مکتب تعین کہ ورد انشا گری چو بیدل ۔ بصفحہ گر نام او نویسم بجز غبار از قلم نگیرد

حل مکتب تعین (دنیا) میں جو محض تعین اور فرضی ہے یعنی وجود واقعی نہیں رکھتی

کدورت کا انشا گر یعنی دنیا سے کدورت رکھنے والا بیدل کی مانند کوئی نہیں اگر میں بیدل کا تمام لکھوں گا تو قلم سے بجز غبار کے صفحہ کچھہ حاصل نکریگا یعنی صفحہ پر غبار کے سوا کچھہ ثبت نہو گا۔

حکمت در اعتبارستان نتایج عنصری حقیقت خود را یک شخص تصور کردن است باید نمود کہ مرتبۂ جماد طبیعت اوست بحکم ثبوت جوہر خفا و مرتبہ ثبات ہیولائے آن بحسب ہوائے نشو و نما و مرتبۂ حیوان عرض پیکر با ظہار قدرت حس و حرکات مرتبۂ انسان مشخص تصور فطرت جامع آیات۔

حل نتایج عنصری کے اعتبارستان (دنیا) میں اپنے کو ایک شخص (انسان مشخص) خیال کرنا ہے ظاہر کرنا چاہیئے کہ انسانی طبیعت جماد (پتھر) کا مرتبہ رکھتی ہے کیونکہ یہ بات ثابت ہے کہ نفس میں ایک جوہر مخفی ہے جو تعلیم اور تربیت اور تزکیہ نفس سے جلا پاتا اور عیاں ہوتا ہے انسانی ہیولا کے ثبات کا مرتبہ نشو و نما کی جانب مائل ہوتا ہے اور حیوان (جاندار) کا مرتبہ حس و حرکات سے اظہار قدرت کے لئے ایک پیکر (صورت) کا پیش کرتا ہے اور انسان مشخص کا مرتبہ فطرت الہی کی تصویر ہے جو آیات (آثار الہی) کی جامع ہیں یعنی انسان کے تین مرتبہ ہیں۔ اول جمادی۔ دوم حیوانی سوم آیات الہی کی جامع آثار تصویر پہچانا۔ اسیوجہہ سے انسان اصطلاح صوفیہ عالم صغیر ہے آیندہ جدا جدا میں ان تینوں مراتب کا انکشاف ہے

گر ہست جماد آئینہ ات در زنگ ہست   ورنہ نما شوق تو بعرض رنگ است
حیوان آثار ناشناسائی ست   اے رمز عیان اینچہ بلا نیرنگ ہست

حل اگر تو جماد ہے تو تیرا آئینہ زنگ میں ہے اور اگر نمو کا مرتبہ ہے تو تیرا شوق صرف اپنی رنگت کا پیش کرنے والا ہے اور اگر حیوان ہے تو یہہ تیری ناشناسائی کے آثار میں یعنی تو اپنے نفس کو نہیں پہچانتا تا کہ خدا کو پہچانے اے رمز عیاں (جو ہمیشہ مخفی ہے) کچھہ تو ظاہر کر کہ یہہ کس بلا کا (کیسا) نیرنگ ہے۔

حکمت ۔ در افراد نوع انسانی بر طبایع کہ حکم اشیا کوئی غالب است ناگزیر است از سامان تدبیر و تلاش و ہر امرے کہ تاثیر اسمار الہی تسلط دارد بے اختیار رجذر تحصیل

معاش زیراکہ مستلزم تعلق تشبیہہ تردد آرائی است وخاص نسبت تنزیہ وآزادگی وبے پروائی۔

حل نوع انسانی کے افراد میں جن طبائع پر اشیا کی (تعلقات) کا حکم غالب ہے اُن کو سامان تدبیر (وتمدن) اور تلاش سے چارہ نہیں اور جن مزاجوں پر اسماء الٰہی کی تاثیر (رازق) اور مسبب وغیرہ غالب ہے وہ تحصیل معاش کے عذر میں بے اختیار ہیں کیونکہ یہہ دو نوام تشبیہہ تردد آرائی کے تعلق کو مستلزم ہیں اور تنزیہ آزادگی وبے پروائی سے نسبت خاص رکھتی ہیں وہ سب کو رزق دیتا ہے اور اس حیثیت سے کہ وہ جملہ امور سے منزہ ہے رزق و معاش دینے سے اُسے کچھہ تعلق نہیں۔

عالم مشغول حاصل علم و ہنر　　منعم سرگرم دستگاہ کر و فر

بیکاری وضع بیدلاں افتادہ است　　یک پردہ ز ساز این و آن نازکتر

حل عالم اپنے علم و ہنر کی علت غائی اور مفاد میں مشغول ہے اور منعم جاہ و مرتبہ کی دستگاہ میں سرگرم ہے بیکاری بیدلوں کی وضع واقع ہوئی ہے یہ ایک پردہ ساز این و آں کے پردے سے نازک تر ہے یعنی تعلقات دنیوی کو بالکل ترک کر دینا سب سے زیادہ نازک مقام ہے۔

من آن غبارم کہ حکم نقشم بہیچ عنوان نمی نگردد　　اگر سراپا سحر برآیم شکست رنگم اثر نگیرد

حل میں وہ غبار ہوں کہ کسی طرح میرے نقش کا حکم اثر نہیں کرتا یعنی نہیں جمتا کیونکہ غبار کی شان پریشان رہنا ہے اگر میں سرتاپا سحر بنکر نکلوں جب بھی میرا شکستہ رنگ اثر پذیر نہوگا یعنی شکستہ ہی رہیگا حالانکہ سحر کا رنگ شگفتہ ہوتا ہے۔

نشد ز سازم بہیچ عنوان جنون خروشی دگر نمایان　　جز اینکہ یارب درین نیستان پر نوائیم شکر نگیرد

حل میرے ساز یعنی دل کو جنون خروشی (جنون میں ہائے وہو کرنا) اسکے سوا کبھی پر افشاں ظہور پذیر نہوئی کہ یارب اس نیستان (دنیا) میں میرے نالہ کا پہل شکر حاصل نہیں کرتا اور یہ قاعدہ ہے کہ نیستاں کی نے سے شکر نہیں ملتی مطلب یہہ ہے کہ میرے نالے میں اثر نہیں۔

بپایں گرانی کہ دارد امروز رخت چندین خیال دوشم　　چو کشتیم با گرفتنی کو اگر محیطم بسر نگیرد

ترکیب مصرعہ اولی میں دوش دارد کا فاعل ہے اور تخت چندین خیال مفعول۔
حل اس گرانی کے ساتھ کہ میرا دوش اتنے خیالات کا بوجھ رکھتا ہے کشتی کیطرح
مجھے چلنے کی طاقت کہاں ہے جب تک مجھے دریا اپنے سر پر نہ اوٹھائے یعنی میں
تعلقات میں گرفتار ہوں خدا ہی میرا بوجھ ہلکا کرسکتا ہے۔

براہ یاس است سعی گامم کہ گر بلغزد بسر خرامم + کسے بجز آغوش بی نشانم چو اشکم از خاک بر نگیرد

حل میرا دوڑنا ایک یاس کی راہ میں ہے اگر قدم کو لغزش ہو تو بھی میرا چلنا ہی کوئی
شخص بجز آغوش بے نشان کے آنسو کیطرح مجھے خاک سے نہیں اٹھا سکتا
یعنی خاک سے اٹھا کر مجھے اپنی آغوش میں لینے والا بے نشان (معدوم) ہے

دل از فسون امل طرازی بجد گرفت است ہرزہ تازی + مباد شرم نفس گدازی عنان این بیحیا نگیرد

حل میرا دل طرح طرح کی امیدوں کے آراستہ کرنے کے افسوں سے بہک گیا ہے
ایسا نہو جیو کہ نفس گدازی کی شرم بھی اس بیحیا کی باگ نہ پکڑے۔ یعنی کیا یہ شرم
بھی کہ امل طرازی کے افسوں نے سانس تک کو گلا دیا ہے اس بیحیا کو نہ روکے گی

چو موج عمری است بی سر و پا تلاش شوقم ادب تقاضا + چہ ممکن است آنکہ رشتہ ما چو عقدہ گوہر نگیرد

حل میں مدت سے موج کی طرح بے سر و پا تلاش شوق بنا ہوا ہوں جو ادب کی مقتضی
ہے کیا یہ ممکن ہے کہ ہمارا رشتہ جو لڑی کو پکڑتا ہے گوہر کو نہ پکڑے ضرور پکڑیگا بشرطے
کہ ہم آداب کو تلاش شوق میں ترک نہ کردیں۔ موج میں جا بجا گرہیں ہوتی ہیں اور
موج ہی میں موتی ہوتے ہیں۔

نگاہ غفلت کمین ما را اگر نہ مژگان بغل بگیرد   تپد بخون خفتہ خوابناکی کہ سایہ اش زیر پر نگیرد

حل ہماری نگاہ کو جو غفلت کمین ہے یعنی غفلت اسکی گھات میں لگی ہوئی ہے
مژگاں کی بغل کبھی میسر نہوئی یعنی مژگاں نے کبھی اسکو اپنی بغل میں نہ لیا غفلت
سے مراد تغافل ہے مطلب یہ ہے کہ ہم سب تغافل کرتے ہیں مژگاں جو نگاہ
کے قریں اور محافظ ہے وہ بھی نگاہ سے غافل ہے پس ایسا خوابناک ضرور خون
میں تڑپیگا دیکھیں رہیگا اگر اسکو سایہ اپنے پروں میں نہ لیگا۔
شعر میں (خوابناکی) تو صحیح ہے مگر (خفتہ) غلط ہے کیونکہ سویا ہوا بچین نہیں رہتا۔
دوسرا مصرعہ یوں چاہئیے ع تپد بخاک آں خوابناک درخوں کہ سایہ اش زیر پر نگیرد یعنی

جو شخص نیند میں بھرا ہوا ہے جب تک اُسپر سایہ نہو گا بے چین رہیگا۔ بہت نازک شعر
ہے ناظرین غور سے سمجھیں شعر کی روح سے غفلت کریں) ہے مطلب صرف اسقدر ہے
کہ مجھے نیند نہیں آتی نگاہ کھلی رہتی ہے کیونکہ نیند تو اُسوقت آوے کہ پلکیں نگاہ کو
ڈھانپ لیں۔

اگر ز معمار دہر باشد بنائے انصاف را ثباتی — گلے کہ تعمیر رنگ دارد چراش ز آب زر نگیرد

حل زمانہ کے معمار (خود زمانہ) سے اگر انصاف کی بنیاد کو ثبات ہو یعنی زمانہ منصف
ہو تو جو مٹی کہ تعمیر کا رنگ رکھتی ہے کیوں اُسپر سونے کا پانی نہ پھیرے۔ یعنی زمانہ اگر
منصف ہو تو اہل جوہر و کمال کی قدر کرے حالانکہ اہل کمال کو کوئی نہیں پوچھتا۔

دلی کہ پرورد آب نازش بآتش عشق کے گدازش — چو شیشہ بر سنگ خورد سازش کسش جز شیشہ گر نگیرد

حل جس دل کو آب ناز (نازو نعمت دنیا) نے پالا ہے وہ آتش عشق میں گل نہیں
سکتا یعنی عشق اُسکو قبول نہیں کرسکتا جب شیشہ کا سامان (آلات وغیرہ) پتھر سے
ٹوٹ جائے گا تو شیشہ گر کے سوا کوئی اُسکا خواستگار نہو گا اسی طرح دنیا داروں کو دنیا
ہی قبول کرے گی نہ عشق الٰہی نازش کی ضمیر شین دل کی طرف راجع ہے نہ کہ معشوق
کی طرف ناظرین دھوکا نہ کھائیں۔

گذشت مجنوں بوضع عریاں چو نالہ آزاد زیں بیاباں — تو ہم باین ننگ دامن افشاں کہ چین دامن کمر نگیرد

حل مجنوں عریاں ہی رہکر (نالہ کی طرح اس بیاباں (دنیا) سے گزر گیا تو بھی دنیا پر
اِس طرح دامن جھاڑ (ترک تعلق کر) کہ دامن کی چین کمر سے اُلجھی نہ رہے۔

قبول سرمایہ تعلق کمینگہ آفت است بیدل — چو شمع خاموش ترک سر گیر تا ہوائے آفت سر نگیرد

حل اے بیدل سرمایہ تعلق دنیا کو قبول کرنا آفت کا کمینگاہ ہے یعنی آفتیں گھات
میں بیٹھی ہیں شمع خاموش کی طرح سر کو ترک کر (گلگیر سے شمع کا سر کاٹا جاتا ہے) تاکہ
ہوا تیرا سر نہ پکڑے کیا معنی کہ شمع روشن کو ہوا کا خوف ہے بجھی ہوئی شمع کو کیا خوف

ہمہ راست زیں چمن آرزو کہ بکام دل ثمرے رسد — من و پرفشانی حسرتے کہ ز نامہ گل بسرے رسد

حل سب کو اس چمن (وصال معشوق) سے آرزو ہے کہ کام دل میں پھل پہنچے (وصل
معشوق ہو) ایک میں ہوں مجھے یہی حسرت ہے کہ معشوق کے پاس سے کوئی خط پہنچے
جسکو پھول کی طرح سر پر لگاؤں۔ کام دل میں ثمر کا پہونچنا تو کجا۔ یعنی میں تو جواب

خط سے بھی محروم ہوں

چہ قدر ز منت قاصداں کشد ابردم دل ناتواں   بپر تو نامہ بر خودم اگرم چو رنگ پری رسد

حل قاصدوں کی منت سے میرا دل ناتواں کہاں تک کھلے۔ اگر مجھے بھی رنگ کی طرح ایک پر ملے تو آپ اپنا نامہ بر ہوں یعنی جس طرح رنگ اوڑتا ہے میں بھی اوڑ کر تیرے پاس پہنچ جاؤں اور قاصدوں کی منت نکرنی پڑے مگر یہ میسر نہیں۔

نگہے نکردہ ز خود سفر ز کمال خود چہ بری اثر   بدویم درپیت آنقدر کہ بجاز ما خبری رسد

حل تیری نگاہ اپنے سے سفر نہیں کرتی یعنی تو ہماری طرف نگاہ اوٹھا کر بھی نہیں دیکھتا پھر تجھے اپنے کمال رسائی کا کیا اثر ہوگا ہمارا کمال رسائی دیکھ کہ ہم تیرے پیچھے اسقدر دوڑ جائیں گے کہ ہمکو ہم سے خبر پہونچے یعنی جب تک ہم آپے میں نہ آجائیں گے تیرا پیچھا نچھوڑیں گے۔

بکدام آئینہ جوہری کشم التفات ازاں پری   مگر التماس گداز من بقبول شیشہ گری رسد

حل (آئینہ جوہر ہے) یعنی جوہر آئینہ   ایسا جوہر آئینہ کہاں سے لاؤں کہ اس پری کے التفات کو اپنی جانب کھینچوں بجز اسکے کہ کسی شیشہ گر سے التماس کروں کہ میرے گداز دل کو قبول کرے یعنی اس سے آئینہ بنائے اور وہ پری اس آئینہ کی جانب ملتفت ہو

بتلاش معنی نازکم کہ درین قلمرو امتحان   نرسم اگر من ناتواں سخنم بمو کمری رسد

حل میں معنی نازک کی تلاش میں ہوں تاکہ اس قلمرو امتحان (دنیا) میں اگر مو کمر یعنی معشوق تک میری رسائی نہو تو میرا سخن نازک ہی وہاں تک پہونچے۔

ز معاملات جہاں گذرہ تو برآ کزیں ہمہ دام و دد   عف عفے سگے بسگے خورد لگد خرے بخرے رسد

حل جہان کے جھگڑوں سے نکل کیونکہ ان تمام چرندوں اور درندوں سے کتے کی عف عف کتے تک اور گدھے کی لات گدھے تک پہونچتی ہے یعنی دنیا گدھوں اور کتوں (حریص باہم جنگ وجدل کرنیوالے انسانوں) کا میدان ہے۔

بچنیں جنوں کدہ ستم ز تظلم تو کرامتم   بہزار خوں تپد از الم جو رگی بنشتری رسد

حل ایسے جنوں کدہ ستم (عشق) میں تیری فریاد کا کسکو غم ہے رگ جب نشتر تک پہنچتی ہے تو پہلے ہزار خون تمنا میں تڑپ لیتی ہے۔ یعنی رگ چاہتی ہے کہ نشتر لگے لیکن نہیں لگتا۔ مراد یہ ہے کہ عاشق ظلم کا خواستگار ہے مگر ظلم کرنے میں بھی

معشوق کو دریغ ہے۔

ہمہ جاست شوق طرب کمین ز دلِ غنچہ گل آفرین + تو اگر ز خود روی ہمچنین تو از آنچہ خوبتر رسد

حل شوق سب جگہ خوشی کی گھات میں ہے۔ اگر غنچہ رخصت ہو جاتا ہے تو شوق پھول کا پیدا کرنے والا ہے اگر تو اسی طرح اپنے سے جاتا رہے یعنی خودی کو چھوڑ دے تو تجھے تجھ سے بہتر مل جائے۔

بہزار کوچہ دویدہ ام بہ تسلی نرسیدہ ام + ز قدِ خمیدہ شنیدہ ام کہ چو حلقہ شد بدر رسد

حل میں ہزار کوچہ میں دوڑا ہوں مگر تسلی (قوت مطمئنہ) حاصل نہیں ہوئی خم شدہ قامت کی نسبت میں نے سنا ہے کہ جب حلقہ ہو جاتا ہے (جھک جاتا ہے) تو کسی در تک ضرور پہنچ جاتا ہے۔ یعنی عالم جوانی میں خدا نہیں ملتا ضعیفی میں ملتا ہے۔

ز طبیعت عاشقان شرر افسردگی ندہد عناں + تپ موج ما نبری گمان کہ بسکتہ گہر رسد

حل عاشقوں کی طبیعت کا شرر افسردگی کے قابو میں نہیں آتا ہرگز گمان نہ کر ہماری موج کی تپ سکتے (سکوت یا حیرت) میں گوہر کی مانند ہو جائے گی (موج میں حرکت اور روانگی اور گوہر میں سکوت ہوتا ہے)

ز کمال نظم جنوں اثر بگداخت بیدل بیخبر + چہ قیامتست ازاں ہنر کہ بہ بے ہنر رسد

حل نظم کے کمال سے جو جنوں اثر ہے بیدل بیخبر گل گیا۔ ہنر پر کیا مصیبت ہے کہ مجھ جیسے بے ہنر نالائق کے پاس پہنچے۔

نکتہ۔ نبوت امریست معین مکشوف مراتب جمال و ولایت حقیقتے است مبہم مستتر پردۂ جلال فہم بر ہر چہ معین باشد زحمت تاویل نہ پسندد و درک آنچہ مبہم است بے تامل صورت نہ بندد۔

حل۔ نبوت ایک ٹھیرایا ہوا امر ہے جس میں جمال الٰہی کے مرتبے کھلے ہوئے ہیں اور ولایت ایک حقیقت مبہم ہے جو پردۂ جلال الٰہی میں چھپی ہوئی ہے (یعنی نبی اور اوسکی نبوت کا یقین انسانوں کو جلد ہو جاتا ہے جیسا کہ مشاہدہ میں گذر رہا ہے کہ کروڑوں آدمی انبیا پر ایمان لا کر اُن کی امت بن گئے ہیں برخلاف ولایت کہ کہ وہ پردۂ جلال الٰہی میں چھپی ہوئی ہے اور لوگ مشکل سے اولیاء اللہ کی ولایت کو مانتے ہیں) فہم انسانی جس بات پر ٹھہر جائے گی اُسمیں تاویل کی زحمت پسند نہ کریگی

کیونکہ اذعان و ایقان ہو جائیگا جیسی کہ نبوت - اور جو شے بہم ہے اُس کا ادراک بغیر تامل کے صورت نہ باندہے گا جیسی کہ ولایت - وجہ یہہ ہے کہ انسانون کو نبوت کا علم بذریعہ وحی قطعی طور پر ہو جاتا ہے اور ولایت کے ماننے کو کوئی کافی دلیل (نص قطعی) نہین -
آنحضرت صلعم کی نبوت پر مسلمانون کے تمام گروہ متفق ہین مگر ولایت کے ماننے پر سب کا اتفاق نہین جیسی ولایت علی علیہ السلام - جن کی نسبت خوارج کا عقیدہ ناگفتہ بہ ہے ؎

بیدل ز قسم خفی جلی میخواہی | اسرار نبی رمز ولی میخواہی
خلق آئینہ است و نور احمد پیدا | حق فہم اگر فہم علی میخواہی

حل اے بیدل تو خفی اور جلی رتبون کا کہل جانا یعنے نبی کے اسرار اور ولی کی رمز سے آگاہ ہونا چاہتا ہے تو اس بات کو سمجھ کہ مخلوق ایک آئینہ اور احمد صلعم اک نور ہین اور تو علی کا سمجھنا چاہتا ہے تو پہلے خدا کو سمجھ کیونکہ آنحضرت صلعم نبی ہین اور آپ کی نبوت دنیا مین اسطرح روشن ہے جیسے آئینہ مین نور (عکس) اور علی کی ولایت آنکہون سے چھپی ہوئی ہے تو اس کو جب سمجھیگا کہ پہلے جلال الہی کو سمجھے مولوی روم صاحب نے بھی اپنے مندرجہ ذیل شعر مین یہی بات بیان کی ہے ؎

تو بتاریکی علی را دیدۂ | زان سبب غیرے براو بگزیدۂ

مطلب یہ ہے کہ اصحاب ثلثہ کے کمالات جمالیہ چونکہ ظاہر تھے تیری سمجھ مین آ گئے اور علی علیہ السلام کا مرتبہ چونکہ پردۂ جلال مین مخفی تہا اوس کے ادراک مین تجہپر تاریکی رہی -

شگفتہ فطرت آدمی در تو ہم آباد عالم خیر و شر آئینۂ تفرقہ پرداختہ کہ تمثال جمعیت دوچار تخیلش نتواند نمود و در چارسوے معاملات نفع و ضرر دکان سودائے نیاراستہ کہ لیسودے از نقد جنس عافیت چشم نتواند کشود اعانت فضل حق بعنفل حضور عرفان پردازد تا ازین آئینۂ تنک زنگار بردار یم و امداد فناے مطلق بساط یقینے طرح نماید تا بروے این دکان درہاے اعتبار بردار یم -

حل آدمی کی فطرت (طبیعت) نے دنیا کے تو ہم آباد خیر و شر (جن کا کوئی

واقعی وجود نہین بلکہ محض توہم ہے کیونکہ خیر و شر صیغۂ افعل التفضیل ہین جو دوسرے کی نسبت باہمدگر سے پہچانے جاتے ہین) ہین تفرقہ کا ایسا آئینہ آراستہ نہین کیا کہ دو چار تخیل کی صورت جمعیت دکہا سکے (کیونکہ جب تفرقہ ہے تو جمعیت کہان) اور چارہ سوسے معاملات نفع و ضرر (دنیا) ہین ایسے سودے کی دوکان آراستہ نہین کی کہ عافیت کی نقد و جنس کے فائدے پر آنکہہ کہول سکے - یعنے آسائیش کی امید رکہہ سکے - فضل الہی کی اعانت حاضری عرفان الہی کی سیقل ہین مشغول ہو تو ہم اس آئینہ سے معلق طور پر زنگار اٹھالین اور رضاے مطلق کی امداد یقین کا ایک فرش بچہاے تاکہ اس دکان دوہی (دکان سودا) پر اعتبار کے دروازے کہولین یعنی انسان کا اعتبار اسوقت ہوتا ہے جبکہ وہ فنا ہو جاے ورنہ بے اعتبار رہے ہے

فردوس باتفاق ارباب علوم
آنسوے ثوابت و بروج است نجوم

یعنے این سعد و نحس تا در نظر است
جنت نا ممکن است و راحت معلوم

حل ارباب علوم اس بات پر متفق ہین کہ بہشت ستارون اور برجون سے اس جانب ہے یعنے جب تک ستارون کی نحوست اور سعادت پیش نظر ہے نہ جنت ملسکتی ہے نہ راحت -

افسردگیہاے ساز امکان ترا شام اعلان نگیرد
حدیث طوفان نوای عشقم خموشی از من زبان نگیرد

حل ساز امکان کی افسردگیان میرے نالے کو نہین روک سکتین - ہین عشق کی حکایت ہون جس ہین آواز کا طوفان ہے پس خاموشی مجہہ سے زبان نہین چہین سکتی یعنی ہین خاموش نہین رہ سکتا -

ز روشنگاہ جہان صورت نیم خجالت کش کدورت
چو آئینہ دست بی نیازان ہر چہ گیرد زبان نگیرد

حل ہین جہان صورت (دنیا) کی روشنگاہ سے کدورت کا خجالت کش نہونگا یعنی مجہہ سے کسی کو کدورت نہ ہوگی بے نیازون کا ہاتہہ کچہہ ہی حاصل کرے مگر زبان حاصل نکرے گا یعنے کسی سے سائل نہ ہوگا وہ آئینہ کی طرح صاف اور بے زبان ہے

سماجت است اینکہ عالمی را السبہ فگند است جا کے ذلت
سبک نگیرد بچشم مردم کسیکہ خود را گران نگیرد

لغت سماجت بالفتح زشتی اور ترشی اور زشت ہونا حل یہ حرف ترشروئی کج خلقی ہے جو عالم کو سر پر لیتا کی

ناگوار ہے جو شخص اپنے کو گرانی پکڑیگا مغرور اور تیز مشرب ہوگا وہ انسانوں کی آنکھوں میں ہرگز سبک و ذلیل نہوگا

ز دست رفتنست اختیارم بپارسائی رسیدہ کارم — بساز وحشت پرے برآرم کہ دامنم آشیان نگیرد

حل اب جو پارسائی تک میری نوبت پہنچی ہے یعنے تھک کر کنج عزلت میں بیٹھا ہوں تو مجھے یہ بات ناگوار ہے۔ میں سامان وحشت (وحشت الہی) سے ایسا پر نکالوں کہ آشیان میرا دامن نہ پکڑ سکے۔

بغیر وحشت بہیچ عنوان حضور راحت نیارد امکان — رسیدہ مطلب بسے فراغم اگر دلت ز جہان نگیرد

حل راحت کا حاصل ہونا بغیر وحشت (ترک دنیا) کے ممکن نہیں۔ اگر تو اس جہان سے دلگرفتہ نہیں ہوتا حالانکہ دنیا سے دلگرفتہ ہونا وحشت کے لیے ضروری ہے تو صید مطلب کے سراغ کے پیچھے نہ پڑ یعنے دنیا سے مطلب نہ رکھ جو مانع وحشت عشق الہی ہے۔

زخود بر آ تا رسد کمندی بکنگر قصر بے نیازی — بہ نردبانہا چین دامن کسے رہ آسمان نگیرد

حل تو خود ہی سے باہر آ تا کہ قصر بے نیازی کے کنگرے پر تیری کمند پہنچ سکے ورنہ چین دامن کی سیڑھیوں سے کوئی آسمان کی جانب نہیں جاسکتا۔ چین دامن سے خودبینی اور زیبائش و زینت دنیا مراد ہے

اگر بعزم کشادکاری زگوشہ گیران مباش غافل — کہ تیر پرواز را نشاید دمیکہ بال از کمان نگیرد

حل اگر تو اپنی کشادکاری (کامیابی) کا ارادہ رکھتا ہے تو گوشہ گیروں (اہل اللہ) کی خدمت سے غافل نہ ہو کیونکہ تیر پرواز کے لائق نہیں ہوتا جب تک کمان سے بازو (قوت) حاصل نہیں کرتا۔

کج است طور بنا عالم تو نیز سرکش بکج ادائی — کہ شہرت وضع راستی ہا چو حلقہ بر سنان نگیرد

حل بنیاد عالم کا طور ٹیڑھا ہے اور تو بھی ایسی کج ادائی کیساتھ سرکش ہے کہ راستی بازیوں کے وضع کی شہرت تیر سے تیر کی بہال پر حلقہ ہو کر نہیں لگ سکتی اور یہ قاعدہ ہے کہ بغیر بام کس کی بہال جب تک سیدہی نہ ہوگی کارگر نہ ہو سکے گی مطلب یہ ہے کہ جبتک کج ادائی کو نہیں چھوڑتا دنیا میں راستی باز مشہور نہیں ہو سکتا۔

در آتش عشق ما نسوزی نظر بداغ وفا ندوزی — کہ از چراغ ہوس فروزی تنور افسردہ نان نگیرد

حل تو ہمارے عشق کی آگ مین جلنے کی تاب نہین لا سکتا اور نہ ہمارے داغ وفا پر نظر ڈال سکتا ہے کیونکہ بجھا ہوا تنور محض ہوس فروزی کے چراغ سے گرم ہوکر اس قابل نہین ہوتا کہ اس مین روٹی لگ سکے ۔

فتادہ را ز خاک برداشتن یا مبر نام استطاعت — کسے چہ گیرد ز ساز قدرت کہ دست اماندگان نگیرد

حل کسی گرے ہوئے (عاجز) کو خاک سے اوٹھا ورنہ استطاعت کا نام نہ لے جو شخص واماندون کا ہاتھ نہین پکڑتا وہ ساز قدرت الہی سے کچھ حاصل نہین کر سکتا ۔

اگر ز وارستگان شوقی بفکر ہستی مپیچ بیدل — کہ ہمت آئینۂ تعلق بدست دامن کشان نگیرد

حل اسے بیدل اگر تو وارستگان شوق سے ہے یعنے شوق الہی مین ماسوا سے وارستہ ہے تو ہستی کے فکر سے مت لپٹ ۔ کیونکہ ہمت تعلق کا آئینہ متکبرون کے ہاتھ مین نہین دیتی ۔

بکام فرصت ازین چمن کو ہوس ز فضولی اثر کشد — شرنجیان بعمر خضر زنم کہ نفس شراب سحر کشد

حل اس چمن (دنیا) مین اتنی فرصت کہان کہ ہوس فضولی سے اثر کا اکتساب کرے اب مین حیات خضر پر چھاپا مارون تاکہ صبح سانس شراب کھینچے مطلب یہ ہے کہ ہم کو تو زندگی اتنی فرصت نہین دیتی کہ فضولی کی ہوس پوری کرسکین چونکہ حضرت خضر کی عمر فضول برباد ہورہی ہے لہذا ہم اسپر شبخون مار کر سانس کی ہوس میکشی پوری کرسکے سانس کا میکشی کرنا شب کو گزار کر صبح کرنا ہے ۔

نہ شنید آنکہ از دل گرم کس بہ تسلی کشد ہم ہوس — بطپم در آئینہ چون نفس کہ ز جوہرم نہ پر کشد

حل یہہ بات کبھی میسر نہ ہوئی کہ کسیکے دل گرم سے میری ہوس مجھے تسلی کیجانب کھینچے لیکن کوئی مجھے تسلی دے اور میرا ہمدم بنے اب مین سانس کی طرح آئینے مین تڑپتا اور اسی کو ہمدم بناؤن تاکہ وہ مجھے اپنے جوہر کے پرون کے نیچے لے ۔ کیونکہ پرون مین گرمی ہوتی ہے اور آئینہ کی تاثیر آتشی ہوتی ہے اور جب آئینے پر پھونک مارتے ہین تو زنگ نمودار ہوکر اوڑ جاتا ہے ۔ مطلب یہ ہے کہ مین ایسا بیکس ہون کہ بجز آئینہ کے میرا کوئی ہمدم نہین ۔

نہ گرفت کردش آسمان سر راہ ہرزہ خرامیم — مگرم تامل نقش پا مژہ بہ پیش نظر کشد

حل تو فلک نے میری ہرزہ خرامیون (یعنی ہوا و ہوس) کی سر راہ کچھ گرفت نکی اب شاید
میرے نقش پا کا تامل اپنی مژہ میرے پیش نظر کرے یعنی اپنی مژہ چشم کے اشارہ سے
مجھے شرمائے کہ اے بدبخت کیا بکر کو دچار رہا ہے ۔

دل آرمیدہ بخون مکش ز تلاش منصب عزتے — که فلک برشتهٔ گوهرت نکشد ز خلعت اگر کشد

حل کیون بیٹھے بٹھائے منصب عزت کی تلاش مین دل کو خون مین گھسیٹتا ہے کیونکہ آسمان
اگر خلعت پہنے گا تو تجھے رشتہ گوہر مین نہ کھینچے گا یعنے خلعت نہ پہنائے گا جو موتیون
مین غرق ہو۔

زلب فصیح وفا بیان بحدیث کین مدہ ای زبان — ستم است حنظل اگر کشی بترازوی که شکر کشد

حل جو لب فصیح اور وفا بیان ہے اس سے زبان جہین کر کینے کی باتون کو نہ دے
بڑے ظلم کی بات ہے کہ تو جس ترازو مین شکر تولتا ہے اسی ترازو مین حنظل [illegible]
تولے وہ تلخ ہے یہ شیرین ۔

نہ پسندی ای فلک آنقدر خلل طبیعت وحشیم — که چو موج آبله پای غم ستم انفعال گهر کشد

حل اے آسمان تو میری وحشی طبیعت کا خلل اس قدر پسند نکر کہ میرے پائے غم
کا آبلہ جو موجون کی مانند بڑہا ہوا ہے گوہر کا ستم انفعال کھینچے یعنے گوہر سے شرمندہ
ہو۔ مطلب یہہ ہے مین نہین چاہتا کہ میرا آبلہ ایسا کم قدر ہو جائے جیسا گوہر

ز کمال طینت منفعل بچہ رنگ عرض اثر دہم — مگر از حیا عرقی کنم که مرا ز پردہ بدر کشد

حل مین اپنی شرمندہ طینت (سرشت) سے کس رنگ کا اثر پیش کرون بجز اس کے چارہ
نہین کہ اپنی ناکسی کے باعث حیا سے عرق عرق ہو کر اس قابل ہو جاؤن کہ یہہ
نکلون تا کہ خود حیا مجھے پردہ سے باہر نکال دے ۔ انفعال کی وجہ ناکردہ نہین صرف
برایہ سے ناکسی سمجھ لو۔

بچہ لطف که شهید او کشد انتظار مراد دل — چو سحر نفس دمد از کفن که شگوفه بثمر کشد

حل جس باغ مین معشوق کا شہید دل کی مراد حاصل ہونے کا انتظار کھینچے تو جس طرح
صبح کے وقت ہوا سے شگوفے کھلتے ہین اسی طرح کفن سے سانس آگیگی تا کہ شگوفۂ امید
کھلے اور اس کو پھل لگین اور یہ قاعدہ ہے کہ صبح کے وقت ہوا چلتی ہے اور شگوفے کھلتے ہین
سانس ہوا ہے اور کفن باعتبار سفیدی کے صبح ہے مطلب یہ ہے کہ بعد مرگ بھی حصول مراد

دل (وصل) کا انتظار ہے۔

بسجود درگہش اے عرق تو ز بے نمی منما تری　　کہ مبادو سعی جبین من بفشار دامن تر کشد

حل اُس کی درگاہ پر سجدہ کرنے میں اے عرق تری کے ظاہر کرنے کی کوشش نکر کیونکہ تو خود
بے نم ہے ایسا نہ ہو کہ میری جبین سعی کو جو عرق ندامت ظاہر کرنا چاہتی ہے دامن تر کے
نچوڑ لینے کی نوبت پہنچے کیونکہ اب نم صرف دامن تر مین ہے اور اس کا نچوڑنا سوء
ادب ہے کیونکہ گناہ جو دامن تر کی نچوڑن ناپاک ہے اس سے معشوق کی چوکھٹ
آلودہ ہوجائے گی

نظر بے چو دانہ در پیچش بخیال ریشہ شکستہ ام　　نشستم آن ہمہ در رہت کہ قدم ز آبلہ سر کشد

حل جس طرح دانہ ریشہ کے خیال میں اپنی نظر کو توڑتا ہے (جب دانہ ٹوٹتا ہے تو ریشہ نکلتا
ہے) اسی طرح میں نے اپنی نگاہ کو توڑا ہے (انتظار کیا ہے) اب میں تیری راہ مین
اس قدر بیٹھوں کہ آبلہ سے قدم آگے یعنی اگرچہ مین تھکا ہوا ہوں اور پاؤں مین
آبلے پڑ گئے ہین مگر تیری راہ مین چلنے پر مستعد ہوں اور چاہتا ہوں کہ آبلے سے ہی قدم پیدا
ہو جسطرح دانہ سے ریشہ پیدا ہوتا ہے۔

سر و برگ ہمت میکشی ز دماغ بیدل ما طلب　　کہ چو شمع از ہمہ عضو خود قدح آفریدہ و در کشد

حل شراب پینے کی ہمت کا سامان ہمارے بیدل کے دماغ سے طلب کر جو شمع کیطرح
اپنے تمام اعضا سے پیالہ پیدا کرتا ہے اور پی جاتا ہے (روغن کو شمع جذب کرتی رہتی
ہے) یعنی عشق الہی جو دماغ مین بھرا ہوا ہے یہی بیدل کی شراب ہے اُس کو دوسری
شراب کی ضرورت نہین۔

نکتہ تقوے اہل دنیا منحصر است دامن از لوث ظاہر چیدین بانضباط صوم وصلوۃ۔
و تقوی اہل عقبی منع نفس از شغل مناہی بطلب درجات مزیات - و تقوے اہل
اللہ باز داشتن دل از خطرات اسماء و صفات بپاس ناموس تنزہ ذات۔

حل اہل دنیا کا تقوی دامن کو ظاہری ناپاکی سے بشرائط پابندی صوم و صلوۃ کے
ساتھ بچانے پر منحصر ہے اور اہل عقبی کا تقوے نفس کا روکنا منہیات سے واسطے طلب
کرنے درجات مزدوری کے ہے اور اہل اللہ کا تقوے دل کا باز رکھنا اسماء اور
صفات الہی سے واسطے نگہبانی ناموس پاکی ذات کے ہے یعنے اُن کا مطلوب جناب

باری کی ذات بحث ہے سہ

ہان گرچہ لنشار دشنگاہ نو رساست | از ہر چہ بجز او ست رنج مخمور بہاست
اے ذات پرست از فضولی بگذر | اللّٰہی سا رحیم و رحمان چہ بلاست

حل اگرچہ تیری دشنگاہ کا نشہ رسا ہے لیکن بجز ذات الٰہی کے جو کچھ ہے مخموری کسل کی تکلیف ہے، اے ذات پرست فضولی صفات سے درگذر جو شخص اللّٰہی (خداادا) ہے اس کے لئے رحیم و رحمان کیا بلا ہے یعنی جب ذات تک رسائی ہوگئی تو صفات تک رسائی خود بخود ہوجاوے گی کیونکہ صفات تابع ذات ہین

نکتہ فضل حق نعمتے است بیحساب۔ کجا ا تنبارہ تا غنیمتش شمارند و فیض ازل حسنے است بے نقاب۔ کو چشم تا مژہ بردارند۔

حل خدا تعالیٰ کا فضل ایک بیحساب نعمت ہے ہمکو اتنی بھی تمیز نہین کہ اسکو غنیمت دلوٹ، گن سکین کیونکہ لوٹ کی بھی آخر انتہا ہے اور فیض ازل ایک بے نقاب حسن ہے مگر آنکھ کہان کہ پلک اٹھا کر دیکھین سہ

انبیا عمرے نفسہا در تردد سوختند | کین حقیقت نا فلان شاید بجود محرم شوند

حل انبیا نے مدت تک اپنے نفس کو اس تردد مین جلایا (کوشش کی) کہ یہ لوگ جو حقیقت سے غافل ہین محرم حقیقت ہو جائین سہ

در عبادتہا است یکسر عرض ترکیب سجود | تا درین صورت دمے سوے گریبان خم شوند

حل عبادتون مین تمام ترکیب سجود موجود ہین تاکہ اس صورت مین ایک دم اپنے گریبان کی جانب جھکین یعنی خدا دل مین موجود ہے عبادت سے یہ غرض ہے کہ غور و فکر کرین مراد وفی انفسکم افلا تبصرون ہے سہ

سعی ناموس کرم مصروف این شغل است و بس | کاین خران بیرون جہند از غول و آدم شوند

حل ناموس کرم کی سعی صرف اسی کام مین مصروف ہے کہ یہ گدہے غول بیابانی بننے سے باہر نکلین اور آدمی ہون کیونکہ انبیا ر تو وحشیون کو انسان بنانے ہی کے لئے مبعوث ہوتے ہین

تمام شوقیم لیک غافل کہ دل براہ کہ منجر امد | جگر بداغ کہ سے نشیند نفس بآہ کہ میچر امد

حل ہم لوگ بہتن شوق ہین لیکن اس امر سے غافل ہین کہ دل کسکی راہ مین

جا رہا ہے جگر کس کے داغ مین بیٹھتا ہے سانس کسکی آہ مین جلتی ہے یعنی سب اپنے اپنے خیال مین ایک خدا ہے واجب الوجود کے قائل اور اوس محبوب ازل کے عاشق ہین لیکن اون کو ماہیت بالکنہ معلوم نہین کہ محبوب حقیقی کیسا ہے اور کیا ہے -

اگر نہ رنگ از گل تو دارد بہار موہوم ہستی ما　　بپردہ چاک این نہا فروغ ماہ کہ میخرامد

حل اگر بہار موہوم ہستی کی بہار تیرے پہول (حسن) سے رنگ نہین رکہتی تو اس کتان (اسی ہستی موہوم) کے چاک کے پردے مین کو نسے چاند کی روشنی لہلہا رہی ہے - یعنی ہر رنگ مین تیرا ہی جلوہ ہے -

غبار ہر ذرہ میفروشد بحیرت آئینہ تپیدن　　رم غزالان این بیابان بیک نگاہ کہ میخرامد

حل اس جنگل کے ہرنون کا رم کسکی نگاہ کے عشق مین جا رہا ہے کہ ہر ذرہ کا غبار حیرت مین تڑپنے کا آئینہ فروخت کر رہا ہے یعنے غزالون کے رم ہی مین تپیدن نہین بلکہ انکے رم سے جو غبار پیدا ہوا ہے اس کے ہر ذرے نے آئینہ کے تڑپنے کی دوکان کہول رکہی ہے - آئینے مین حیرت ہوتی ہے جو سکون کا مقتضی ہے مگر معشوق کی نگاہ کا یہ اثر ہے کہ ہر ذرہ با وصف حیرت کے تپیدن کا آئینہ بنا ہوا ہے یعنی ایسا آئینہ فروخت کرتا ہے جس مین تپیدن کی مجسم صورت نظر آتی ہے - نزاکت پسند ناظرین سمجہین گے -

ز رنگ گل تا بہار سنبل شکستہ دارد دماغ نازے　　درین گلستان بناز امروز کج کلاہ کہ میخرامد

حل رنگ گل سے لیکر بہار سنبل تک کے دماغ ناز مین شکست ہے یعنے اب کسی کو اپنے رنگ و بو پر ناز کرنے کا دماغ نہین رہا - سب کے حوصلے پست ہوگئے ہین مین نہین جانتا اس گلستان مین کس کا کجکلاہ (معشوق) محو خرام ناز ہے - معشوق کی ٹیڑہی (شکستہ) کلاہ نے سب کا ناز شکست کر دیا ہے -

اگر امید فنا نباشد نوید آفت زدا ہستی　　باین سر و برگ خلق آوارہ در پناہ کہ میخرامد

حل اگر فنا کی امید آفات ہستی کی دور کرنے والی نوید نہین تو مخلوق اس سامان کے ساتہ کسکی پناہ مین چل رہی ہے یعنے دنیا مین طرح طرح کی آفتین مخلوق اس سہارے پر جہیل رہی ہے کہ مر کر انسے نجات ملے گی -

نگہہ بہر جا رود چو شبنم ز شرم میاندآب گردد — اگر بداند کہ بےمحابا بجلوہ گاہ کہ میخرامد

حل اگر نگاہ کو یہ معلوم ہو جائے کہ میں کسکے جلوہ گاہ میں جا رہی ہُون تو جہان کہین جائے شبنم
کی طرح پانی ہو کر بہ جائے یعنی نگاہ کو یہ بات معلوم نہین کہ مین شاہد حقیقی کے جگر گداز
جلوے کی تاب نہین لا سکتی۔

بہر زہ در پردہ من و ما غرور اوہام پیش بردی — نگشتی آگہ کہ در دماغت ہوائے جاہ کہ میخرامد

حل بیہودہ من و ما دنیا کے پردے مین غرور اوہام کو آگے آگے لئے جاتا ہے تو اب
تک خبردار نہین ہوا کہ تیرے دماغ مین کسکے مرتبہ (ہوئیت) کی ہوا لہلہا رہی ہے یعنی دماغ تو
اسی لئے ہے کہ اس مین حجاب لوجود کے مرتبہ وحدت کی ہوا سمائے لیکن تو غرور اوہام مین مبتلا ہے اور یہ
نہین سمجھتا کہ دماغ مین کیا شئے بھری ہوئی ہے

ز اوج افلاک گر نداری حضور اقبال بےنیازی — نفس بجیب غبار دارد ہمین سیاہ کہ میخرامد

حل اگر تجھے اوج افلاک سے اقبال بےنیازی کا حضور کا حاصل نہین یعنی تو اپنی بلند فطرتی
سے دنیا و ما فیہا سے بےپروا ہو جانے کو قبول نہین کرتا تو تیری سانس اپنی جیب
غبار مین یہی سیاہ رکھتی ہے جو تیرے سامنے جا رہی ہے یعنی سانس کی آمد و رفت زندگی
بالکل فضول ہے۔ غبار مین ذرون کے سوا کیا دھرا ہے سانس کے چلنے کو غبار سے
تشبیہ دی ہے۔ لیکن قافیہ غلط ہو گیا ساری غزل مین قافیہ مضاف ہے مگر اس شعر
مین یاء موصول کے ساتھ واقع ہوگا یعنی (سیاہ ہے کہ میخرامد) ورنہ شعر بےمعنی ہوگا۔
ناظرین غور سے سمجھین۔

مگر ز چشمش غلط نگاہی رسد بفریاد ما ہا بیدل — وگرنہ آن برق بےنیازی بہ گیاہ کہ میخرامد

حل معشوق کی آنکھ سے غلط نگاہی بیدل کی فریاد کو پہنچے تو پہنچے ورنہ وہ برق بےنیازی
کسکی گھانس پر جاتی ہے یعنے بیدل ہرچند چاہتا ہے کہ معشوق کی برق نگاہ اسکے
سبزہ زار ہستی کو جلا سکے مگر وہ بےپروا ہے کبھی غلط نگاہی سے نگہ عمداً متوجہ
ہو جائے تو ہو جائے۔

علمیکہ سر بہوا ز ہم از ہمہ پیکرت بدر آورد — نہ چو جنون ہزار سر قدم از سرت بدر آورد

حل عشق کا وہ جھنڈا جو سر بہوا ہے اور خم ہے وہ تجھکو ہستی کی تمام پیکر یعنی ہستی فانی سے
باہر نکالکر ہستی حقیقی مین لے آئے گا۔ نہین بلکہ جنون بالون کی طرح ہزار سر کے ساتھ تیرے

سرسے قدم باہر نکالیگا۔ قاعدہ ہے کہ جب کسی معرکہ یا کارزار کے لئے جھنڈا کھڑا کیا جاتا ہے
تو لوگ جوق درجوق جوشان وخروشان چارطرف سے نکلکر جھنڈے کے نیچے جمع ہوجاتے ہین اور
سب پر ایک جنون کی سی حالت طاری ہوتی ہے مصرعہ اولے مین علمیکہ موصوف اور سر
بہوا خم اُس کی صفت اور حرف ربط یعنی است محذوف ہے۔ یہ موصوف صفت مبتدا اور از ہم
پیکرت بدر ہوردخبر ہے اور بدر آورد کا فاعل علم اور مفعول پیکرت کی تا مخاطب ہے اور
دوسرے مصرعہ مین جنون بدر آورد کا فاعل اور قدم مفعول ہے - بہت ٹیڑہی ترکیب ہے
عالی نظر ناظرین تعمق سے سمجھین۔

بگذر ز شیوۂ علم وفن بدر میکدہ بوسہ زن   کہ ز قید عالم وہم وظن بدو ساغرت بدر آورد

حل علم وفن کے شیوہ سے گزر اور پیر میکدہ (شیخ طریقت) کے دروازہ پر بوسہ دے تاکہ تجھے
شراب معرفت کے دو ہی پیالے پلاکر وہم وظن (عالم امکان) کی قید سے باہر لائے

بقبول درد طلب سبب کہ غرور چرخ جنون نسب   بدریکہ خواہدت از ادب بہمان درت بدر آورد

حل درد عشق الٰہی کے لئے سبب ڈھونڈھ کیونکہ آسمان کا غرور جو جنون حسب ہے یعنی اس
کی اصلیت ہی جنون ہے (ہمیشہ مجنون کی طرح گردش مین رہتا ہے) جس دروازہ سے
تجھے نہایت ادب کے ساتھ بلالیگا اسی دروازہ سے ذلت کے ساتھ نکالیگا۔

ز خیال الفت خانمان بدر آ کہ شحنۂ امتحان   نفسے اگر دہدت امان دم دیگرت بدر آورد

حل گھربار کی الفت کے خیال سے باہر آ کیونکہ شحنۂ امتحان اگر تجھے ایک دم امن دیگا تو دوسرے دم امن سے
باہر نکالدیگا۔ ممتحن کا یہی قاعدہ ہے کہ کبھی پاس کرتا ہے کبھی فیل کرتا ہے۔ ان ہذا لہو البلاء المبین
تحقیق یہ دنیا ایک کھلا امتحان ہے۔

بوفار اگر نہ سبکسری حذر از غرور ہنروری   کہ مبادا خفت لاغری گہرت بدر آورد

حل اگر تو باوصف حصول جاہ وعزت کے سبکسر نہین یعنی اسکو سبک نہین بلکہ بہاری چیز سمجھتا ہے
تو ہنروری (کمال) کے غرور سے بچ یعنی مغرور نہو ایسا نہ ہو کہ جب تجھے لاغری کے باعث خفیف
ہونا پڑے تو وہ خفت تیرے جوہر کمال کی رگ کو باہر نکالدے یعنی تجھے ذلیل کردے کیونکہ
زمانہ کی حالت یکسان نہین رہتی۔

اثر وفا نہ بہ دلقا بخمار نشۂ مدعا   نگہے کہ گردش رنگ خط ساغرت بدر آورد

حل عاشقون کی وفا کا اثر نشۂ مدعا کے خمار (طلب یا کسل) کو مداومت نہین دیتا یعنی محض

وفا سے مدعا حاصل نہیں ہوتا - آخر عاشق کہانتک وفا کریں - پس اے ساقی تو ایک مخمور نگاہ سے دیکھ کہ ہماری گردش رنگ (تبدل حالت) تیرے ساغر کا خط نکالدیگی یعنی پھر تجھے مقررہ خط شراب تک بھر کر ساغر دینے کی ضرورت نہ ہوگی -

زطواف کعبہ کہ میرسد بحضور مقصد آرزو — من و سجدۂ پس زانوے کہ سر از در بدر آورد

حل کعبہ کے محض طواف سے کون مقصد آرزو کے حضور پہنچ سکتا ہے یعنی کسکو حضوری مقصد حاصل ہوسکتی ہے پس میں ہوں اور سجدۂ پس زانو (مراقبہ) ہے (جب انسان مراقب ہو کر بیٹھتا ہے تو زانو آگے رہتا ہے اور سر پیچھے) یہی سجدہ تیرے دروازے سے سر باہر نکالتا ہے یعنی مراقب ہونیسے سجدۂ در حاصل ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ کجا طواف اور کجا سجدہ - طواف سے سجدہ افضل ہے کیونکہ وہ تقرب کا باعث ہے -

نہ بہ تامل انس و جان لطافت بدنت نشان — مگر آنکہ جامۂ رنگ ما عرق از بدنت بدر آورد

حل جن و انس کیسا ہی تامل کریں مگر تیرے بدن کی لطافت کا ان کو نشان نہ ملیگا اگر تو ہمارے رنگ رخ کا جامہ پہنے تو تیری بغل عرق پیدا کریگا یعنی تیرا بدن اس قدر نازک اور لطیف ہے کہ عشاق کے جامۂ رنگ سے عرق آجائے گا - بس تیرے بدن کی لطافت کا یہی نشان ہے

بہ بضاعت ہوس آنقدر مکشا دکان فضولیت — کہ چو رنگ باختہ وسعت بغلت ز برت بدر آورد

حل ہوس کی پونجی سے فضولی (بیہودگی یا لہو ولعب) کی دوکان اس قدر نہ کھول یعنی ہوا و ہوس میں اس قدر نہ اڑ کہ رنگ باختہ (رنگ پریدہ) کی طرح تیری بغل سے پر کی وسعت (طاقت) ہی باہر لے آئے - یعنی تجھ میں اڑنے کی قوت ہی نہ رہے کیونکہ فضول کام کا انجام نہایت برا ہوتا ہے (حضرت بیدل کے کلام میں رنگ کا خرچ زیادہ ہے -

من بیدل از خم طرہ ات بکجا روم کہ سپہرہم — سر خود بخواب عدم نہد کہ ز حیرت بدر آورد

حل میں بیدل تیرے طرہ کے خم سے کہاں پناہ ڈھونڈوں جبکہ آسمان بھی خواب عدم میں ہو کر چاہتا ہے کہ کسیطرح اپنا سر تیرے خم طرہ کے حلقے سے چھڑائے یعنی آسمان بھی تیرے طرۂ زلف کا اسیر ہے تو بیدل کی کیا حقیقت کہ اس سے رہائی پاسکے -

مکتہ ساز حقیقت از دست مجاز پریشان بے اصول کہ بنگاہ صد محشر فریاد ہست حسن معنی از نگاہ لفظ آشنایان بے ادراک غبار آلود یک عالم بیداد -

سر سے قدم باہر نکالیگا۔ قاعدہ ہے کہ جب کسی معرکہ یا کارزار کے لئے جھنڈا کھڑا کیا جاتا ہے
تو لوگ جوق درجوق جوشاں وخروشاں چار طرف سے نکلکر جھنڈے کے نیچے جمع ہوجاتے ہیں اور
سب پر ایک جنون کی سی حالت طاری ہوتی ہے مصرعہ اولے ہیں علمیکہ موصوف اور سر
بہوا خم اس کی صفت اور حرف ربط یعنی است محذوف ہے۔ یہ موصوف صفت مبتدا اور از سر
بیکرت بدر رہ آورد خبر ہے اور بدر آورد کا فاعل علم اور مفعول بیکرت کی تا مخاطب ہے اور
دوسرے مصرعہ میں جنون بدر آورد کا فاعل اور قدم مفعول ہے۔ بہت ٹیڑھی ترکیب ہے
عالی نظر ناظرین تحقیق سے سمجھیں۔

بگذر ز شیوۂ علم و فن در پیر میکدہ بوسہ زن　　کہ ز قید عالم وہم و ظن بدو ساغرت بدر آورد
حل علم وفن کے شیوہ سے گزر اور پیر میکدہ (شیخ طریقت) کے دروازہ پر بوسہ دے تاکہ تجھے
شراب معرفت کے دو ہی پیالے پلاکر وہم وظن (عالم امکان) کی قید سے باہر لائے

بقبول درد طلب سبب کہ غرور چرخ جنون حسب　　بدریکہ خواندت از ادب بہمانت بدر آورد
حل درد عشق الہی کے لئے سبب ڈہونڈھ کیونکہ آسمان کا غرور جو جنون حسب ہے یعنی اس
کی اصلیت ہی جنون ہے (ہمیشہ مجنون کی طرح گردش میں رہتا ہے) جس دروازہ سے
تجھے نہایت ادب کے ساتھ بلالے گا اسی دروازہ سے ذلت کے ساتھ نکالیگا۔

ز خیال الفت خانماں بدر آ کہ شحنۂ امتحان　　نفسے اگر دہدت اماں دم دیگرت بدر آورد
حل گھربار کی الفت کے خیال سے باہر آ کیونکہ شحنۂ امتحان اگر تجھے ایک دم امن دیگا تو دوسرے دم امن سے
باہر نکالدیگا۔ ممتحن کا یہی قاعدہ ہے کہ کبھی پاس کرتا ہے کبھی فیل کرتا ہے۔ ان ہذا لہو البلاء المبین
تحقیق یہ دنیا ایک کھلا امتحان ہے۔

بوقار اگر نہ سبکسری حذر از غرور ہنروری　　کہ مبادا خفت لاغری رگ جوہرت بدر آورد
حل اگر تو با وصف حصول جاہ وعزت کے سبکسر نہیں یعنی اسکو سبک نہیں بلکہ بھاری چیز سمجھتا ہے
تو ہنروری (کمال) کے غرور سے بچ یعنی مغرور نہ ہو ایسا نہ ہو کہ جب تجھے لاغری کے باعث خفیف
ہونا پڑے تو وہ خفت تیرے جوہر کمال کی رگ کو باہر نکالے یعنی تجھے ذلیل کردے کیونکہ
زمانہ کی حالت یکساں نہیں رہتی۔

اثر وفا نہ بد لقا بخمار تشنۂ مدعا　　نگہے کہ گردش رنگ ما خط ساغرت بدر آورد
حل عاشقوں کی وفا کا اثر تشنۂ مدعا کے خمار (طلب) بالکل (کو مداومت) نہیں دیتا یعنی عشق

وفا سے مدعا حاصل نہیں ہوتا - آخر عاشق کہاں تک وفا کریں - پس اے ساقی تو ایک مخمور نگاہ سے دیکھ کہ ہماری گردش رنگ (تبدل حالت) تیرے ساغر کا خط نکالدیگی یعنی پھر تجھے مقررہ خط شراب بھر کر ساغر دینے کی ضرورت نہ ہوگی -

ز طواف کعبہ کہ میرسد بحضور مقصد آرزو من و سجدۂ پس زانوے کہ سراز دربدر آورد

حل کعبہ کے محض طواف سے کون مقصد آرزو کے حضور پہنچ سکتا ہے یعنی کسکو حضوری مقصد حاصل ہو سکتی ہے پس میں ہوں اور سجدۂ پس زانو (مراقبہ) ہے (جب انسان مراقب ہو کر بیٹھتا ہے تو زانو آگے رہتا ہے اور سر پیچھے) یہی سجدہ تیرے دروازے سے سر باہر نکالتا ہے یعنی مراقب ہو نیسے سجدۂ در حاصل ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ کجا طواف اور کجا سجدہ - طواف سے سجدہ افضل ہے کیونکہ وہ تقرب کا باعث ہے -

ندہد تامل انس و جان ز لطافت بدنت نشان مگر آنکہ جامۂ رنگ ما عرق از برت بدر آورد

حل جن و انس کتنا ہی تامل کریں مگر تیرے بدن کی لطافت کا ان کو نشان نہ ملیگا اگر تو ہمارے رنگ رخ کا جامہ پہنے تو تیری بغل سے عرق پیدا کریگا یعنی تیرا بدن اس قدر نازک اور لطیف ہے کہ عشاق کے جامۂ رنگ سے عرق آجائے گا - پس تیرے بدن کی لطافت کا یہی نشان ہے

بضاعت ہوس آنقدر مکشا دکان فضولیت کہ چو رنگ باختہ وسعتت ز برت بدر آورد

حل ہوس کی پونجی سے فضولی (بیہودگی یا لہو ولعب) کی دوکان اس قدر نہ کھول یعنی ہوا و ہوس میں اس قدر نہ آ کہ رنگ باختہ (رنگ پریدہ) کی طرح تیری بغل سے تیری وسعت (طاقت) ہی باہر لے آئے - یعنی تجھ میں آڑنے کی قوت ہی نہ رہے کیونکہ فضول کام کا انجام نہیں اچھا ہوتا ہے (حضرت بیدل کے کلام میں رنگ کا خرچ زیادہ ہے -

من بیدل از خم طرہ ات بکجا روم کہ بہ ہم سر خود بخواب عدم نہد کہ ز چنبرت بدر آورد

حل میں بیدل تیرے طرہ کے خم سے کہاں پناہ ڈھونڈوں جبکہ آسمان بھی خواب عدم میں ہو کر چاہتا ہے کہ کسیطرح اپنا سر تیرے خم طرہ کے حلقے سے چھوڑائے - یعنی آسمان بھی تیرے طرۂ زلف کا اسیر ہے تو بیدل کی کیا حقیقت کہ اس سے رہائی پاسکے -

بکشد سازِ حقیقت از دست مجاز پریشان بجز اصول کہ نگاہ صد محشر فریاد است و حسن حتی از نگاہ لفظ آشنایان پیے ادراک غبار آلود یک عالم بیداد -

حل حقیقت کا ساز مجاز پرستون کے ہاتھ سے جو بالکل بے اصول ہین فریاد کے سو مختصر کا
کہین نگاہ بنا ہوا ہے یعنی وہ چیختا اور غل مچاتا ہے کہ مین کن نا اہلون کے ہاتھون مین جا پڑا -
اور معنی کا حسن اون لوگون کی نگاہ کی بدولت جو محض لفظ آشنا ہین اور مطلق ادراک
نہین رکھتے ایک عالم بیداد گزشتہ بیداد سے غبار آلودہ یعنی تہ نشین ہو رہا ہے کہ کن
نالائقون نے مجھے دیکھا -

دیدۂ بر کشود و ناہ بر و ست تحقیق — خلق اگر حملہ غبار است فراہم نکنند

حل خدا اسے آنکھ نے جس آنکھ کو رستے تحقیق پر کھولا ہے تحقیق کا نور عطا کیا ہی
اگر تمام خلق سہت غبار پہنچائے گی تو اوس کی پلک نہ جھپکیگی ... یعنی وہ آنکھ ماسوا
کی طرف نہ دیکھے گی -

آلنس یکتائی اگر عرض دہد رنگ وفاق — طبعہا از اثر وہم دوئی رم نکنند

حل اگر یکتائی وجود حقیقی کا اوس موافقت کا رنگ پیش کرے تو طبیعتین وہم دوئی
کے اثر سے اوس موافقت سے نہ بھاگین یعنی سب متحد ہو کر وحدۃ الوجود کے رنگ
مین رنگی جائین -

ذات دانستن و انکار صفت نادانیست — آشنائے تو چرا سجدہ بہ بت ہم نکنند

حل ذات کو جاننا اور صفت سے انکار کرنا نادانی ہے کیونکہ تمام عالم اوسی کی
صفات حسنہ کی تصویر ہے پس اسے محبوب حقیقی جو شخص تیرا آشنا ہے
وہ بت کو کیون سجدہ نکرے کیونکہ اسمین بھی تو تیری ہی صفات حسنہ یا صفت
وجود موجود ہے -

گر ز محراب الیقین بوئے حضوری داریم — تاب زنار چرا گردن ما خم نکنند

حل اگر ہم محراب الیقین سے حضوری کی بو آنے کا یقین رکھتے ہین تو زنار کی تاب و پیچ
کیون ہماری گردن خم نکرے - یعنی زنار کو بھی تسلیم کرنا چاہیے کیونکہ وہ بھی نماز
بندون کے نزدیک حضوری اور تقرب کا باعث ہے جیسا محراب مین خم ہے ویسا ہی
زنار کی پیٹ مین بھی خم ہے

گفتہ اند بزرگے پرسید کہ چہ مصلحت است کہ درویشان در ہیچ حالت با نیکان و بدان
کار ندارند و نیز باوجود ریاضت دامن آزار مردم از دست نمیگذارند فرمود موم

را بگرمی نفس از ہم گداختن ہست و آہن را از آتش تیز بہ نرمی پرداختن درویشان درد دل
دارند اگر نفس کشند صرفۂ عافیت نمی بینند و بداغ حیرتے ساختہ اند کہ اگر مژہ برہم
زنند جز رگ از جگر نمے چینند۔ پاے آبلہ دار ہرچند مقیم دامن باشد اندیشۂ خارش
گریبان گیر ہست و پہلوے بیمار آنکہ بر بستر گل تکیہ زند از الم کوفتگی ناگزیر بحکم ناتوانی
فریادشان از نگاہ ممتاز نیست تا زحمت گوش تواند پسندید و لیکن ناپیدائی غبار
شان بر صدا نچپیدہ تا تکلیف بینشے تواند رسید صلح کل ودیعت عجز ست
در طبع ایشان گذاشتہ و متانت رشتۂ رعونتے در مزاج زہاد کاشتہ۔ نرمی طینت در
ترک فضولی ناچار است و درشتی طبع در خراش دلہا بے اختیار۔

حل ایک بزرگ سے پوچھا یہ کیا مصلحت ہے کہ درویش لوگ کسی حالت مین مخلوق
کے نیک و بد سے کام نہین رکھتے اور زاہد لوگ باوجود ریاضت کے انسانون کے آزار
پہنچانے کا دامن ہاتھ سے نہین چھوڑتے یعنی لوگون کو تکلیف دیتے ہین اُس بزرگ نے
جواب مین فرمایا موم کا کام سانس کی تھوڑی سی گرمی مین پگھلنا اور لوہے کا کام
تیز آگ مین بھی نرم نہ ہونا ہے درویش درد دل رکھتے ہین اُن کو نفس کشی مین عافیت
نظر نہین آتی کیونکہ جیسکے دل مین درد ہے وہ کشش سے احتراز کریگا اور انہون نے ایسے
داغ حیرت سے موافقت کی ہے کہ اگر ذرا پلک جھپکین (حیرت مین آنکھین کھلی رہتی ہین)
تو گداز دل و تکلیف کے سوا کچھ حاصل نہ کرینگے یعنی پلک جھپکنے سے انکو تکلیف ہوگی آبلہ دار
پاؤن اگرچہ دامن مین لپٹا ہو مگر کانٹون کا اندیشہ دامنگیر رہے گا یعنی تکلیف بہر نہج رہیگی
اور بیمار باوصف اسکے کہ پھولون کے بستر پر تکیہ لگائے مگر کوفت کی تکلیف ضروری ہے۔
ناتوانی کے حکم سے ان کی فریاد نگاہ سے ممتاز نہین یعنی جیسی نگاہ مین خاموشی ہے ایسی
ہی ان کی فریاد مین خاموشی ہے دونون مین کچھ فرق نہین وہ اپنی فریاد سے کسی کے
کان کو تکلیف دینا پسند نہین کرتے اور انہون نے اپنے کو فنا کر دیئے ہین ایسی
سعی کی ہے کہ انکا غبار آواز پر نہین لپٹا تاکہ کسیکو دیکھنے کی تکلیف پہنچے۔ عجز و فروتنی
نے اُن کی طبیعت مین صلح کل کو امانت بنا کر چھوڑ رکھا ہے اور متانت نے رعونت
کا ریشہ زاہدون کے مزاج مین بو دیا ہے۔ فضولیات کے ترک کر دینے مین
طینت کی نرمی کا ہونا ضرور ہے اور طینت کی سختی دلون کو تکلیف پہنچانے مین بے اختیار۔

ہے یعنی ضرور تکلیف پہنچائے گی۔

درویش کہ وضع طینتش مغلوبی است * چون موے میان ضعیفئش محبوبی است
ترا ہمہ گر ذکر خدا ساز کند / از طبع درشت سبحہ اش دلکوبیست

حل درویش جس کی طینت مغلوب یعنی عاجز ہونے کیلیے وضع کیگئی ہے معشوق کے موے میان کی طرح اُس کی ضعیفی (لاغری) محبوبی ہے یعنی جس قدر لاغر اور ضعیف ہوگا اُسیقدر جناب باری مین محبوب ہوگا۔ برخلاف درویش کے زاہد اگر رات دن خدا کا ذکر اُلاپے مگر چونکہ اُس کی طبع سخت ہے یعنی اُس مین درد نہین لہذا اوسکی تسبیح دلکوبی ہوگی یعنی لوگو کو ضرور تکلیف دیگا۔

لبطراز دامن نازہ او چہ ز خاکساری ما رسد / نزد آن بہ بلندی کہ ز گرد سرمہ دعا رسد

حل معشوق کے دامن ناز پر ہماری خاکساری سے کیا شئے پہنچ سکتی ہے اُسکی مژہ ایسی بلندی پہ نہین کہ سرمہ کی گرد سے دعا پہنچ سکے یعنی ہم خاکساری سے سرمہ بنگئے ہین اور چاہتے ہین کہ اُس کی مژہ تک پہنچین مگر وہان تک سرمہ کی رسائی تو کیا خاک ہمارے گرد سرمہ کی دعا بھی نہین پہنچ سکتی حق یہ ہے نازکخیالی مین حضرت بیدل فرد ہین۔

تگ و پوے بیہدہ یکقلم در انفعال ہوس نزد / بمحیط میرسدم شنا عرقے اگر بحیا رسد

حل بیہدہ تگ و پو (لہو و لعب) نے دم بھر بھی ہوس نفس کے شرمندہ ہونے کا دروازہ نہ کھٹکھٹایا (دم بھر کو بھی ہوس نفسانی شرمندہ نہ ہوئی)۔ اگر حیا سے کچھ بھی عرق آجاتا تو مین یہ سمجھتا کہ دریا میں تیر رہا ہون۔ ڈوب مرنے کو چلو ہی کافی ہوتی۔)

نفشار تنگی این قفس چو حباب غنچہ نشستہ ام / پر صبح میکشم از بغل ہمہ گر نفس بہوا رسد

حل مین اس قفس (دنیا یا زیست) کی تنگی کے فشار مین حباب غنچہ کی طرح بیٹھا ہوا ہون یعنی فنا ہو جانا چاہتا ہون کیونکہ حباب غنچہ کا فنا ہو جانا کھلنا ہے ایسے مین صبح کا پر اپنی بغل سے نکالتا ہون بشرطیکہ سانس ہوا تک پہنچ سکے کیونکہ اُڑنا بغیر ہوا کے ممکن نہین مطلب یہ ہے کہ قفس نے مجھے ایسا تنگ و بار کیا ہے کہ سانس تک نہین لے سکتا اور قاعدہ ہے کہ کلیان صبح کے وقت ہوا سے کھلتی ہین مگر جب سانس کو ہوا ہی نہین ملتی تو کیا کھلینگی یعنی مین دنیا یا زیست سے اس قدر تنگ آ گیا ہون اگر نہین مرتا۔ نزاکت پسند ناظرین تمام پہلوؤن پر غور کر لینگے۔

تو نزاکت کا لطف اُٹھائینگے۔

ز خمار فرصت پریشان نہ بہار دانم و نے خزان ہمہ جا است نشہ بشرط آنکہ دماغہا بوفا رسد

حل فرصت جو ہر وقت اُڑنے کے لیئے پر پھڑپھڑاتی ہے مین اُسکے خمار مین نہ بہار کو جانتا ہون نہ خزان کو یعنی دنیا مین فرصت کم ہے۔ عشق کا نشہ سب جگہ موجود ہے مگر شرط یہ ہے کہ دماغ پورے طور پر رسا ہون۔ یعنی بیہوشی کا وقت موسم بہار ہی نہین بلکہ ہر وقت ہے مگر فرصت اور دماغ صالح چاہیئے حالانکہ دنیا مین انہین دونون کی کمی ہے۔

نہ زمین بساط غبار ما نہ فلک شبیل بخار ما بسراغ گرد نفس کسے بکجا رسد کہ بما رسد

حل نہ زمین ہمارے غبار کا فرش ہے نہ آسمان ہمارے بخار کی دلیل ہے گرد نفس کے سراغ سے کوئی کہان تک پہنچیگا جو ہم تک پہنچ سکے یعنی ہم ایک ہستی معدوم ہین۔ سانس جو خاکساری سے فنا ہوکر خاک ہوگئی ہے محض اُسکی گرد سے کوئی ہمارا سراغ نہین لگا سکتا۔

دل بینوا بکجا برد غم تنگدستی و مفلسی مژہ برہم آور و رم از حیا کہ برہنہ لقبا رسد

حل دل بینوا تنگدستی اور مفلسی کا رونا کسکے آگے رووے بین حیا سے اپنی پلکین جھپکا لون برہنہ کیواسطے بس یہی قبا ہوجائیگی۔

بگشاد دست کرم قسم کہ درین زمانہ پر ستم نرسد بہ تہمت بستگی در بیکنان بگدا رسد

حل دست کرم کے کھلنے کی قسم ہے کہ موجودہ پرستم زمانہ مین جس دروازہ سے گدا کو روٹی پہنچتی ہے اُسپر بند ہونے کی تہمت نہین لگ سکتی یعنی وہ بند نہین ہوتا وہ دروازہ کیا ہے وہی رازق برحق کا دست کرم۔

مگذر ز خاصیت سخا کہ سحاب مزرعہ و فا بفتادگی شکند عصا کہ فتادہ را بعصا رسد

حل کسی حالت مین سخاوت کی خاصیت سے نگذر ابر کو دیکھ کہ کھیتی پر گرکر اپنا عصا توڑ ڈالتا ہے تاکہ دوسرے گرے ہوئے (شجر) عصا تک پہنچین یعنی ابر اپنے کو اس لیئے کھیتی پر گراتا ہے کہ درخت اُگین اور بڑہین اور اُنکو قوت نامیہ کا عصا ملے جب افتادگی کی حالت مین ابر کی یہ کیفیت ہے تو جو انسان توانا اور صاحب استطاعت ہے اُسکو اپنی سخاوت سے افتادون اور عاجزون کو کس قدر سہارا دینا چاہیئے۔

ابر گر کر پھر نہیں اٹھتا مگر اپنے گرنے سے اوروں کو اٹھاتا ہے بیٹھتا لگاتار مسلسل برسنا
گویا اسکا عصا در ہے ۔

بدعا کہ لب عاجزان نکشودہ در امتحان کز آبیاری یک نفس سحر بہ نشو و نما رسد

حل عاجزوں (اہل اللہ) کے لب سے دعا حاصل کرنے کا تو نے کبھی امتحان نہیں کیا ان میں وہ قوت ہے کہ ایک سانس کی آبیاری سے سحر کو نشو و نما دیتے ہیں یعنی ہر قسم کی تاریکی دور کرسکتے ہیں

بکمین جہد تو خفتہ است اثر ندامت عاجزی مدد آنقدر بہ رہ ہوس کہ بخواب آبلہ پا رسد

حل تیری جد و جہد جو منزل معشوق تک پہنچنے میں صرف ہو رہی ہے اوس کی کمین گاہ میں ندامت عجز کا اثر سوتا ہے جو منزل تک پہنچنے کا مانع ہے تو اب راہ ہوس میں اتنی ہی مدد کر کہ آبلہ پا دوہی جد و جہد جو اپنی عاجزی سے نادم ہے) اگر عالم بیداری میں منزل معشوق تک نہیں پہنچ سکتا تو خواب ہی میں پہنچ جائے یعنی انسان خدائے تعالیٰ کی کنہ حقیقت تک پہنچنے میں عاجز ہے صرف خواب و خیال کے ذریعے سے بمشکل پہنچ سکتا ہے ۔ اللہ اللہ کس قدر نزاکت اور پیچیدگی ہے ۔

بقبول آن کف نازنین کہ کند شفاعت خون من در صبر میزنم آنقدر کہ بہار رنگ حنا رسد

حل کون شفاعت کرسکتا ہے کہ معشوق کا دست نازک میرے خون کو قبول کرے یعنی میں اسکے ہاتھ سے قتل ہوں ۔ اب میں اتنی مدت تک صبر کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہوں (صبر کروں) کہ رنگ حنا کی بہار آجائے اور معشوق حنا کے عوض میرے خون سے اپنے ہاتھ لال کرے یعنی رنگ حنا ہی میرا شفیع ہوسکتا ہے ۔

سر رشتہ طرب آگہان بہار می کشد از چمن چو خیال بیدل اگر کسی ز تو نگذرد بخدا رسد

حل جو لوگ کہ عارفان اور اہل اللہ طرب حقیقی سے آگاہ ہیں آن کی سر رشتہ حصول طرب چمن سے بہار مینوشی کی جانب کھینچ لیتا ہے کیونکہ بہار میں مینوشی کا لطف ہوتا ہے پس اے شیخ یا مرشد جو شخص بیدل کے خیال کی طرح تیری محبت سے نگزریگا یعنی تیرا ہی ہو رہیگا وہ بالضرور خدا تک پہنچ جائیگا یا اے معشوق جو شخص تیرا شیدا ہوگا وہ ضرور واصل الی اللہ ہوگا کیونکہ المجاز قنطرۃ الحقیقۃ

عرق آن خروش جہان یکتا سحر یابن اثر سحر آورد جنونے انشا کند بحر کہ عالمی راز من برآورد

حل میاد خروش جو جہان میں تا (دل) میں موجود ہے اگر انجمن (ہستی) میں سر کیا ہے تو جیسون وہ حیرت پیدا کرے کہ ایک عالم حیرت خود ہی سے وجود سے نکال لے - یعنی میں اپنے خروش کو ضبط کئے بیٹھا ہون ورنہ جیسون کا وہ عالم دکھا دون کہ دنیا کو حیرت میں ڈال دون -

خیال ہر چند پر فشاند ز عالم دل برون نراند — چہ ممکن است آنکہ سعی وحشت بغربتم از وطن برآرد

حل خیال ہر چند پھڑپھڑاتا ہے کہ مجھے عالم دل سے اڑا کر لیجائے مگر نہیں لیجا سکتا وحشت کبھی ہی سعی کرے مگر ممکن نہیں کہ مجھے وطن سے غربت میں نکال سکے - یعنی میرا وطن عالم دل ہے خیال ما سوا اللہ مجھکو یہان سے نہین نکال سکتا -

نرست تخمی درین گلستان کہ نوبہاری بہم رساند — ہوای رنگ گلت ز خاکم اگر برآید چمن برآرد

حل اس گلستان میں کوئی تخم ایسا نہین اُگا جسنے نوبہار کا سامان بہم کیا ہو یعنی محبت الہی میں ہر تخم پھولتا پھلتا ہے میری خاک سے بھی تیرے رنگ گل (جمال یار کی) ہوا (خواہش) کو اگر نکالیگا تو صرف چمن اُگا دیگا وہان بھی پھولتا پھلتا ہی رہیگا کیونکہ چمن سے تخم اُگ کر نکلتے اور نشو و نما پاتے ہیں -

ندارد از طبع ما فسردن نفس پرواز پیش بردن — کہ رنگ عاشق چو پیکر صبح بقدر شکستن برآرد

حل ہماری طبیعت سے افسردگی بھی سوا پرواز پیش کرنیکے کچھ نہین رکھتی یعنی پرواز رکھتی ہے کیونکہ رنگ عاشق پیکر صبح کی طرح شکستن کے موافق پر نکالتا ہے یعنی جس طرح صبح جو شکستگی ہوتی ہے دفعتًہ دنیا میں پھیلجاتی ہے اسی طرح عاشق کا رنگ جسقدر افسردہ ہوگا اسیقدر شکستہ شگفتہ ہوکر پھیلجائیگا - پرندون کے پرون میں شکن ہوتی ہے مگر پرواز کیوقت کھلجاتی ہے تاکہ پرون میں ہوا سماسکے اور وہ اڑسکین کوئی پرند جسقدر بلند پرواز ہوگا اسیقدر اسکے پرون میں چنٹین ہونگی ورنہ وہ اڑ نہ سکیگا - مطلب یہ ہے کہ عاشق افسردگی ہی میں خوش اور شگفتہ رہتا ہے -

ز بسکہ جذبہ محبت قوی است امید ناتوانان — سرشک چون دلو ما ہم ز چاہ چشم بی رسن برآرد

حل ناتوانون کی امید جذبہ محبت کے سہارے سے قوی ہے یعنی انکا بھروسا صرف جذبہ محبت پر ہے - جسطرح عاشق کے آنسو خود بخود نکلتے ہین اسیطرح لائق ہے کہ جذبہ الفت ہمارے ڈول کو یعنی خود ہمکو بغیر رسی کے چاہ چشم سے نکال لے -

دل ستمدیدہ خون ما ز تغافل شد از رسوائی — بلغزش اشک کاش خود را چو شمع زین انجمن برآرد

حل دل ستمدیدہ کو رسوائی گوارا نہیں کہ جاہر سے رہائی نہین کاش جسطرح روتے روتے سحر کیوقت انجمن سے شمع نکلجاتی ہے اسی طرح دل کو بھی آنسو کی لغزش اس انجمن (دنیا) سے نکال دے یعنی آنکھ ون سے

اسقدر آنسو جاری ہوں کہ ہم کشمکش دنیا سے باہر ہو جائیں یعنی روتے روتے ہی فنا ہو جائیں۔

زخاک مارِ فنا بنالد غبار ہنگامہ تعلق — دلیل صبح قیامت است این کہ مردہ سر از کفن برآرد

حل جو شور ہماری فنا کا خاک سے ہے یعنی جو فنا کر کے خاک ہو گیا ہے اس ہنگامہ تعلق دنیا کا غبار نہ اٹھیگا یعنی پیدا نہ ہوگا اگر پیدا ہوگا تو قیامت آئیگی کیونکہ مردہ کا کفن سے سر نکالنا قیامت کے آنیکی دلیل ہے عاشق مردہ ہے اور غبار اسکا کفن ہے۔

باین سر و برگ فقر تنگ گر ترک اندیشہ فضولی — مباد چون بخیہ خود نمائی سرت ز دلق کہن برآرد

حل یا مصنف اس سامان فقر کے جو تجھ کو حاصل ہے فضولیات دنیا کی فکر کو چھوڑ دے تو یہ غنیمت سمجھ ایسا نہو کہ جسطرح دلق کہن کا بخیہ نمودار ہو جاتا ہے اسی طرح تیرے دلق کہن سے خود نمائی سر نکالے یعنی تو دلق کہن پہنکر مغرور ہے مطلب یہ ہے کہ دلق کے پہننے سے بھی درویش کو خود نمائی کا خوف ہے درویش کا سر و برگ تو یہ ہے کہ اسکے پاس کچھ بھی نہو۔ برآرد کا فاعل خود نمائی ہے اور سر مفعول ہے یعنی مباد کہ خود نمائی مثل بخیہ از دلق کہن تو سر برآرد۔ ناظرین غور سے سمجھیں۔

بجز دا اضطرار رنگی ندارد از اعتبار تہمت — چہ غیرت است این کہ غیر خود را ز جرگہ مرد و زن برآرد

حل اضطرار کا عجز کوئی رنگ نہیں رکھتا یعنی اضطرار جس سے عبارت ہے وہ مجرد ہے اور ہر رنگ سے منزہ ہے اگر تہمت کے اعتبار سے غیر کی غیرت اس امر کی مقتضی نہیں کہ اپنے کو مرد و عورت کے گروہ سے نکالے۔ مطلب یہ ہے کہ گروہ انسانی سے غیر اضطرار سرزد ہونی چاہئے جیسے آفتاب سے نور کہ خواہ آفتاب ارادہ کرے یا نکرے مگر نور کا اس سے صادر ہونا ضروری ہے۔

قدم بہ آہنگ کین نشمردن ز عافیت نیست بیش بردن — تفنگ قالب تہی نماید دمیکہ دود از دہن برآرد

حل کینے پر چلنا افزونی عافیت کے خلاف ہے بندوق کے منہہ سے جب دہواں نکلتا ہے تو فی الفور قالب تہی کر لی جاتی ہے مردہ ہو جاتی ہے یعنی کینہ ور آدمی عافیت سے محروم رہتا ہے۔

دماغ اہل صفا نچیند بساط انداز خود فروشی — سحر محال است گر نفس را بہ شستگاہ سخن برآرد

حل اہل صفا کا دماغ انداز خود فروشی کا فرش نہیں بچھاتا یعنی وہ خود فروشی نہیں کرتے صبح اپنی سانس دعوی سخن کے ساتھ نہیں نکالتی یعنی ساکت رہتی ہے اور دنیا میں خود بخود اسکی صفائی پھیل جاتی ہے۔

چہ اسباب چند پوشد صفا کہ آئینہ گرد — بجا است تا ہر آنکہ ما را ز نجاست پیرہن برآرد

حل جو رنگ ایسی صفائی کے ساتھ پختہ ہوا ہے کہ مصور فرشتہ جب میری تصویر کھینچتا ہے اور اسکو قلم سے صاف کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تو آئینہ سے صاف کرتا ہے یعنی جسطرح میرے رنگ میں کدورت اور خامی نہیں

اسیطرح آئینے مین بھی نہین پس بختہ کیلئے پختہ ہی کی ضرورت ہے

نفس بصد یاس میکشم از ہم دگر ز عالم پیر بیدل   چو شمع رقم است اسیر کہ مرگ از سوختن برآید

حل میں اپنی سانس کو سو یاس کے ساتھ گلا رہا ہون پاسے بیدل تو بیار حال اور کیا پوچھتا ہے اُس قیدی پر رحمت ہو کہ مثل شمع جلنے سے اپنا مرگ نکالے یعنی جلکر مرے میں جل رہا ہون اور نہین مرتا

نکتہ ۔ عالمے بوضع خود خورسند است، از احتساب نادانی محل اوقات کس مباش ۔ جہانے سرگرم آتش سودا بوغط دم سردی آب تکلف مپاش ۔ اگر نفست اثرے دارد صرف ارشاد خود کن تا پیش مردم بیخبر در انبیاشی واگر با حنون ریسا ہست بکشا و عقدہ خویش سردار تا جرا حت دیگران نخراشی ۔ پیدا است کہ نا قوس طبیعت از ورق گردانی لیالی و ایام تحصیل نشئہ کمال نکمال میتواند یعنی ہلال ابرو بصد سال ماہ میتواند گردید و کودن طبیعت را گردش ساغر او از حصول نشاء بزرگی دشوار است کہ طفل الیک در ہزار قرن بہ پیری نخواہد رسید ۔

تو کاہیوش کس اینجا توئی در من نمیگنجد	گریبان عالمے دارد کہ در دامن نمیگنجد
بہ یکتائی ہست ربطے تار و پود بے نیازی را	کہ در آغوش نہ پک اینجا سر سوزن نمیگنجد
گرفتم نوبہار خویشتن خود نشو و نما سر کن	بساط آرائی نازت تو در گلشن نمیگنجد

نکتہ لی مع اللہ وقت اشارہ بکیفیتے است از حضور احدیت حق کہ آن نشاء ثبوت دوام ندارد مگر بہ مجرد وہم مطلق ۔ در تمیز آباد احدیت ہمان کیفیت معروف بتجدد امثال است و ہمان نشئہ ستلزم ساغر احوال و اقبال ۔ گروہے کہ از رمز تحقیق بہرۂ بخشیدہ نہ داز دور یقین دماغے نرسانیدہ حصول نشئہ در طبیعت تاک توہم کردہ اند و بوسے گل را در مزاج ہوا برنگ آوردہ ہر چند بطراوت ظہور در نسق تکالیف شرعیہ مواخذہ میکنند از بیخبری برفع آن میکوشند و بآن کہ رذل ہستی در حقیقت مراتب آداب مشاہدہ نے نمایند از رنگ حیا آزادی میفروشند ۔ غافل کہ این شگفتن گوہا چہ قدر خونہا خوردہ تا نفس او بسینہ بستہ است و این یک نفس نسیم چہ استمدار در غنچہ ہا کوشیدہ است تا بشکل حبابے پیوستہ ۔

حل آپ عالم اپنی وضع (فطری حالت) میں خوش ہے تو نادانی سے احتساب لیکر ہین کسیکا محل اوقات مت ہو یعنی تو نادان ہے کسیکی فطری حالت تجھے معلوم نہین تو کیون انکا یا خود اپنا محل اوقات بنتا ہے اور ایک جہان آتش سودا (اپنی دُھن) مین سرگرم ہے تو اُس آتش پر اپنے وعظ کے دم سرد سے تکلیف کا پانی مت چھڑک کیونکہ وہ آگ ٹھنڈی ہونے والی نہین اگر تیری سانس

(اُسی وعظ) مین کچھہ اثر ہے تو اُسکو خود اپنی رہنمائی مین صرف کر یعنی اپنا ناصح بن تاکہ تو لوگون کے سامنے
بیہودہ گو ثابت نہو۔ کیونکہ جب تو آپ اپنی اصلاح نہین کر سکتا تو دوسرون کی کیا خاک اصلاح
کریگا خود فضیحت و دیگران را نصیحت۔ اگر تیرے ناخن مین رسائی ہے تو اپنی ہی گرہ کے کھولنے
مین مشغول ہو تاکہ تو اس ناخن سے اورون کا زخم نہ چھیلے۔ ظاہر ہے کہ ناقص طبیعت والونکو راتِ
دن کی ورق گردانی سے تحصیل علم کی امر محال ہے یعنی وہ کمال کیسے سیکھنے کی سمجھنے کی قابلیت
ہی نہین رکھتے ہلال ابرو سو برس مین بھی ماہ کامل نہین بن سکتا اور کودن طبیعت والے کو محض ساغر او انہ
(اُسی وعظ) کی گردش سے بزرگی کا نشاء حاصل ہونا محال ہے کیونکہ طفل اشک ہزار قرن (ایک قرن
بارہ سال کا ہوتا ہے) مین بھی بوڑھاپے تک نہ پہنچیگا۔
حنل تو اپنا کام کر کیونکہ یہان فنی مشغولی نہین سماتی یعنی تجھکو اور نیسے کیا مطلب ہے یہان گریبان کا وہ
عالم (حالت) ہے کہ پیرہن مین نہین سماتا یعنی پھٹتا ہی چلا جاتا ہے۔ یہان تنہائی سے بے نیازی کے
تار و پود کو ایسا ربط ہے کہ چاک کی بغل مین سوزن کا سر نہین سماتا یعنی سوزن سے چاک بے پروا ہے۔ پھر
تو کس کس کو اپنے وعظ کی تلقین کریگا اور کس کس کا چاک سیئیگا۔
مین قبول کرتا ہون کہ تو نو بہار ہے تو ابتدا ہی آگے اُسکی نشو و نما انجام کو پہنچا۔ بس اثر مین تیری آگ کی
لیٹ آرائی نہین سماتی۔
لی مع اللّٰہ وقت الحدیث حضور احدیت سے ایسی کیفیت کا اشارہ ہے جو ثبوت و دوام کا نشہ نہین رکھتا
مگر سعدوم مطلق پر یعنی یہ اُسکے لئے ہے جو ذات احدیت مین فانی ہو جائے۔ تمیز آباد احدیت مین یہی
کیفیت تجدد امثال مین مصروف ہے۔ (صوفیون کا عقیدہ ہے کہ انسان ہر وقت بدلتا رہتا ہے
ایک حالت پر نہین رہتا) اور یہی نشہ ساغر احوال و افعال کا مفہوم ہے۔ جن لوگون نے خم حقیقت
سے گھونٹ نہین پیا اور دماغ دور یقین تک نہین پہنچا یا یعنی اس دور شراب کے قابل نہین
بنایا۔ وہ حصول نشہ کو درخت انگور مین اور بوئے گل کو ہوا کے مزاج مین گمان کرتے ہین حالانکہ
نہ انگور کے درخت مین نشا رستہ نہ ہوا مین خوشبو۔ خوشبو تو درحقیقت پھول مین ہے جو ہوا کے ذریعہ
دماغ مین پہنچاتی ہے ہر چند ظہور الٰہی کی طراوت لطائف تشبیہ مین دیکھتے ہین مگر حقیقت اُسکی تنزیہ
دینے کی سعی کرتے ہین اور با وصف اسکے کہ ہستی دنیا کی رہ آن جفا زادہ انتہا آداب مین دیکھتے
مین مگن ہے تنہا بنکر آزادی کی فرد حقیقت کرتے ہین یعنی انہون آزادی کی دوکان کھول رکھی ہے اور اسی
ہیرو پا افقے دیکھتے ہین لطائف تشریحیہ سے تنبیہ مین۔ اس سے غافل ہین کہ ہر تہمت خام سے کیا کیا

خون جگر کہا کہ آدمیت کا وجود باندھا ہے اور ہوا کی ایک سانس نے ضبط لطائف میں کتنی کوشش کی ہے جب کہیں حباب کی شکل پیدا کی ہے مطلب یہ ہے کہ انسان کی فطرت میں لطائف [illegible] ہوں لطائف شریعت پہنچنے کی کیا وجہ جب کہ ان میں بھی ظہور الہی کا جلوہ ہے ؎

جمعے از پیش خویشتن آگاہند	بر فلک رفتہ اند در چہ ماہند
بہ شبہا نارسا ندہ طرف فروغ	طشت خورشید و ساغر ماہند
ہمچو فرزین بہ کج خرامی جہل	ہم عنان عزیمت شاہند
عنبر بہا [illegible] قطرۂ شبنم	کوہ پرواز پرزۂ کاہند
تا نگردند خاک جادۂ شرع	گر ہمہ منزل اند گمراہند

حل ایک گروہ ایسے آگے (حال سے) سے آگاہ ہیں وہ اپنے نزدیک آسمان پر ہیں مگر در حقیقت ان کو چاہ میں ہیں انہوں نے اپنے طرف فروغ کو شبہا (جو ایک [illegible] اور کم نور ستارہ ہے) تک بھی نہیں پہنچایا اور اپنے زعم میں طشت خورشید اور ساغر ماہ ہیں شطرنج کے فرزین کی طرح جہل کی کج خرامی میں اپنے کو بادشاہ کا ہم عزیمت سمجھتے ہیں وہ قطرہ شبنم کے بحر بہا ہیں اور پہاڑ پر اڑنے والے تنکا کے پتے ہیں یعنی محض بے حقیقت ہیں اور اپنے کو بہت کچھ سمجھتے ہیں وہ جب تک راہ شریعت کی خاک نہ ہو جائیں گو ہمہ تن منزل بن جائیں مگر گمراہ ہیں

نشئہ آنکہ شعلۂ وحشتی بدل افسردہ افسون کند | بر زمین تا بفلک دم چہ جنون کم کہ جنون کند

حل [illegible] ہو کہ وحشت کا ایک شعلہ میرے دل پر اپنا افسون دم کرے [illegible] زمین سے آسمان پر [illegible] وہ جنون پیدا کروں کہ جنون بھی پیدا نہ کر سکے

[illegible] از خود [illegible] | چہ دید [illegible] افزون کند

حل [illegible] ہوش و حواس سے خالی اور [illegible]

[illegible] کرے مطلب یہ ہے کہ [illegible]

[illegible] حقیقی [illegible] نہیں ہوتی

[illegible] | کہ زرہ ور اگر نظر کہی قطرہ کار [illegible] افسون کند

حل [illegible] کی گردش [illegible] کے خیال میں ایسا [illegible] ہر سے غبار میں صرف ہو رہا ہے (کیونکہ [illegible] کہ اگر خود [illegible] غبار کو دیکھیں تو فلک بھی طرح [illegible] گی

ز جراحت دل ناتوان بخیال او زده‌ام نشان   که مباد آن کف نازنین بفسون نیش بیاید و خون کند

حل دل ناتوان کے زخم کا معشوق کے خیال کو بھی پتا نہ دونگا۔ ایسا نہ ہو کہ وہ کف نازنین اپنے فسون سے زخم کو کشادہ کرے اور میرا خون کر دے کیونکہ میں جراحت دل کا مٹنا نہیں چاہتا جو معشوق کی یادگار ہے۔

چنین ز بوی یاس هست و دل صنائع اهل کرم   که سر اگر کشم همه هزار خانه ستون کند

حل باوصف اسکے کہ میرا دست و دل عاجز ہے اور میں کسی کام کا نہیں پھر بھی اپنی امید کی منتوں سے شرمندہ ہوں کیونکہ اگر میں اپنی امید کو نکالونگا تو وہ اسکو ہزار گھروں کا ستون بنادیگی یعنی بوالہوس امید کی کارستانیاں تو یہ مگر میرا ہوا ناکارہ نہیں۔

کف پا عروج جبین شود و تن خاک عرش برین شود   رود آن چنان و چنین شود که علاج همت دون کند

حل میری کمینہ ہمت کا کون علاج کرسکے کہ یہ کمبخت کف پا کو پیشانی کا عروج اور تن خاک کو عرش بریں بناتی ہے۔ اسکا ایسا جانا اور ایسا ہوجانا ہے ہمت دون کا کون علاج کرسکے۔

نه فسانه ساز نشاط او نه ترانه مایه نشئه   بفسون پرده گوش ما چه امید نغمه برون کند

حل نہ فسانہ نہ طلاوت کا سامان ہے نہ ترانہ خوشی کا سرمایہ ہے پس پردہ گوش میں فسون دم کرنے سے امید کیا نغمۂ غفلت نکال سکتی ہے یعنی ہم خدا کی یاد میں ماسوا سے غافل ہیں کوئی قصہ یا ترانہ ہمکو خوش نہیں کرسکتا۔

نه رود ز قسمت خشک و تر به تردد هوس دگر   که نهال بخت سیه مگر گل آورد و شبخون کند

حل میں اپنی قسمت خشک و تر پر قانع ہوں کسی دوسری ہوس کے تردد کی جانب نہیں جاتا کیونکہ میرے بخت سیاہ کا پودا اگر گل آور بھی ہوگا تو یقیناً مجھ پر شبخون ماریگا پس میں اپنی موجودہ حالت میں خوش ہوں کیونکہ سخت بدنصیب ہوں۔

چمن تحیر بیدلم که سحاب رشحه خامه اش   بتأملی گهر افگند سر قطره که نگون کند

حل میں بیدل کی حیرت کا چمن بنا ہوا ہوں (یعنی درجۂ حیرت میں ہوں) کہ اسکی قلم کے رشحہ کا ابر جس قطرہ کو سرنگون کرتا ہے تو وہ بعینہ تامل میں گوہر بنا کر گراتا ہے۔

جهان جنون بهار غفلت ز نرگس سرمه سا دارد   ز تبسم خواب نگهم خیال فراغت دارد

حل شعر کی ترکیب یوں ہی ہے جہان جنون یعنی بسیار جنون جیسے جہان نعمتی بہار غفلت (دارد) کا فاعل اور جہان جنون مفعول ہے یعنی معشوق کی نرگس سرمہ سا سے بہار غفلت بہت

بڑا جنون اپنے قبضے میں رکھتی ہے بہار کی موسم میں عاشقوں پر جنون طاری ہوتا ہے اور پھولنا
میں آنکھ نہیں لگتی مگر چونکہ یہ جنون بہار غفلت ہے جو مخمور نرگس سرمہ سا کا قطرہ ہے پیدا ہوا
ہے لہذا غفلت ہی کا جنون دنیا کے سر پر ہے کس طرح سوا ہے ہم ہر بن مو سے خواب ناز میں
ہیں اور ہمارا محمل جس پر ہم سوتے ہیں گران متاع ہے - مطلب یہ ہے کہ معشوق کی نشیلی
آنکھ نے دنیا کو مدہوش کر رکھا ہے -

چو شد قبول اثر فراہم ز خاک گل میکند حنا ہم ❋ فلک دو روز غبار ما ہم بزیر پای تو کاش دارد

حل جب قبولیت کا اثر اکٹھا ہو جاتا ہے تو خاک سے حنا اگتی ہے آسمان دو روز کے لیئے ہمارا
غبار بھی تیرے پاؤں کے نیچے رکھے تاکہ اس سے حنا اگے اور اس ذریعے سے ہم تیرے
قدموں سے لگیں اور پابوس ہوں - تقریباً یہی مضمون غالب دہلوی نے لکھا ہے ؎

مشہد عاشق سے کوسوں تک جو اگتی ہے حنا ❋ کس قدر یا رب ہلاک حسرت پابوس تھا

کشاد بند نقاب امکان ببیع بینش مگیر آسان ❋ کہ رنگ ہر گل درین گلستان بحکم تمیز دور باش دارد

حل بینش (عقل) سے نقاب امکان کے بند کا کھولنا آسان نہ سمجھ - کیونکہ اس گلستان
میں ہر گل اپنا رنگ دور باش (نیزے) کے احاطے میں رکھتا ہے کہ مجھ سے الگ رہ اسکی
حقیقت معلوم نہیں ہو سکتی مطلب یہ ہے کہ کوئی نہیں سمجھ سکتا کہ امکان کیا چیز ہے اور اسکی
پیدا کرنے میں صانع حقیقی نے کیا حکمت رکھی ہے مصرعہ ثانیہ میں دارد کا
فاعل ہر گل ہے اور رنگ مفعول ہے -

بگرد صد دشت و در شتابی کہ قدر عجز رسا نیابی ❋ سر از نفس سوختن نتابی بخود رسیدن تلاش دارد

حل تو جنگل اور پہاڑ کے گرد دوڑتا ہے کیونکہ عجز رسا کا مرتبہ نہیں پاتا یعنی تجھے اپنی عجز کا جو حقیقتاً
رسا ہے ادراک نہیں ہوتا حالانکہ عاجز ہو جانا بھی رسائی ہے کیونکہ ؎ واماندگی تمنا سے توحد
تمنائے تست ہے تو سانس کے جلانے (تجسس) سے سر نہیں پھیرتا حالانکہ عجز رسا خود اسکو
مقصود تک پہنچ جانے کی تلاش میں ہے -

حذر ز تزویر زہد کیشان بحکم رفع صفای ایشان ❋ وضوء مکروہ جبہ لیشان بہ ارتعاش و براز دارد

حل زہد کیشوں (زاہدوں) کے مکر سے حذر کر اور انکی ظاہری صفائی کے فریب میں نہ آ ان جامہ
ریشوں (طویل اور عریض ڈاڑھی والوں) کا مکروہ وضو بول و براز رکھتا ہے یعنی یہ مکار سراپا نجاست
میں انکا وضو بھی بول و براز میں اٹھا ہوا ہے -

نقشم از لباس عبارت برون دگر چه لفظ ام مضمون — بخاموشی نشسته صد مضمون هزار آهنگ فغانش دارد

حل یعنی لباس (تعلق دنیا) سے باہر نکلا ہوا ہوں کیسا الفاظ اور کیسا مضمون یعنی مضمون کو بھی لفظوں کا لباس نہیں پہنا سکتا اب خاموشی میں بھی مضمون کا ساتھ ہزار طرح کی فغان آوازیں رکھتا ہے یعنی میری ظاہری حالت بھی ہر سمت دعا کی انشا ہے

خدا است پیش کل شنگ بستی بنقش پرستی عالم پرستی — چو کعبہ ہر کس بخوان از پی دہن امن کشوده است آتش دارد

لغت آتش طعام ذرقی جو صرف پیا ہوا ہے کہا جاتا ہے مثلاً آتش مجوز وغیرہ —

حل اسے بیدل تو نقشی صورت کی کار میں الٰہ کی پرستش کرتا ہے دنیا میں ہر شخص خوان ہستی پر اسطرح منھ کھولے ہوئے ہے جیسے کعبہ کی جانب یعنی خوان ہستی کی سب پرستش کرتے ہیں جیسے آتش کے سوا کچھ بھی نہیں حالانکہ آتش سے پیٹ نہیں بھر سکتا۔

نکتہ معنی یابان نسخۂ اسرار از بہاست تامل لطیفہ وا شگافتہ اند وا از تفکر معانی خاصہ دریافتہ کہ حقیقت حال مابین دو عدم لفظ مع است و مراد ازین معیت اقتیاز رب و مربوب یعنی فہم مرتبۂ دوئی وادراک حقیقت منی وتوئی است چنانکہ تمیز این مرتبۂ غیب مطلق را باشارت احدیت ما و ب کردہ اند و باستظہور این نتیجہ از شہادت اضافی بعبارت واحدیت جز او روہ

حل جو بیدار دل کی کتاب سے جو لوگ معنی پاسنے والے ہیں انہوں نے تامل کر کے سے ایک لطیفہ نکالا ہے اور فکر کی چیستان یا پہیلی سے خاص معنی دریافت کئے ہیں کہ دو عدم (امکان جیسے عدم سابق وعدم لاحق محیط ہے) ان کے مابین (ہستی امکانی) کا حال صرف لفظ مع ہے اور مراد اس معیت سے رب اور مربوب (آفرینندہ اور آفریدہ شدہ) کی اقتیاز یعنی مرتبہ دوئی کا سمجھنا اور منی وتوئی کی حقیقت پانا ہے تمیز کے لحاظ سے غیب مطلق کے مرتبہ کو احدیت کے اشارہ کی طرف منسوب کیا ہے (خدا تعالیٰ کی وہ معیت گویا اشارہ احدیت ہے) یعنی احدیت کے سوا کوئی شئے مابین دو عدم موجود نہیں اور اس نتیجہ کے ظاہر ہونے کے لئے نسبتی شہادت سے واحدیت مراد لی ہے یعنی احدیت اور واحدیت میں کوئی فرق نہیں صرف ایک نسبتی فرق ہے مع سے لی مع اللہ وقت کی جانب اشارہ ہے یعنی دو عدم کا مابین بھی معیت واجب الوجود کا ایک وقت ہے۔

حق میگوید ہم من ازل تا ابد — آئینہ شمار لا تعین احدم

یکتائی من کرد خیال دو عدم — پوشیدہ مع از میان بفرقی دو عدم

حل یعنی زیادہ خروش جو یہاں تھا (دل) میں وہ جو دبیہ اگر انجمن (ہستی) میں سر اٹکا سے تو جنون وہ
حیرت ہے اگر سے سکتا یا ہے عالم حیرت خود بیرسے وجود سے نکال جائے یعنی میں اپنے خروش کو ضبط کئے بیٹھا
ہوں ورنہ جنون کا وہ عالم دکھاؤں کہ دنیا کو حیرت میں ڈالدوں۔

خیال چند پرفشان زند بعالم دل برون نراند — چہ ممکن است کہ سعی وحشت بغربتم از وطن برآرد

حل خیال چند پھڑپھڑاتا ہے کہ مجھے عالم دل سے اڑا کر لیجائے مگر نہیں لیجا سکتا وحشت کتنی ہی سعی کرے مگر
ممکن نہیں کہ مجھے وطن سے غربت میں نکالدے۔ یعنی میرا وطن عالم دل ہے خیال ما سوا اللہ مجھکو یہاں سے
نہیں نکال سکتا۔

نہ بست تخمی درین گلستان کہ نوبہارش کند سامان — ہوای رنگ گلت ز خاکم اگر برآرد چمن برآرد

حل اس گلستان میں کوئی تخم ایسا نہیں اگا جسنے نوبہار کا سامان کیا ہو یعنی محبت الٰہی میں ہر تخم پھولتا
پھلتا ہے میری خاک سے بھی تیرے رنگ گل (جمال) کی ہوا (خواہش) کو اگر نکالیگا تو صرف چمن اگا ایگا
یہاں بھی پھولتا پھلتا ہی رہیگا کیونکہ چمن سے تخم اگ کر کھلتے اور نشو و نما پاتے ہیں۔

نیارد از طبع ما فسردن بغیر پرواز پیش دستی — کہ رنگ عاشق چو صبح پرہا بقدر شکستن برآرد

حل ہماری طبیعت افسردگی بھی سوا پرواز پیش کرنیکے کچھ نہیں رکھتی یعنی پرواز رکھتی ہے کیونکہ رنگ
عاشق مثل صبح کی طرح شکستن کے موافق پر نکالتا ہے یعنی جس طرح صبح جو شکستہ ہوئی ہوتی ہے وہ دفعتہً دنیا
میں پھیلجاتی ہے اسی طرح عاشق کا رنگ جسقدر افسردہ ہوگا اسیقدر بقدر شکستن شگفتہ ہوکر پھیلجائیگا۔ پرندوں
کے پروں میں شکن ہوتی ہے تاکہ پرواز کے وقت کھلجاتی ہے تاکہ پروں میں ہوا سماسکے اور وہ اڑسکیں
کوئی پرند جتنا بلند پرواز ہوگا اسیقدر اسکے پروں میں شکنیں ہونگی ورنہ وہ اڑنہ سکیگا مطلب یہ ہے کہ
عاشق افسردگی میں بھی خوش اور شگفتہ رہتا ہے۔

بہ پہلوی جذبہ محبت قوی است امید ناتوانان — سرنرکم چون اشک ما را ز چاہ نم زمین برآرد

حل ناتوانوں کی امید جذبۂ محبت کے پہلو سے قوی ہے یعنی انکا بھروسا صرف جذب محبت پر ہے۔
جسطرح عاشق کے آنسو خود بخود نکلتے ہیں اسیطرح لائق ہے کہ جذبۂ الفت ہمارے دل کو یعنی خود ہمکو
بغیر رسی کے چاہ نم سے نکال لے۔

دل ستم رسیدہ محو یا عشق ندارد از سوختن رہائی — بلغزش اشک کاش خود را چو شمع زین انجمن برآرد

حل دل ستم رسیدہ کو محبت کی گرفتگی کی جلنے سے رہائی نہیں کاش جسطرح روتے روتے شمع کو وقت انجمن سے ہم
نکلجاتی ہے اسی طرح دل کو بھی اشک کی لغزش اس انجمن (دنیا) سے نکال دے یعنی آنکھ دنیا سے

اسقدر آنسو باری ہوں کہ ہم کو ہلکر دیتا ہے باہر ہو جائیں یعنی رو رو کے ہی فنا ہو جائیں۔

ز خاکسار قیامت غبار تنگنائے تعلق — دلیل صبح قیامت است این که مرده سر از کفن برآرد

حل۔ جو شخص دنیا کا خاک ہو رہا ہے یعنی وفا کرتے کرتے خاک ہو گیا ہے اس سے تنگنائے تعلق دنیا کا غبار نہ اٹھیگا یعنی پیدا نہ ہوگا اگر پیدا ہوگا تو قیامت آئیگی کیونکہ مردے کا کفن سے سر نکالنا قیامت کے آنیکی دلیل ہے عاشق مردہ ہے اور غبار اسکا کفن ہے۔

باین سر و برگ مغتنم گیر ترک اندیشه فضولی — مبادا چون بخیه خودنمائی سر از دلق کهن برآرد

حل۔ باوصف اس سامان فقر کے جو تجھ کو حاصل ہے فضولیات دنیا کی فکر کو چھوڑ دینا غنیمت سمجھ ایسا نہو کہ جسطرح دلق کہن کا بخیہ نمودار ہو جاتا ہے اسی طرح تیرے دلق کہن سے خودنمائی سر نکالے یعنی تو دلق کہن پہنکر مغرور ہو۔ مطلب یہ ہے کہ دلق کے پہننے سے بھی درویش کو خودنمائی کا خوف ہے درویش کا سر و برگ تو یہ ہے کہ اسکے پاس کچھ بھی نہو۔ برآرد کا فاعل خودنمائی ہے اور سر مفعول ہے یعنی مبادا کہ خودنمائی مثل بخیہ از دلق کہن تو سر برآرد۔ ناظرین غور سے سمجھیں۔

بجز داغ اضطرار رنگے ندارد ز اعتبار همت — چه غیرت است این که خیر خود از نگه مرد و زن برآرد

حل۔ اضطرار کا بجز کوئی رنگ نہیں رکھتا یعنی اضطرار جس سے عبارت ہے وہ مجرد ہے اور ہر رنگ سے معرا ہے مگر ہمت کے اعتبار سے خیر کی غیرت اس امر کی مقتضی نہیں کہ اپنے کو مرد و عورت کے گروہ سے نکالے۔ مطلب یہ ہے کہ گو وہ انسانی سے خیر اضطراراً سرزد ہونی چاہئے جیسے آفتاب سے نور کہ خواہ آفتاب ارادہ کرے یا نکرے مگر نور کا اس سے صادر ہونا ضروری ہے۔

قدم بآهنگ کین فشردن ز عافیت نیست بیش و فرقی — تفنگ را لب تهی نماید دمیکه دود از دهن برآرد

حل۔ کینے پر جما رہنا اغراض عافیت کے خلاف ہے بندوق کے منہ سے جب دھواں نکلتا ہے تو فی الفور قالب تہی کرتی ہے مردہ ہو جاتی ہے یعنی کینہ ور آدمی عافیت سے محروم رہتا ہے۔

دماغ اهل صفا بچیند بساط انداز خودفروشی — سحر محال است گر نفس را بدستگاه سخن برآرد

حل۔ اہل صفا کا دماغ انداز خودفروشی کا فرش نہیں بچھاتا یعنی وہ خودفروشی نہیں کرتے جیسے صبح اپنی سانس دستگاہ سخن کے ساتھ نہیں نکالتی یعنی خاموش رہتی ہے اور دنیا میں خود بخود اسکی صفائی پھیل جاتی ہے۔

غبار اسباب چند باشد صفا کو آئینه بگیرد — بجاست عریانی که ما را ز خجلت پیرهن برآرد

حل۔ دیکھنا جنگ بھی صفائی کے ساتھ جنگ ہوا ہے کہ مصور قدرت سبب میری تصویر کھینچتا ہے اور اسکو قلم کے ... کی ضرورت ہوتی ہے تو آئینہ سے صاف کرتا ہے یعنی جسطرح تیرے رنگ میں کدورت اور بے صفائی نہ ہو

اسیطرح آئینے میں بھی نہین اس لئے آئینہ بخشندگی کی ضرورت ہے۔

نفس بصد یاس میکشد از عمر دگر ز حالم مپرس بیدل ٭ چو شمع رحم است اینقدر کہ مرگ از سوختن برآرد

حل میں اپنی سانس کو سو یاس کے ساتھ کھینچ رہا ہون اے بیدل تو میرا حال اور کیا پوچھتا ہے اس شمع کی پر رحمت ہو کہ مثل شمع جلنے سے اپنا مرگ نکالے یعنی جلکر مرے میں جل رہا ہون اور نہین مرتا۔

نکتہ۔ عالمے بوضع خود خرسند است از احتساب نادانی مخل اوقات کس مباش۔ جہانے سرگرم آتش سوداست بوعظ وہم سردی آب تکلف مپاش۔ اگر نفست اثرے دارد صرف انشاء خود کن تا پیش مردم ہرزہ درا نباشی واگر یافتہ بسا است بکشا و عقدہ خویش مپرداز تا جراحت دیگران نخراشی۔ بیدل اسرار است کہ ناقص طبیعت از ورق گردانی لیالی و ایام تحصیل مشغول کمال نخواہد رسید تا ہلال بر و بصد سال ماہ نتواند گردید و کودن طبیعت را گردش ساغر آوازہ وصول انشاء بیرنگی دشوار کہ طفل اشک در ہزار قرن بپیری نخواہد رسید

تو کار خویش کن اینجا توانی و رہن نمیگنجد ٭ گریبان عالمے دارد کہ در دامن نمیگنجد
بہ یکتائی است ربط تار و پود بے نیازی ہا ٭ کہ در آغوش نیاک اینجا سر سوزن نمیگنجد
گرفتم نو بہار قدم پیش خود نشو و نما سر کن ٭ بساط آرائی نازت تو در گلشن نمیگنجد

نکتہ لی مع اللہ وقت اشارہ بکیفیتے است از حضورات بیعت حق کہ آن نشاء ثبوت دوام ندارد مگر بر سیدہ موہوم مطلق۔ در تمیز آباد حدیث ہمان کیفیت مصروف تجدد امثال است و ہمان نشہ تقدم نسا اقوال و احوال۔ گروہیکہ از رمز تحقیق جرعہ نچشیدہ اند و از دور یقین دماغے نرسانیدہ حصول نشہ در طبیعت تاک توہم کردہ اند و بوی گل را در مزاج ہوا برنگ آوردہ اند چنین طراوت ظہور در نسق انکا بعید شرعیہ میکنند از بیخبردی برفع آن میکوشند و بآن کہ رونق ہستی در حفظ مراتب آداب شاہدہ است تا بیپہدہ از ترک حیا آزادی میفروشند۔ غافل کہ این نکہت تا چہ قدر خونہا خوردہ تا نفس آن در سینے بستہ است و این یک نفس نسیم چہ مقدار در قفسہا گردیدہ تا بگل حیا ہے پیوستہ۔

حل ایک عالم اپنی وضع (فطری حالت) مین خوش ہے تو نادانی سے احتساب لینے مین کسیکا مخل اوقات مت ہو یعنی تو نادان جب کسیکی فطری حالت تجھے معلوم نہین تو کیون انکا یا خود اپنا مخل اوقات بنتا ہے اور ایک جہان آتش سودا (اپنی دھن) مین سرگرم ہے تو اس آتش پر اپنے وعظ کے وہم سرد سے تکلیف کا پانی مت چھڑک کیونکہ وہ آگ ٹھنڈی ہونے والی نہین اگر تیری سانس

(اُسی وعظ) میں کچھ اثر ہے تو اُسکو خود اپنی تنہائی میں صرف کر یعنی اپنا ناصح بن تاکہ تو لوگوں کے سامنے
بیہودہ گو ثابت نہو۔ کیونکہ جب تو آپ اپنی اصلاح نہیں کر سکتا تو دوسروں کی کیا خاک اصلاح
کریگا خود فضیحت و دیگران را نصیحت ۔ اگر تیرے ناخن میں رسائی ہے تو اپنی ہی گرہ کے کھولنے
میں مشغول ہو تاکہ تو اس ناخن سے اوروں کا زخم نہ چھیلے ۔ ظاہر ہے کہ ناقص الطبیعت والوں کو رات
دن کی ورق گردانی سے تحصیل معنے کمال محال ہے یعنی وہ کمال کے معنے کے سمجھنے کی قابلیت
ہی نہیں رکھتے ہلال اگر سو برس میں بھی ماہ کامل نہیں ہو سکتا اور کودن طبیعت والے کو بعض سانو آواز
(اُسی وعظ) کی گردش سے بزرگی کا نشو و حاصل ہونا محال ہے کیونکہ طفل اشک ہزار قرن (ایک قرن
بارہ سال کا ہوتا ہے) میں بھی بڑھاپے تک نہ پہنچیگا ۔
حل تو اپنا کام کر کیونکہ یہاں منتی متولی نہیں سمائی یعنی تجھے اور تیرے کیا مطلب ہے یہاں گریبان کا وہ
عالم (حالت) ہے کہ پیرہن میں نہیں سماتا یعنی پھٹتا ہی چلا جاتا ہے ۔ یہاں یکتائی ہے بے نیازی کے
تار و پود کو ایسا ربط ہے کہ چاک کی بغل میں سوزن کا سر نہیں سماتا یعنی سوزن سے چاک بے پروا ہے ۔ پس
تو کس کس کو اپنے وعظ کی تلقین کریگا اور کس کس کا چاک سئیگا ۔
میں قبول کرتا ہوں کہ تو نو بہار ہے تو اپنی ہی آگے اُسکی نشو و نما انجام کو پہنچا ۔ بھاڑ میں تیزی آگ کی
بساط آرائی نہیں سماتی ۔
لی مع اللہ وقت الحدیث حضور احدیت سے ایسی کیفیت کا اشارہ ہے جو نبوت دوام کا نشہ نہیں کہتا
مگر معدوم مطلق پر یعنی یہ اُسکے لئے ہے جو ذات احدیت میں فانی ہو جائے ۔ نیز آیات احدیت میں بھی
کیفیت تجدد امثال میں مصروف ہے ۔ (صوفیوں کا عقیدہ ہے کہ انسان ہر وقت بدلتا رہتا ہے
ایک حالت پر نہیں رہتا) اور یہی نشہ ساغر احوال و افعال کا مقسوم ہے ۔ جن لوگوں نے رشحۂ تحقیق
سے گھونٹ نہیں پیا اور دماغ دور یقین تک نہیں پہنچایا یعنی اس دور شراب سے قابل نہیں
بنایا ۔ وہ حصول نشہ کو درخت انگور میں اور بوئے گل کو ہوا کے مزاج میں گمان کرتے ہیں (حالانکہ
نہ انگور کے درخت میں نشا ہے نہ ہوا میں خوشبو ۔ خوشبو تو در حقیقت پھول [illegible] جب کہ وہ
دماغ میں پہنچاتی ہے ہر چند عبادالٰہی کی طراوت تکالیف شرعیہ میں دیکھنے میں [illegible]
[illegible] کرتے ہیں اور با وصف اسکے کہ ہستی دنیا کی رونق [illegible]
میں [illegible] آزادی کو فرد خدمت کرتے ہیں یعنی انہوں آزادی کی دوکان کھول رکھی [illegible]
[illegible] دیکھنے میں تکالیف شرعیہ سے نہیں [illegible] غافل ہیں [illegible]

خون جگر کیا اگر آدمیت کا وجود باندھا ہے تو ادنیٰ ہوگا یا ایک سانس بھی ضبط تکالیف میں کتنی کوشش
کی ہے تب کہیں حباب کی شکل پیدا کی ہے مطلب یہ ہے کہ انسان کی فطرت ہی تکالیف سے
ہوتی ہے شعر میں پستی کی کیا وجہ ہے کہ اُن میں بھی ظہور الٰہی کا جلوہ ہے

جمعے از پیش خویش آگاہ اند — بر فلک رفتہ اند در سیاہی
بہ شبہا تا سپاہ [illegible] فرو رفتہ — طشت خورشید و ساغر ماہند
ہمچو فرزین بہ کج خرامی جاہل — ہمہ شاہان عزیمت [illegible]
بحر [illegible] شبنم — کوہ پرواز پرکاہ [illegible]
تا نگرود [illegible] خاک جادۂ شرع — گرچہ [illegible] بلند گمراہ [illegible]

حل ایک گروہ اپنے آپ کے (حالت) سے آگاہ ہیں وہ اپنے نزدیک آسمان پر ہیں مگر در حقیقت
کنوئیں میں ہیں انہوں نے اپنے اوقات [illegible] کو شبہا (جو ایک داغ اور کم نور ستارہ ہے) تک
بھی نہیں پہنچایا اور اپنے زعم میں طشت خورشید اور ساغر ماہ ہیں شطرنج کے فرزین کی
طرح ٹیڑھی ترچھی خرامی میں اپنے کو بادشاہ کا ہم نسبت سمجھتے ہیں وہ قطرۂ شبنم کے بحر سا ہیں
اور پہاڑ پرواز لینے والے آگ اس کے پیچھے ہیں [illegible] اور اپنے کو بہت [illegible]
وہ جب تک راہ شریعت کی خاک نہ ہو جائیں گو بہت منزل پہ ہیں مگر گمراہ ہیں

نشہ آنکہ شعلہ و حشتی بدل افسردہ فسون شد — بر جان [illegible] دو جہان [illegible] چو آئینہ [illegible]

حل [illegible] وحشت کا ایک شعلہ میرے دل پر اپنا افسون دم کر کے [illegible]
آسمان پر دو ڈیں وہ جنون پیدا کر دیں کہ افزودن بھی نہ کر سکے

نقصانشہ ہوس [illegible] انخود [illegible] — [illegible] افزون [illegible]

حل ہم [illegible] خود سے [illegible] خیال اور [illegible] میں [illegible]
نے [illegible] پیدا ہوگی [illegible] مطلب یہ ہے کہ محض [illegible]
حقیقی حاصل نہیں ہوتی

بخیال گروہ [illegible] کار [illegible] — [illegible]

حل معشوق کا گروہ [illegible] خیال میں [illegible] صرف ہو رہا ہے اگر
اسکی آنکھ کا رنگ [illegible] دکھائی [illegible] تو [illegible]
[illegible] تاکی

جراحت دل ناتوان بخیال تو ہم نشان   کہ یاد آن کف نازنین ہنوزش سیاہ ہنوز کند

حل دل ناتوان کے زخم کا معشوق کے خیال کو بھی پتا نہ دونگا ۔ ایسا نہو کہ وہ کف نازنین اپنے فسون سے زخم کو شاد کرے اور پھر انکو بہر دے کیونکہ مین جراحت دل کا شفا نہین چاہتا جو معشوق کی یادگار ہے

نہین نہ بوی ہست دل مشائع الم بجز   کہ شہر آگہی ہم ہزار خانہ ستون کند

حل یاد رہے کہ میرا دست و دل … اور مین کسی کام کا نہین پھر بھی اپنی امید کی ستونون سے شہر شرمندہ ہون کیونکہ اگر مین اپنی امید کو تنکا بھی دونگا تو وہ اسکو ہزار گہرون کا ستون بنا دیگی یعنے بوالہوس امید کی کارستانیان تو یہ مگر بیٹھا ہوا تا … نہین ہے

کف پا بود ہم … سینہ … خاک … ہوش … شود   رود آن چنان وچنین شود کہ علاج ہمت دون کند

حل میری کیفیت کا کون علاج کرے کہ یہ کمبخت کف پا کو پیشانی کا درج اور تن خاک کو ہوش مین بناتی ہے اسکا ایسا جانا اور ایسا ہو جانا ہے ہمت دون کا کون علاج کرے

نہ فسانہ … ترانہ ما … ہے   بفسون پردہ گوش ما چہ امید نغمہ بیرون کند

حل نہ فسانہ … کا سرمایہ ہے ترانہ خوشی کا سرمایہ ہے یعنی پردہ گوش مین فسون … امید کیا … ہم خدا کی یاد مین ماسوا سے غافل ہین کوئی … ترانہ ہمکو خوش نہین کر سکتا ۔

… ہوس … گر   کہ نہال بخت سیہ گر گل آورد شبخون کند

حل مین … فارغ ہون کسی دوسری ہوس کے ترددکی جانب نہین جاتا کیونکہ میرے بخت سیاہ کا پودا گل اور بھی ہوگا تو یقینا مجہہ پر شبخون مار لگا اس مین اپنی موجودہ حالت مین خوش ہون کیونکہ سخت بدنصیب ہون ۔

چمن … ابر … سحاب …   بتامل گہر افگند سر قطرہ کہ نگون کند

حل مین … حیرت کا چمن بنا ہوا ہون (حد درجہ حیرت مین ہون) کہ اسکی قلم کے رشحہ کا ابر … قطرہ کو سرنگون کرتا ہے تو پہلے تامل مین گہر بنا کر گراتا ہے

جہان جنون بہار غفلت ز نرگس سرمہ سا دارد   … تماشا دارد

حل شعر کی ترکیب … ہے جہان جنون یعنی بسیار جنون … جہان نرگس بہار غفلت (دارد) کا فاعل اور جہان جنون مفعول ہے یعنی معشوق کی نرگس سرمہ سا سے بہار غفلت بہت

بڑا جنون اپنے قبضہ میں رکھتی ہے بہار کی موسم میں عاشقوں پر جنون طاری ہوتا ہے اور جنون لا
ہیں آنکھ میں نہیں لگتی مگر چونکہ یہ جنون بہار غفلت سے جو مخمور نرگس سرمہ سا کا رقت نتیجہ پیدا ہوا
ہے لہذا غفلت ہی کا جنون دنیا کے سر پر ہے جس طرح سوار ہو کہ ہم ہر بن مو سے خواب خانہ میں
ہیں اور ہمارا محمل جسپر ہم سوتے ہیں گران متاع ہے۔ مطلب یہ ہے کہ معشوق کی نشیلی
آنکھ نے دنیا کو مدہوش کر رکھا ہے۔

چو نشۂ قبول اثر فراہم ز خاک گل میکند حنا ہم — فلک ز روز غبار ما ہم بزیر پا کرد کاش دارد

حل جب قبولیت کا اثر اکٹھا ہو جاتا ہے تو خاک سے حنا اگتی ہے آسمان دور روز سے لیے ہمارا
غبار بھی تیرے پاؤں کے نیچے رکھے تاکہ اس سے حنا اُگے اور اس ذریعہ سے ہم تیرے
قدموں سے لگیں اور پابوس ہوں۔ تقریباً یہی مضمون غالب دہلوی نے لکھا ہے۔ ع

مٹ گیا عاشق ہے کوسون جو آگئی پر حنا — کسقدر یارب ہلاک حسرت پابوس تھا

کشاد بند نقاب امکان بسعی بینش مگیر آسان — کہ رنگ ہر گل درین گلستان بحیرت دور باش دارد

حل بینش (عقل) سے نقاب امکان کے بند کا کھولنا آسان نہ سمجھ۔ کیونکہ اس گلستان
میں ہر گل اپنا رنگ دور باش (نیزہ) کے احاطے میں رکھتا ہے کہ مجھ سے الگ رہو اسکی
حقیقت معلوم نہیں ہو سکتی مطلب یہ ہے کہ کوئی نہیں سمجھ سکتا کہ امکان کیا چیز ہے اور اسکو
پیدا کرنے میں صانع حقیقی نے کیا حکمت رکھی ہے مصرعہ ثانیہ میں دارد کا
فاعل ہر گل ہے اور رنگ مفعول ہے۔

بگرد صحرا و دشت و در شتابی کہ قدر عجز رسا نہ بینی — سر از نفس عنان نتابی بجو رسید سلامتی دارد

حل تو جنگل اور پہاڑ کے گرد دوڑتا ہے کیونکہ عجز رسا کا مرتبہ نہیں پاتا یعنی تجھے اپنی عجز کا جو درحقیقت
رسا ہے ادراک نہیں ہوتا حالانکہ عاجز ہو جانا بھی رسائی ہے کیونکہ ع واماندگی شناسے تو جادہ
شناسے نیست۔ تو سانس کے ہلانے (تجسس) سے سر نہیں پھیرتا حالانکہ عجز رسا خود منزل
مقصود تک تیرے جانے کی تلاش میں ہے۔

حذر ز تزویر زہد کیشان بمکر و فریب خاص نمایان — وضو و مکروہ جا رشیان ہزار شاش و بریش دارد

حل زہد کیشوں (زاہدوں) کے مکر سے حذر کر اور انکی ظاہری صفائی کے فریب میں نہ آ ان جامہ
ریشوں (طویل اور بھری ڈاڑھی والوں) کا گروہ وضو بول و براز رکھتا ہے یعنی یہ مکار سراپا نجاست
میں انکا وضو بھی بول و براز میں لتھڑا ہوا ہے۔

تشنہ ام از لباس عریان گردو شہا چہ تعلق دنیا ام نیست   چون عاشق [illegible] شدم ایشان فاش ولرزد

حل میں لباس (تعلق دنیا) سے پاک تھا اور الفاظ اور کے کا مضمون یعنی مضمون کو بھی لفظوں کا لباس نہیں پہنا سکتا خاموشی میں بھی مضمون کا سا تھ اور طرح کی فاش آوازیں رکھتا ہے یعنی میری ظاہری حالت ہی میرے حال کی شاہد ہے

خود لاسے لیکن عشق ہی الفکر بزد نہ الم ہوئی   چون عشق ما ہستی نشست آتش دارد

لغت آتش طور پر نہ پر حرف پیدا نہ لیا ہے شعلہ آتش خود وغیرہ —

حل اے پیارے تو عشق کی سوزش کی الفاظ میں الم کی پیدا کرنا ہے دنیا میں ہر شخص خود ان میں ہے اس طرح مثل کم کے ہوئے ہیں جیسے کہ بجلی اہل عشق ان ہاتھوں کی سبب پرستش کر رہے ہیں جیسے آتش کے سوا کچھ بھی نہیں لاکہ آتش عشق ہے نہیں بجھ سکتا ہے

تکملہ معنی پایان نسخہ اسرار از معانی تأمل الطیفہ واشگافتہ شد از الفاظ معانی خاقیہ دریافتہ کہ مصول مابین دو عدم لفظ اسم است و مراد ازین معیت اغیار است و مطلوب معنی ذہم مرتبہ دوئی وار آنست حقیقت معنی دوئی است بکلام جز این مرتبہ تمیز است مطلق یا اشارت احدیت ذات است کرده ند از الفاظ اشارات از شہادت اضافی ہا پیوستہ واحدیت برآوردہ

حل بعد دونوں کی کتاب سے جو لوگ معنی پا سکے ہیں انہوں نے تأمل کر کے سمجھے سے اسباب لطیفہ کا لا ہے اور فکر کے پیش ارادہ سے نہایت معنی دریافت کئے ہیں کہ دو عدم (افکار جیسے عدم سابق و عدم لاحق کہے ہے) ان کے مابین (ہستی امکانی) کا اطلاق ہے اور مراد اس معیت سے ہے دو موجود (آفریننده اور آفریده شده) کی اور پانچ مرتبہ دوئی کا سمجھنا اور یہی دوئی کی حقیقت پانا ہے تمیز کے کلام سے غیب مطلق کے مرتبے کو احدیت کے اشارہ کی طرف منسوب کیا ہے (خدا تعالیٰ کی ذات معیت گویا اشارہ احدیت ہے) یعنی احدیت کے سوا کوئی شئے مابین دو عدم موجود نہیں اور اس نتیجہ کے ظاہر ہونے کے لئے نسبتی شہادت سے و احدیت مراد لی ہے یعنی احدیت اور واحدیت میں کوئی فرق نہیں صرف ایک نسبتی فرق ہے جس کے لئے مع اللہ وقت کی جانب اشارہ ہے یعنی دو عدم کا مابین بھی معیت واجب الوجود کا ایک وقت ہے

حق میگوید من ازل و ابدم   آن نوشتہ شمار لا ثنین احدم

یکتائی من کرد خیال دو عدم   چو شیشہ میان [illegible] دوعدم

حل خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ مین نہ ازلی ہون نہ ابدی ہون (کیونکہ اس سے تعین و تحدید
لازم آتی ہے) مین تو شمارت سے پرے ہون لا نہین احد ہون - میری یکتائی نے دو عدم
کا خیال کیا یعنی معیت درمیان سے عدم کو فرض کرکے جوش زن ہوئی - یعنی بجز میرے
کوئی شئی موجود نہین دو عدم کا تعدد بھی فرضی اور اعتباری ہے ۔

نکتہ صحبت دانا در عالمیکہ معموری سوادش بغبار غفلت است عطیہ غیبی - و موانست عرفا
در محفلیکہ آرایش او بکدورت نسیان است غنیمت لاریب - جہانے بفکر تن پروریہا
مردہ است ما حصل زندگی کرامت و عالمے در شکنجۂ خود پرستی افسردہ - رہائی از چنگ
طبیعت کجا ست - دریں آئین از ہجوم تاریکی دلہا شمع روشن نمیتوان کرد و از غلبۂ بی اتفاقی
طبایع مژگان بہم نمیتوان آورد - اینجا سودا ست خباثت طبیعت دود دماغ کمال است و وسوسۂ
حرص و حسد خسک پیراہن خیال - تا چشم بالتفات بہم کشودہ آید آبرو ست صرف گرد
ندارند ریختہ است و تا لب بحدیث موافقت باز کردہ آید شیرازۂ اخلاقے کہ نہ بستہ بود گسیختہ
جمعیتہا پیش از تفرقہ دام اندوہ و کلفت و اختلاطہا پیش از جدائی مایۂ یاس و ندامت
ساز گفتگوہا سر بود شکوۂ عمر و زید است جستجوہا حاصل مکر و کید - بریں تقدیر جمعیکہ
احتمال جمعیت توان یافت از ساز تفرقہ آہنگ است - این مقام نباید اندیشید و در صحبتیکہ آشنائی
الفت توان کرد از نتائج وحشت حصول این انجمن نمیتوان فہمید -

حل دانائی صحبت ایسے عالم (دنیا) مین جسکا سواد غبار غفلت سے معمور ہے یعنی سب غافل
ہین ایک عطیۂ الٰہی ہے اور عارفون کی موانست ایسی محفل (اسی دنیا) مین جسکی آرایش نسیان کی
کدورت سے ہے یعنی سب خدا کو بھولے ہوئے ہین ایک یقینی لوٹ ہے ایک جہان
تن پروری کی فکر مین مردہ ہے زندگی کا ما حصل کسے نصیب ہے اور ایک عالم خود پرستی
کے شکنجے مین افسردہ ہے طبیعت (نفس) کے چنگل سے کسے رہائی نصیب ہے - ایسی
روش مین دلون کی تاریکی کے ہجوم سے شمع کا روشن ہونا ممکن نہین اور طبایع کی بے اتفاقی
سے پلکون کو بھی کوئی باہم نہین ملا سکتا (نا اتفاقی طبایع سے پلکون کو بھی کوئی نہین ملا سکتا)
یعنی اہل اللہ سے طبایع موافق نہین ہوتین یہان خباثت کی ناپاکی دماغ کمال کا دھوان ہے
یعنی خباثت کمال کے دماغ کو پریشان کرتی ہے جبتک خباثت ہے کوئی کامل نہین ہو سکتا
اور حرص و حسد کا وسوسہ پیراہن خیال کیلئے خسک (گوکھرو) یعنی تکلیف دینے والا ہے

تاکہ شمر التفات کھیلے مروت کی آبرو جو کسیکو حاصل نہین بگڑی ہوئی ہے اور تاکہ ایسے
موافقت کی بات مین بھولا جاسکے اخلاص کا شیرازہ جو درحقیقت باندھا ہی نہین گیا تو تازہ
یعنی دو طرفین کی جانب سے نہ لوگونکو التفات ہے نہ آپسمین موافقت و اخلاص ہے جو جمعیت مین تفرقہ
سے شیرازہ بندہ اور کلفت کا دامن پہنچا ہوئی ہین اور باہم خلا ملا جدائی سے پہنچتی پاس
اور بدصحبتی کا سرمایہ ہین گفتگو دونکا ساز مکر و زرق کے شکوہ سے [illegible] تو دونون
کی بات تکرار کینہ کا جامہ ہے - اس صورت مین تجھے مین جمعیت کا احتمال ہوسکے اسکو
ہمتوا ہم سے تفرقہ ڈالنے والے سامان سے سمجھنا چاہئے اور جس صحبت مین کہ الفت
الہی کی بو پائی جاسکے اسکو اُن سے کے نتائج سے جسکا حاصل وحشت ہے جاننا چاہئے -
مطلب یہ ہے کہ موجودہ حالت مین اگر کہین اہل اللہ اور عارف پائے جاتے ہین تو
یہ اتفاقی اور ایک شاذ امر ہے ورنہ دنیا طمع اور حرص اور غیبت اور غفلت مین مبتلا ہے -

در جہان خلق از برخلقت آدم کم است ‏ ‏ ‏ باز در اصناف آدم آدم محرم کم است

حل - دنیا مین آدمی کی تعداد ہر مخلوق سے کم ہے پھر آدمیون کے گروہ مین وہ
آدمی جو محرم اسرار معرفت ہو کم ہے -

بوئ الفت در مزاج دہر نتوان یافتن ‏ ‏ ‏ آنکہ این آئین گو باشد در عالم کم است

حل - زمانے کے مزاج مین اُنس کی بو پانا ممکن نہین شاید اس آئین سے اس جانب ہو مگر
اس عالم مین تو اُسکا پانا ممکن نہین -

با چنین موجی کہ عالم غرقۂ طوفان اوست ‏ ‏ ‏ در چنین جا آبروئے مروت احتمال نم کم است

حل - باوصف ایسی موج کے کہ عالم اسکے طوفان مین غرق ہے مروت کی پیشانی پر
نم کا احتمال کم ہے یعنی دنیا جو ادث حرص و ہوا مین مبتلا ہے [illegible] ندامت نہین ہوتی -

بسکہ ہر دم [illegible] در جیب نفس [illegible] ‏ ‏ ‏ [illegible] گہ خواہی [illegible] کم است

حل - لوگون نے اپنے نفس کی جیب مین تلوار چھپا رکھی ہے یعنی طعن و تشنیع کرتے ہین تو
جسم پر زخم [illegible] چاہے [illegible] کم ہے -
[illegible]

[illegible] ‏ ‏ ‏ [illegible] باشد ہم کم است

حل - جو بات ناگوار ہو اسکا ایک نقطہ بھی کافی ہے اور معنی دلخواہ کی اگر سو کتابین ہون وہ بھی کم

از ازل این بیش و کم دارد خروش [illegible] ‏ ‏ ‏ [illegible] گفتہ ام کم است

حل: دنیا میں بیش و کم کا شور ازل ہی سے ہے کچھ آج نہیں جو کچھ ہے سے زیادہ کیا وہ زیادہ اور جو کچھ کم کیا وہ کم ہے دنیا کا پیٹ نہ زیادہ سے بھرتا ہے نہ کم سے یہی عالم اس میں مبتلا ہے۔

چہ پرسی از نشۂ معنوی بیرون ز مئے پیمبر — ز بیرون پیالہ نگر کہ شیشہ بدامان شیشۂ گران است

حل: جو دماغ کہ ہوس و فکر سے نشۂ باطنی سے آشنا نہ ہو وہ کیا سمجھ سکتی ہے اگر تو ہوس سے جو شیشہ میں ہے کچھ پیالہ و جام حاصل کرے تو شیشہ گردن کی خواہش پوری کیا کرے لوگ تو شیشہ شیشہ کے بنانے والے ہیں یہ کو شیشہ میں بند کرنا اعلاوہ اس اور حریف کا کام ہے یہی اثر ان کو یہ کیا پیالہ پہنچا۔

ورا گشایا رانگہ بر تو کلید فروتنی — کہ نگاہ جام حاصل مدعا نظر آشنا

حل: اگر تو اختیار کا دروازہ کھولنا چاہتا ہے تو فروتنی سے سامان سے کیونکہ جو شخص حصول مدعا چاہتا ہے اگر وہ ہنر پیشہ کی تلاش کریگا تو آنکھ میں ایک دن فرور چمک پیدا ہوگا۔

ہوا وداع قافلۂ ہوس آن خرام ز قافلہ گذشت — نگذشت کہ موج گشت ہماچہ رہ پل گوہر

حل: قافلۂ ہوس کے وداع کر دینے (ہوس سے دور کر دینے) کو تیرا دل ہی جو اکثر اتنی دوری سے بر طرف ہوکر جمع اور فاقہ کش ہے کافی ہے کیونکہ موج کا تحمل دریا سے گوہر کے پل سے ہوا نہیں گذرا۔ یعنی انسان دریا سے جو ہوس و ہوس کو جھٹک کر پل پر گذرتا ہے (کامیاب ہوتا ہے)۔

نگاہ یکہ بر چمن او نگاہ ہوس انتظار چمن — بجو بر چاک دل آید نگاہ خندہ زیر لب

حل: نظارہ کیلئے گل آفتاب کا ضبح کے سے بھی جو آزاد نہیں ہوتا ہے اس لئے اپنا جیب و گریبان چاک کر لی ہے جیسا چمن والے میں نظارہ کے انتظار کا ہوس کرنا چاہئے۔

چو سر کشید زنا کسی تری نگہ بر خیال ز خود ہو — ستم سے گئے جوہر ستم بر دل آگاہ ہی از نظر

حل: تاکہ آنسو کی طرح تیری نگاہ پہنچے سے خود سری کی راہ سے تاکہ نظر سے ظالم کی بات ہے کہ آپ تیری سے پیدا ہوئی ہے سرکش خرام ہے یعنی ظاہر ہوتا ہے اور تو ہم کو راہ خود سری میں نہ پڑ کی تکلیف دیتا ہے جیسا کہ ہم سے کہ تیری نگاہ سے پہنچ (داد بیداد حاصل کرنے) سے آنسو گر پڑنا ہے۔

نرسید دامن ہمتم بہ لطافت ظلم ستمکشی — زدہ ایم دست بہ پیش بیدل چو زدہ بیکسی

حل ہماری ہمت کا دامن کسی بیکس تک نہ پہنچا جو ظلم میں مبتلا ہو کر فریاد کرتا ہے۔ ہم نے ایک ہاتھ کٹے ہوئے کو بیکس کر تو دے کی طرح زمین پر پٹک دیا ہے یعنی کوئی کسی کی ہمدردی اور فریاد رسی نہیں کرتا ہے

سحر و مرگ فرصت آگہی ہمہ سوخت غفلت گفتگو — چو چراغ انجمن نفس لغوسانہ شب ما سحر

حل آگاہ ہونے کی فرصت کا سامان گفتگو کی غفلت نے اس طرح جلا دیا ہے جس طرح سانس کی انجمن کے چراغ کو ہمارے شب کی فسانہ گوئی میں صبح ہے۔ یعنی ہم فضول جھک مار رہے ہیں کسی کو ہماری بات کی سننے کی فرصت نہیں ہے سب غافل پڑے ہیں

نگہ زبیخبری عافیت تو و ندامت آن کر — بچہ سنگ کو بم از آرزو سر ناکشیدہ بحیرتم

حل آسائش کی بے خبری کا غم ہوش کے لئے ندامت نہیں بنتا یعنی مجھی آسائش کی نیند اور حس ہی نہیں ندامت کیسی۔ میں آرزو سے اپنا سر ندامت سے بغل میں نہیں کھینچا گیا اس پتھر سے کو ٹون۔ آسائش تو مجھ کیا حاصل ہوگی آسائش کی حس ہی نہیں رہی۔

ز بسکہ ہم آشنا تش کند امتحان جفا کشان — فگند چون گذشتگی سر بیدل از تہ تیغ تر

حل جس جماعت میں معشوق کی تیغ اشارہ جفا کشوں کا امتحان کرے دنیا سے گذرنے کا جنون سب سے پہلے بیدل ہی کا سرتن سے جدا کریگا۔ یعنی سب سے پہلا شہید بیدل ہی ہوگا۔

نفس از پر شکستہ تا کجا بگشاد بال نبرد افشر — سر رشتہ کلف گرہ زدم کہ اور ہم شرر از نفس

حل سانس سے بال و پر کھولنے میں بیہودہ ہے و تاب کتنا رہیگا یعنی میرا طائر نفس افسردہ اور منقبض ہے اسکے پر کھل نہیں سکتے اب میں اپنے سر رشتہ امید کو گرہ میں وقف کروں مگر شرط یہ ہے کہ سانس سے شعر نکالوں یعنی جلتا ہوں تا کہ گرہ کھلنے کی امید ہی نہ ہے کیونکہ میں ہر طرح مایوس ہو گیا ہوں۔

بہ ہزار کوچہ چشتہ تافتہ چو تیرانہ کہ نسب افتم — بہ گمان اثر انگاہ فتم کہ رسد بہ نیشتر از نفس

حل میں ہزار کوچہ میں دوڑا اور ہر قسم کے ترانے (لوگوں کی باتیں) سنتا ہوں مگر فضول۔ اب یہ اثر کی امید کہ چہرا اٹا لوگوں کے سانس کے نیشتر تک پہنچ جاتے۔ یعنی نیشتر نواتر کی رگ تک پہنچ کانا میں خود رگ کو نیشتر تک پہنچاؤں یعنی لوگوں کیطرح طرح کی گفتگو ہوں سے متاثر ہو جاؤں

نظرم زندگی بکجا برم ستم کم ہوس یکہ نشتر الم — چو حبابیہ ہزار شکستہ ام لگشادہ چشم [illegible]

حل زندگی کا غم کہان لیجاؤن اور ہوس نفس کا ستم کیسکے سامنے گنون یعین سانس سے چشم
تری فشار مین فضول بیٹھا ہوا ہون کہ اب چشم تر نے حباب کو نچوڑا یا بھیجا اور وہ اب معدوم ہوا

سروکار فطرت منفعلم نہ خیال بیگنہم مکن — کہ چرا غبار گداز دل نگرفت شیشہ گر از نفس

حل فطرت منفعل سے مجھے جو کچھ سروکار ہے وہ اس خیال مین مجھے شرمندہ کر رہا ہے کہ شیشہ گر
نے میری سانس سے دل کے گلانے کا غبار کیون نہ لیا۔ شیشہ سے مراد شیشہ ساعت ہے
(جسکا رواج آجکل نہین رہا) جسمین ریتا بھرا جاتا ہے یعنی میری سانس جو دل کو گلا رہی ہے اُسکے گداز
کا غبار اس قابل بھی نہ ہوا کہ شیشہ گر اپنے کام مین لاتا۔

تگ و تاز عرصۂ کشان ز خیال میبرم کشان — بہوا اگر نہ عنان کشد بکجا رسد سحر از نفس

حل میدان بیکران (طلب خدا) کی تگ و دو مجھے خیال مین بے تحاشا کھینچے لئے جاتی ہے
صبح اگر ہوا کے ہاتھ مین اپنی باگ نہ دیگی تو اُسکی سانس (نفس صبح) کہان پہنچ سکیگی (صبح دم
بھر مین ساری خدائی مین پہنچ جاتی ہے)۔

ز غبار عالم وہم و ظن نرسیدۂ کہ بوئی وطن — عبث انتظار عدم مبر نشتاب پیشتر از نفس

حل تو نے مرتبہ مین اپنے کو عالم وہم و ظن کے غبار تک بھی نہین پہنچایا کہ یہان وطن بنا
پس تو عدم کو اپنا عبث منتظر نہ رکھ اور سانس سے پہلے جانب عدم دوڑ۔ یعنی تیری ہستی وہمی اور
ظنی بھی نہین کیونکہ وہم اور ظن بھی آخر اپنا ذہنی وجود رکھتے ہین ہستی تو خارجی ہے نہ ذہنی۔

بدو دم تعلق آب و گل ز تصور عدمم خجل — کہ بساط خانۂ آئینہ نبرد عیار سفر از نفس

حل آب و گل سے دو دم تعلق رکھکر عدم کے سامنے شرمندہ نہو کیونکہ آئینہ کے بساط خانہ
کو سانس کے سفر کا کچھ غم نہین ہوتا۔ آئینے پر جب پھونک مارتے ہین تو غبار سا پیدا ہوتا ہے
مگر تھوڑی دیر مین زائل ہو جاتا ہے آئینے کو اسکا کچھ غم نہین ہوتا۔ بیدل نے نازک خیالی سے
عدم کو وجود فرض کیا ہے اور ہستی انسانی کو عدم۔

ز ترانۂ نو کہ نغمہ گرہ و شور زیر گمان مبر — ہمہ را بعالم بی اثری اثر است دیگر از نفس

حل نوحہ گر کے ترانہ کو وہ شور گمان نکر کیونکہ اس عالم بے اثر مین سانس سب کی نظر مین ایک
ہی اثر ہے یعنی ہر شے کی نظر مین اثر رکھتی ہے

کف لذت تصور زندگی ... بگردن آگہی — چہ قدر سیہ شود آئینہ کہ دمد غبار ز نفس

لذت کا قصہ ... رنگ مائل بسیاہی و سرخی جو چہرے پر ظاہر ہوا اور چاند کے داغ۔

حل اپنی زندگی کے چہرہ پر شعر کا داغ آگاہی کی گردن پر نہ ڈال - آئینہ پر سانس دم کھینچا لگی تو ہم نشاں چہرہ پیچھے پہنچتے ہی آئینہ کالا ہو جائیگا - یعنی زندگی کو تصور کہنا ہی زندگی کے چہرے کا بد نما داغ ہے اب ادراک آگاہی پر الزام فضول ہے کہ وہ بیخبر ہے -

گشا چہ ببہار … ہزار انشا بے اثر　　بفشار لب بہم آنقدر کہ ہوا رود بہ دراز نفس

حل یہ … دل کا داغ ہر بے اثر ترانہ کا دروازہ نہ کھول اپنے لب کو اس قدر بھینچ کہ سانس سے ہوا باہر نکلنے پائے - یعنی خاموش رہ یہانتک کہ زندگی تمام ہو جائے - یہ قاعدہ ہے کہ کسی شیشے کے دہانہ یا پیچ سے بند ہوا ہو تو بہت ہوتی ہے نکالی ہے -

شکستہ شد ای عالم از درشتیہا کو سہ مارستیت آنچہ لب بری آرد بہ دلا کاوی بازمی گردد و ہر چہ شوق پیمائے … انداز انفعال درمی پیچد - اینجا سبب کدورت دل کہ ہمین اقبالش زد بار ناپسندی گرد سخن نگردد کراست - وسیع غبار آئینہ کہ بفیض تقابلش انفاس متہم سیہ کاری برنیاید کجا - گرد کلفت ناقبولیہا سخن را درخاک می نشاند و عرق خجلت آثرہا نالہ را در آہنگ غلطان … اگر ابہام خلائق جادۂ کجی نپیمود خامشی را ترجیح نمی نمود و اگر اغراض بر طبائع مخالفت نگماشت عزلت بر صحبت تفضیلی نمیداشت - شکایت این درد کجا باید برد و الم این اندوہ بر کہ باید شمرد -

حل عالم کی طبیعتوں سختیوں سے پہاڑ بنی ہوئی ہیں جو بات لب پر آتی ہے دلکوہی کے ساتھ لوٹ جاتی ہے اور شوق جس شیشے کی تمہید کرتا ہے شرمندگی اسکو لپیٹ دیتی ہے دنیا میں ایسا ہے کہ کدورت دل جسکے اقبال کی برکت سے ناپسندی کا ادبار سخن پر گرد نہ پھیرے کسکو حاصل ہے - ایسا … غبار آئینہ جسکے فیض تقابل سے سانس سیہ کاری سے متہم ہو کر سینے سے باہر نہ نکلے کہاں ہے - ناقبولی کی گرد کلفت سخن کو خاک میں ملاتی ہے اور بے اثری کی ندامت کا اثر نالہ کو آواز میں غلطان کرتا ہے - اگر فہم خلائق کجی کا راستہ نہ ناپتی تو خاموشی کو ترجیح نہ ہوتی اور اگر انسانی اغراض طبیعتوں کی مخالفت نہ ہوتیں تو گوشہ نشینی صحبت پر فضیلت نہ رکھتی اس درد کی شکایت کہاں لیجائیں اور اس تکلیف کا غم کیسکے سامنے گنیں - … عند … بہنو است دیگر ؛ شکوہ … کاستہ … شور … در این چمن … بار است ؛ گفت خاموش … است ؛ … از نوا تا … ہرزہ … است ؛

نقل ایک بلبل نے اپنے دوست ہمنوا سے شکایت کی کہ اسے نواپرداز چمن شور
فراغ میرا یار ہے - ہمنوا نے کہا چپ رہ کوے بہت ہیں اور عالم اس جنس سے بھرا ہوا ہے
اور کان ایسی بیہودہ آوازوں سے پُر ہیں - پس شکایت فضول ہے -

نکتہ حصول نعمت کمال بے وساطت گرسنگی محال است و سیرابی زلال جمعیت بے وسیلۂ
تشنہ لبی سراب خیال - ہلال تا از خود تہی نگردید آئینہ داری آفتاب نرسید و صدف
تا بہ پختگی سفال نرسید چشم آشفتگی از موج گوہر نخوابید - حباب در یک نفس تشنگی استعداد
دریاکشی بہم میرساند و آئینہ باندک پرواز باطن آسمان را لقمہ میگرداند ظرفہاے خالی یکسر
قابل پرکردن اند و جامہاے لبریز یکدست فرو ریختن گرانیہاے جسم اگر جابجا ... رو تیرگی
از استعانت ریاضت ہمت و کدورتہاے دل اگر آئینہ وار صفا گردد بے سبقی کار ...
بفیض فقر دست از غیبت طعام در کشیدن ممکن نیست - آدمی ملک برنیاید و ہمین دامن
از غبار اثقال چیدن پستی فطرت بال عروج نکشاید خلا و معدہ در ہمہ حال مستعد کمال
است و امتلا در جمیع اوقات مادۂ غشیان و اثقال -

حل نعمت کمال عرفان کا حاصل ہونا بغیر فاقہ کشی کے محال ہے اور زلال جمعیت سے سیراب
ہونا بدون وسیلہ تشنہ لبی کے خیال کا محض دہوکا ہے ہلال نے جبتک اپنے کو خالی
نکیا آفتاب کی آئینہ داری تک نہ پہنچا (چاند آفتاب کے نور سے منعکس اور مستفیض ہوتا ہے)
سیپی جبتک پختہ سفال کی مانند ہو جاے موج گوہر کی آشفتگی دور نہیں کر سکتی یعنی موتی
نہیں بنا سکتی - حباب تشنگی کی ایک سانس میں دریا کے چڑھا جانے کی استعداد بہم پہنچاتا
ہے اور آئینہ تہوڑی سی پرواز اندرونی میں آسمان کو لقمہ کر جاتا ہے (آئینہ میں آسمان کا
عکس نظر آتا ہے) تمام خالی ظرف پُر کرنے کی اور تمام لبریز پیالے خالی ہونیکے قابل
ہیں جسم کی گرانیاں اگر سبک روحی کے مرتبہ تک پہنچیں تو یہ ریاضت کی مدد سے ہے اور دل کی
کدورتیں اگر آئینہ کی مانند صاف ہو جائیں تو یہ بیباکاری ... فقر کے فیض سے ... کہانے سے
باز رہنا ممکن نہیں - آدمی فرشتہ نہیں بن سکتا اور غبار اثقال سے ... اس ... اٹھانے کا ...
سے پست فطرتی عروج کا بازو نہیں کہول سکتی یعنی تعلقات سے نیچے ہیں باطنی ترقی حاصل
نہیں ہو سکتی دل بیار و دست بکار رہنا چاہیے - معدے کا خالی رہنا ہر حال میں کمال کے
پہنچنے پر مستعد رہتا ہے اور شکم سیر ہر حالت میں بیہوشی (سستی اور گرانی) کا مادہ ہے -

کیسۂ خالی ہست اینجا مایہ گنج آوری — دارد اعداد اقل از صفر حاصل اکثری

حل یہان کیسہ خالی خزانہ جمع کرنے کا سرمایہ ہے کیونکہ کم عدد کو جب صفر دیا جاتا ہے تو وہ بڑھ جاتا ہے مطلب یہ ہے کہ قناعت سے دولت حاصل ہوتی ہے۔

فیض خواہی در وداع الفت اغنیا کوش — چون صفا آئینہ ات گیرد جہان دیگری

حل اگر تو حصول فیض چاہتا ہے تو دل سے امیرون کی الفت دور کرنیکی کوشش کر جب تیرا آئینہ صفائی قبول کریگا تو خود تجھہ مین اور ہی جہان نظر آئیگا۔

معدہ خالی کن برا وج عزت معنی درآ — ہست بیرون از دکان ما و تو این منبری

حل معدہ خالی کر (تارک لذات ہو) اور عزت عرفان الہی کی بلندی پر آ ما و تو (دوئی) کی دوکان سے یہ منبری باہر ہے۔

میکشی دیوار بر روی دل از تعمیر خاک — آب شو اے بیخبر از خجلت تن پروری

حل تو خاک کی تعمیر (تن پروری) سے روئے دل پر دیوار کھینچ رہا ہے اے بیخبر اس ندامت سے عرق عرق ہو کیونکہ جب دل کے سامنے تاریکی ہوگی تو وہ نظارۂ نور عرفان سے محروم رہیگا۔

نکتہ تا کمر بر شکست خود نہ بستہ راہ جنگ عالمی بر رویت کشادہ است و تا پنجۂ طاقت تنگ نشدہ خراش ہزار ناخن بر ریش جگر آمادہ ضعف اختیاری سپرے ہست در دفع بلیات اضطرار و شکنجہ ہوشیاری حصارے از سنگ باران آفت خمار۔

حل جبتک تو اپنی شکست (کسر نفس) پر کمر نہ باندھیگا دنیا کی لڑائی کا دروازہ تجھپر کھلا رہیگا اور جبتک تو طاقت کا پنجہ اپنی آستین ہی مین نہ توڑیگا زخم جگر کے چھیلنے کو ہزار ناخنون کی خراش آمادہ رہیگی ضعف اختیاری دفع بلیات اضطراری کے لئے ایک ڈھال ہے یعنی تو ضعیف بننے کا اختیار رکھتا ہے اور نزول حوادث مین مضطر ہے یعنی وہ تیرے اختیار مین نہین اور ہوشیار رہنے کا شکنجہ آفت خمار (مستی) کے سنگ باران سے بچنے کا ایک قلعہ ہے۔

من و پریشانی حسرت کہ گم است مقصد بسمل — بعد ازین نیست کجا گر نہ بزبان خنجر تا تلاش

حل مین ہون اور میری پریشانی حسرت ہے کہ معشوق کے بسمل کا مقصد گم ہے تو رنج قتل ہو جانے کی خاصیت تک بھی کسطرح پہنچیگا تو خنجر کی زبان سے یعنی قاتل اپنی زبان

ہے قتل کرنیکو نہیں کہتا بلکہ خنجر کی زبان کاٹتی ہے حسرت یہی ہے کہ قاتل تغافل شعار ہے

ستم است ذوق گزشتن نہ بکوچۂ عاجزی — تری اگر نہ کند بخون شکست آبلہ کن گلش

حل۔ کوچۂ عاجزی ہو تیرا گذرنا ظلم ہے اگر تو اپنے خون سے غبار کو تر کرکے دبا نہیں سکتا کیونکہ ضعف اور عجز سے بدن میں خون نہیں رہا تو پاؤں کا آبلہ توڑ کر اسکے پانی سے غبار کو بٹھا دے مطلب یہ ہے کہ کوچۂ عاجزی نگز

بہزار یاس ستم کشی زدہ ایم بر در عافیت — چو سفینہ کہ بشکستگی فگند بدامن ساحلش

حل۔ ستمکشی کی ہزار نا امیدیوں کیساتھ اب ہم آسایش کے دروازے پر جالگے ہیں جسطرح کشتی کو اسکا ٹوٹ جانا کنارے کے دامن میں ڈال دیتا ہے یعنی اب یہ یاس ہے کہ پھر ظلم نہوگا۔ جب کام ہی تمام ہوگیا تو ظلم کیسا۔ حالانکہ عاشق ظلم چاہتا ہے۔

خوشت آنکہ مژدۂ بفسونگری سرعقل غرق بخون کشی — کہ بسان تا جنون بخشی نشود توہم حق و باطلش

حل تیرے لئے یہ اچھا ہو کہ فسون عشق کی شادی اور عقل کا سر خون میں گھسیٹے ایسا نہو کہ حق و باطل کا توہم جو عقل سے پیدا ہوتا ہے اسکے کارن تجھے جنون کی شرم کھینچنی پڑے یعنی عقل تجھے دیوانہ بنا دے۔ بھلا عرفان الٰہی میں عقل کا کیا کام۔

بشہید تیغ وفا کرا رسد از ہوس رہ ہمسری — کہ گسیخت منطقۂ فلک ز شکوہ زخم حمائلش

حل۔ معشوق کی تیغ وفا کے شہید سے کون ہمسری کرسکتا ہے جبکہ اسکے زخم حمائل کے صرف دبدبے نے آسمان کا منطقۃ البروج بھی توڑ ڈالا ہے۔ زخم حمائل میں ترکیب توصیفی ہے یعنی تلوار کا وہ طویل و عریض زخم جو گلوئی دوش عاشق میں حمائل (پٹی) کیطرح لگا ہے۔

دل ذرہ تشنۂ جستجو سر مہر گرمی آرزو — چہ ہوس کہ تحفہ نمیکشد نگاہ آئینہ مائلش

ترکیب۔ مصرعۂ ثانیہ میں نگاہ موصوف اور آئینہ مائلش صفت ہے یعنی معشوق کی وہ نگاہ جو آئینہ کیجانب مائل ہے جبکہ وہ آئینہ دیکھتا ہے۔

حل۔ ذرہ کا دل تشنۂ جستجو ہے اور آفتاب کا سر آرزو کی گرمی بنا ہوا ہے معشوق کی نگاہ جو آئینہ کی جانب مائل ہے ہوس (اسے) کیا کیا تحفہ کھینچ رہی ہے یعنی معشوق کو نہ ذرہ کی پروا نہ آفتاب کی تو ہوا و ہوس کا زور

بخیال آئینۂ دل ام دو جہان تماشہ بخجلتم — بچہ جلوہ کاشتہ خون بہر دم کہ نفس کشم بمقابلش

حل۔ میں آئینۂ دل کے خیال میں دو جہان کے روبرو خجالت کا شکار ہوں یعنی آئینہ کیلئے عکس اور جلوہ کی ضرورت ہے اور یہ مجھے میسر نہیں اب شب خون مارکر کہاں سے جلوے حاصل کروں کہ آئینہ دل اسکے مقابلہ کا دم بھروں یعنی آئینہ دل بہت صفا و شفاف ہے مگر جلوہ مفقود

کہاں سے لاؤں حیا کا عکس اُسمین ڈالوں —

بہوائے مطلب بے نشان چہ سحر چہ داغ خشم از نفس کہ ز چاک پیرہن حیا عرق است دم سائلش

حل مین مطلب بے نشان کی خواہش مین نفس صبح کیطرح اپنے سانس سے کیا شکوہ حاصل کرون کیونکہ اُس نے حیا کا پیرہن چاک کر دیا ہے یعنی میرا نفس صبح کی طرح بے حیا ہو گیا ہے اور اُسکا دم سائل (بہنے والا خون) اس شرم سے عرق بنگیا ہے - یعنی سانس چل رہی ہے مطلب حاصل نہیں ہوتا پھر بھی مین زندہ ہون یہ بڑی شرم کی بات ہے

نہ بسر کہ ساز جنون کشم نہ دلی کہ نالۂ خون کشم من و ہوائے چہ فسون کشم کہ رود فراموشی از دلش

حل مین نہ سر رکھتا ہون کہ جنون کا ساماں کرون نہ دل رکھتا ہون کہ رو رو کر اسکو خون کرون مین بے سر و سامان کیا تدبیر کرون کہ معشوق کے دل سے فراموشی دور ہو یعنی وہ مجھ یاد کرے میری جانب سے غافل نہو —

کسے از حقیقت بیخبر چہ آگہی دہدت خبر بخطیکہ وا نرسد نظر طلب از نالۂ بیدلش

حل جو شخص اصل حقیقت سے بیخبر ہے کس آگاہی پر تجھے اسکی خبر دے - جس خط پر نظر نہ پہنچے تو اسکو بیدل کے نالے سے طلب کر - جو لوگ بے نام و نشان ہین انکی حقیقت سے کوئی واقف نہین کہ کہان جاتے ہین یعنی نالہ بھی بیدود و ہم اور بے اثر ہین -

ندرستہ سے و آئینہ جوہر صفا آئینۂ فرنگ ز تبسم امتثال کرد پیدا رگ زیاقوت شعلہ رنگش

حل معشوق کا حسن جو آئینۂ فرنگ کیطرح صاف اور بیکار ہے اسکو اپنے جوہر کے پیش کر (دکھانے) کی کچھ پرواہ نہین - اُسکے یاقوت شعلہ رنگ (لب) کی ایک رگ نے تبسم کی بہت سی امثال پیدا کر دی ہین لب پر اسکا جوہر ہے یعنی معشوق کے تبسم سے اسکا جوہر حسن خود عیان ہو رہا ہے - تبسم امثال یعنی امثال تبسم - اضافت مقلوب ہے -

شکست آن چشم فتنہ مائل تو پیا امکان بیدل بسمل مباش افسون سرمہ غافل نمود سستی از زیر سنگش

حل معشوق کی آنکھ کی وجہ سے جو فتنہ کی جانب مائل ہے اُسکے بسمل نے اپنے بازو سے ہنگامہ تپیدن امکان (ہستی) کے غبار کو توڑ دیا (مٹا دیا) ہے حالانکہ ابھی سرمہ لیکر اور تیار ہو کر اسکی آنکھوں مین نہین لگا تو سرمہ کے افسون (فریب) سے غافل نہوا بھی تو اسکا ہاتھ پتھر کے نیچے ہے مطلب یہ ہے کہ بغیر سرمہ کے معشوق کی آنکھ اسقدر قاتل ہے تو سرمہ سا ہو کے پر کیا قیامت ڈھائیگی - امکان کا وجود ہو مثل غبار (الخ)

تھا جب اوسکو بھی آنکھ کے بسمل نے تڑپتے وقت اپنے بازو سے معدوم کر دیا تو آنکھ کس قدر نازک اور مہلک ہوگی - اللہ اکبر - حق یہ ہے کہ نازک خیالی مین بیدل فرد ہے - پھر غبار اور سرمہ اور سرمہ کا ناقہ تھر کے نیچے دبا رہنا - سبحان اللہ کیا کیا مناسبات ہین - اور یا نہیہ نزاکت -

بمرغزاریکہ نرگس او کشاید نگہ بتیغ ابرو　　زداغ خود چو چشم آہو نگاہ کند پلنگش

حل جس مرغزار (سبزہ زار) مین معشوق کی نرگس چشم گوشۂ ابرو سے نگاہ کرے تو پلنگ اپنے داغ سے (چیتے کے جسم پر داغ ہوتے ہین) چشم آہو کی طرح ناز سے پلنگ نظر کرے یعنی معشوق کے صرف گوشۂ چشم سے دیکھنے پر چیتے پر یہ اثر ہوتا ہے کہ اسکا ایک ایک داغ چشم آہو بنجائے حالانکہ چیتا خونخوار ہوتا ہے - پلنگش مین ضمیر شین مرغزار کی جانب راجع ہے -

چنان ز خلوت برون خرامد نقاب بکشیدہ و نازنینے　　کہ شش جہت موج گوہر بہجوم آغوش کرد تنگش

حل ایسا نازنین چہرہ سے نقاب نکھولکر یعنی بے پردہ ہوکر کیونکر خلوت سے باہر نکلے شش جہت سے موج گوہر کی طرح ہجوم آغوش نے اوسکو تنگ پکڑ رکھا ہو - گوہر سے مراد موج آب گوہر ہے یعنی جسطرح آب گوہر گوہر کو اپنے آغوش مین تنگ پکڑے ہوئے ہے اسی طرح ہجوم آغوش نے اسکو تنگ پکڑ رکھا ہے - طرفہ یہ ہے کہ وہ نازنین ہے نزاکت کی وجہ سے اوسکا کچھ زور نہین چل سکتا - ہجوم آغوش کے شکنجے مین ہو کر مجبور ہے -

قبول نازش نہ بودن کن بسر ز گداز جگر برون کن　　وبہ ذوق نیاز خون کن حنا چو گل بدست تنگش

لغت قبول بالضم آگے آنا اور باد صبا کا چلنا اور کوئین مین ڈول ڈالنا اور بالفتح قبول کرنا اور باد صبا اور وہ عورت جو دوسری عورت کے بچے کو گود مین لے اور یہاں شعر مین مراد بالفتح ہے -

حل تو اس قابل نہین کہ معشوق کا ناز تجھے قبول کرے - پس مجنون ہونا اختیار کر گداز جگر سے سر باہر نکال یعنی پہلے اپنا جگر گلا اور دلکو ذوق نیاز مین ہمہ تن خون بنا پھر دیکھ کہ حنا اسکے چنگل (ہاتھ مین) کیا ظہور کرتی ہے کچھ بھی نہین اسکا حنائی ہاتھ تو تغافل سے دل کا خون ہی کریگا -

اگر دو عالم غلو نماید بشوق بیخواست بر نیاید　　چه رنگہا پر نمیکشاید بسیر باغیکہ نیست رنگش

حل اگر دونو عالم فراہم ہوکر غلبہ کریں شوق بیخواست سے عہدہ برآ نہین ہوسکتے یعنی شوق بیخود کو روک نہین سکتے - ایسے باغ مین جسکا کوئی رنگ نہین شوق کس کس رنگ سے پہول رہا ہے مراد شوق معرفت بیچون وچگون ہے -

زسیر گلزار چشم بستن کسی نشد محرم تسلی　　کجاست آئینہ تا نمایم چہ صبح دارد بہار رنگش

حل چشم بستن (مراقبہ) کی سیر گلزار سے کوی تسلی کا محرم نہوا - آئینہ کہان ہے تاکہ مین دکہاؤن کہ مراقبہ کا گلزار اپنی بہار کے رنگ مین کیا کیا صبح رکہتا ہے - یعنی مراقبہ کیلئے ایسے دل کی ضرورت ہے جو آئینے کیطرح صاف ہو تاکہ اسمین صبح عرفان کا جلوہ نظر آسکے -

زساز عشق غرور ساغر ہزار بیداد میکشد سر　　توازتمیز فضول بگذر شکست دل داند و ترنگش

حل عشق کے ساز سے جو غرور ساغر ہے یعنی جسکے ہاتہ مین غرور کا ساغر ہے ہزار ظلم پیدا ہوسکتے ہین تو فضول تمیز سے درگذر کر - دل جانے اور اوسکی شکست کی آواز - یعنی اپنے دل کو توڑ اور اوسکے ٹوٹنے کی آواز ہی تیرے لئے ساز ہے - اس سے زیادہ تمیز کرنا فضول ہے

بہ سعی جولان بعجز بیدل نگشت پیدا سراغ قاتل　　مگر زپرواز رنگ بسمل رسی بفہم پر خدنگش

حل اے بیدل، ہوش نے تنگ ودو مین کتنی سعی کی مگر قاتل کا سراغ نہ ملا - اب شاید رنگ بسمل کے پرواز سے تو خدنگ معشوق کے پر کو سمجہے - یعنی فنا ہوکر - مرتے وقت مردے کا رنگ اڑجاتا ہے - مطلب یہ ہے کہ زندگی مین تو قاتل کو نہ پہچانا اب مرنے پر پہچانیگا -

نکتہ طبائع را تقلید اوضاع یکدگر رہزن تحقیق است وتبعیت عادت ورسوم مانع سر منزل توفیق - اکثر استعدادہا در حجاب قوۃ از فعل محروم ماند ویکے از انہا عنان خیال بعرصہ وقوع نگرداند فرصت سرزانو آن قدر دور نہ ساختہ کہ لبعی دستہا سے برہم سودہ آوازش توان داد - وکلاہ تنقیح اوقات بررو سے حقیقت دیوار سے برنیاوردہ کہ بچاک ہا سے گریبان ندامت را چہ توان کرد یا دیجمعیت دل بشرط عزلت ہمہ را میسر است اگرہم صحبتان معذور دارند نسخہ تسلی بمطالعہ ہر کس در بغل دارد اگر ہمدرسان بحال خود واگذارند - آب در ہر طبیعتیکہ راہ یافت حائل تکاپیہ تری نمود نیست، وآتش ہر مزاجیکہ غالب افتاد سرگرم دکان حرارت کشودن - بلا دہ بیابان را بحکم تسلط رسوم ہمراہ جیب ہر بنیاد دردہ در خروش ناقوس غوطہ خواری است و سجدہ بان را

سر حساب ادراک نفس نا کردیده ہمان تعلق سبحہ شماری ۔ نہ برہمن را از کشائش دام اختلاط زنار تعلق گسیختن تا بتامل کوشد کہ ناقوس دیرستان فطرت چہ آہنگ دارد و نہ شیخ را از آفات رجوع خلق بحصار تنہائی گریختن تا فہم نماید کہ لبیک تپید نگاہ کعبۂ دل چہ سبحہ میشمارد ناچار تفرقہ ہمہ گردِ خویش نہ بستہ نہ از کیسہ غیر میشمارند و سر کیہ بخیال خود نہ دزدیدہ نہ از گریبان دیگران سری آرند از غافل آباد آفتکدۂ این وآن مگر در پناہ خاموشی گریزی تا سبب تقاضہ زبانہا حرفے توانی فہمید واز صدہزار غولستان دہم وظن گوش التجا بگیری تا از پردۂ غیب نوائی توانی شنید ۔

حل ایک دوسرے کی وضع کا مقلد بننا طبائع کیلئے رہزن تحقیق ہے اور عادات ورسوم کی تابعداری سر منزل توفیق الہی پر پہنچنے کی مانع ہے بہت سی استعداد بین قوۃ کے پردے بین فعلیت سے محروم رہین اور اُنمین سے ایک نے بھی اپنے خیال کی باگ میدان وقوع بین نہ پھرائی ۔ فرصت نے سر زانو کو (تاکہ مراقبہ کرسکین) اسقدر دور نہین کیا کہ تھکے ہوئے ہاتھوں کی دستک سے سر زانو کو ہلانیکے لئے آواز دیسکین یعنی فرصت مین ہاتھ پر ہاتھ رکھکر بیٹھنے سے ہاتھ گہسگئے ہین اب اُنمین دستک دینے کی بھی طاقت نہین رہی ۔ بھلا مراقبہ کرنیوالون کو فرصت کہان ۔ اور تضیع اوقات کی کلفت نے حقیقت کے سامنے ایسی دیوار نہین کھینچی کہ گریبان ندامت کے چاک سے راہ کہول سکین ۔ یعنی تضیع اوقات پر شرم بھی نہین آتی دل جمعی (یکسوئی اور اطمینان) سب کو بشرط عزلت میسر ہے بشرطیکہ ہمصحبت محذور رکہین مرد مالوہ کیواسطے تسلی کا نسخہ (کتاب) ہر شخص بغل مین رکھتا ہے بشرطیکہ ہمدرس لوگ اُسکو اپنے حال پر چھوڑدین یعنی خلوت اور مراقبہ کے مزاحم نہون ۔ پانی نے جس طبیعت مین راہ پائی تری دکھانے کی تکلیف پر ضرور مائل ہوگا اور آگ جس مزاج پر غالب پڑی وہ حرارت کی دوکان کہولنے پر ضرور سرگرم ہوگی ۔ بتخانے والون کو بحکم تسلط رسوم یعنی رسوم اُنپر غالب ہین درآنحالیکہ اُنہون نے جیب سے سر نہین نکالا ۔ ناقوس کے شور وغوغا مین صرف غوطہ خواری نصیب ہے اور مسجد والون کو درحالیکہ حساب ادراک نفس کا خیال نہین ہوا ابھی آتے سانس کو نہین جانچا کہ یاد الہی مین مشغول ہے یا نہین ۔ بدستور تسبیح کے دانے گننے سے تعلق ہے نہ برہمن کو دام اختلاط کی کشاکش سے زنار تعلق دنیوی کا توڑنا میسر ہے تاکہ وہ اس تامل مین کوشش کرے کہ فطرت الہی کا دیرستان (وہ مقام جہان لاکہون بتخانے ہون) کیا آواز رکھتا ہے یعنی ہتّے برہمن کیلئے ہر جگہہ اور ہر شئے بتخانہ ہے جسمین وحدت الوجود

موروثی رکھی ہے ۔ تسلیم اور رجوع مخلوق کی آفتون سے تنہائی کے قلعہ مین بھاگنا بہتر ہے
تاکہ سمجھے کہ کعبۂ دل کی تپیدنگاہ کی لبیک کیا تسبیح پھیر رہی ہے یعنی کعبۂ دل جس مقام پر
تڑپتا ہے وہان کی لبیک کی تسبیح کس قسم کے دانے پھیر رہی ہے ۔ یعنی برہمن اور شیخ
دونون پابند رسوم تقلید ہین اور تحقیق سے غافل ۔ ناچار نقد جو انہون نے اپنی گرہ مین نہین
باندھا اسکو غیر کی تھیلی مین تلاش کر رہے ہین یعنی یہ سمجھتے ہین کہ یہ نقد ہماری ہی ملکیت ہے اور جو
سر انہون نے اپنے خیال مین نہین چھپایا یعنی اپنی ذات کی معرفت مین مراقبہ نہین کیا اسکو
دوسرون کے گریبان سے نکالتے ہین یعنی وصول الی اللہ مین دوسرون کی تقلید
کرتے ہین تو این و آن کے آتشکدۂ شور و غل سے خاموشی کی پناہ مین بھاگ تاکہ
زبانون کی تقلید کے بغیر کوئی حرف سمجھ سکے یعنی یہ تقلید چھوڑ کہ وہی حرف سمجھ مین
آسکتا ہے جو زبان سے نکلے بلکہ فطرت الہی کے بہت سے حرف ایسے ہین جو بغیر تکلم کے
اور زبان کے سمجھ مین آتے ہین اور صدمہ زار غولستان وہم و ظن سے الجھا کان پکڑ
(وہم اور ظن کے دیوون کے رہنے کی جگہ ایک صدمہ زار ہے جس سے کانون کو صدمہ
پہنچتا ہے) تاکہ تو پردۂ غیب سے ایک آواز سنے یعنی دنیا اور مافیہا ایک وہم و ظن ہے کوئی
شے واقعی نہین اسکو چھوڑ اور وحدۃ الوجود جو یقینی اور واقعی ہے اسکی جانب آ ۔

انکار سوے غیر باش تصدیق ہمینست ۔۔۔ وا گرد بدل دلیل توفیق ہمینست
تبعیت خلق از حقت غافل کرد ۔۔۔ ترک تقلید گیر تحقیق ہمینست

حل خدا کے سوا غیر کا انکار کر بس یہی تصدیق ہے اپنے دل کے گرد پھر یعنی طواف کر بس
توفیق کی دلیل یہی ہے مخلوق کی پیروی نے تجھے حق سے غافل کر دیا ۔ تقلید کو
چھوڑ بس یہی تحقیق ہے ۔

شد فہم مقصد عالمے ز تلاش بیہودہ قدم غلط ۔۔۔ کعبہ و دیر تہ پاستہ اگر نکشیم رہ عدم غلط

حل قدم رکھنے کی بیہودہ تلاش نے ایک عالم کے لئے مقصد کا سمجھنا غلط کر دیا کعبہ اور
بتخانہ دونو پاؤن کے نیچے ہین ۔ بشرطیکہ ہم عدم (فنا) کی راہ غلط نکرین یعنی فنافی
الوجود ہو جائین تو جہان قدم رکھین وہین دیر و کعبہ موجود ہین ۔ بیہودہ تلاش نے
ہماری راہ گم کر رکھی ہے ۔

ز فنا بہر جانب ہوس اثر نفس نشگافت کس ۔۔۔ بکجا رسید لشکری کہ کشد نشان علم غلط

حل منزل ہوس کے غبار میں کسی نے سانس کا اثر بچیرا یعنی یہ غور نکیا کہ سانس کہاں جاتی ہے جو سپاہی علم (تھپڑ سے) کا نشان غلط کر دیگا وہ کہاں پہنچیگا یعنی سپاہی تو علم کے پیچھے پیچھے جاتا ہے جب وہ اسکا سراغ گم کر دیگا تو ضرور آوارہ ہو جائیگا۔ سانس کو لشکری قرار دیا ہے یعنی سانس خود واجب الوجود کی جانب جاتی ہے تو بھی اسکے پیچھے چلا چل۔

نفس بیاد مخمصہ زندگی ثبوت محکمہ یقین　　که گواہ دعوی باطل تو دروغ بود و قسم غلط

حل تیری زندگی کے مخمصہ کا ثبوت محکمہ یقین تک نہ پہنچا کیونکہ دعوی کے گواہ جھوٹے تھے اور قسم غلط تھی۔ مطلب یہ ہے کہ تیری زندگی یقینی نہیں بلکہ ایک امر اعتباری و انتزاعی ہے

ز صفای شیشہ پری کہ ز ره گمان بہ یقین بری　　تو بر آب می فگنی تری من و هر دو بهم غلط

حل شیشۂ دل کی صفائی سے پری ڈھونڈھ تاکہ تو شک سے یقین تک پہنچ جائے یعنی اپنے دلکو الیسا مجلا اور صاف بنا کہ پری عاشق ہو کر اسمیں قید ہو جائے تو جو شیشہ کی آب پر پانی ڈالتا ہے تاکہ وہ صاف ہو جائے تو میں اور تو دونوں غلطی پر ہیں کیونکہ پانی ڈالنے سے شیشہ اور بھی مکدر ہو جائیگا۔

بہمہ شخص معینت در عکس زده دم امتحان　　چہ خطا کہ شد ز تامل تو کتاب آینہ ہم غلط

حل تیرے شخص معین (ہستی) کی خود پر دم امتحان نے عکس کا دروازہ کھٹکھٹایا یعنی امتحان لیا کہ اس آئینہ میں عکس بھی ہے یا نہیں۔ خطا کیا معنی جب تیرے عکس کی جانچ میں تامل کیا گیا تو آئینہ کی ساری کتاب ہی غلط ہو گئی یعنی تیری ہستی محض غلط۔ وہمی اور خیالی ہے اسلئے آئینہ میں عکس تک نہیں پڑ سکتا۔

من و مای مکتب آب و گل همه شرم ست اگر گذشت　　بہ ندامت ابدی مکش گرشتہ دو دم غلط

حل بڑے ظلم کی بات ہے اگر مکتب آب و گل کا من و ما بھی شرمندہ کرے اس مکتب میں اگر دو دم کیلئے تیرا سبق غلط ہو گیا　　تو ہمیشہ کی ندامت میں بھی تو اسکو نہیں لے سکتا۔ یعنی اگر تو خدائے تعالے کو دنیا میں دو دم کے لئے بھول گیا ہے تو ندامت ابدی بھی اسکا کفارہ نہیں ہو سکتی من و ما سے خواہ فارسی کی ضمیر متکلم مراد لیجائے یا عربی کی ما و من یعنی غیر ذوی العقول اور ذوی العقول دونوں صورتوں میں ایک ہی مطلب ہے۔ کیا معنی کہ من و ما بھی بے ثبات ہے اور ما و من بھی فانی۔

خود ما سر نوشت من است شہید ناز تو شیخ عشق　　چو نقوش وهمی رونق کہ تو دیکھا غلط ہمہ غلط

حل میرا خط سرنوشت (خط التقدیر) تراوش حیا سے اسطرح پانی پانی ہوگیا جسطرح بھیگے ہوئے کاغذ سے معنی روشن کے نقوش پانی ہوکر غلط ہو جاتے ہین بگڑ جاتے ہین - مین اپنے اعمال سے اسقدر نادم ہون -

اگر آبم آب رخ گہر و گر آتش آتش رنگ زر
بتو آشنا یم آنقدر کہ دوئی کند بخودم غلط

حل اگر مین آب ہون تو آب رخ گوہر ہون اور آتش تو آتش رنگ زر ہون - تجھ سے اسقدر آشنا ہون کہ دوئی مجھ میرے آپ مین غلط کر دیتی ہے یعنی کھو دیتی ہے جسطرح زر مین اُسکے رنگ کی دوئی باقی نہین رہتی دونو ایک ہو جاتے ہین -

ستم بیدل اینقدر از جنون بخیال بیہدہ میزنم
رقم جریدۂ مدعا غلط است اگر نکنم غلط

حل مین بیدل اپنے جنون سے بیہودہ خیال مین اسقدر تنا ہوا ہون کہ دفتر مدعا کی رقم کو اگر مین خود غلط نکرون وہ جب بھی غلط ہے یعنی پہلے ہی غلط ہے میری غلط کرنیکی حاجت نہین مطلب یہ ہے کہ جنون کے باعث بیہودگی ہی بیہودگی ہے مدعا کچھ نہین -

رخ شرمگین تو ہیچگہ بخیال ما نکند عرق
کہ دل از نفس نگدازد و نگہ از حیا نکند عرق

حل تیرا رخ باوصف اسکے کہ شرمگین ہے مگر ہمارے حال زار کے خیال مین کبھی اُسکو عرق تک نہین آتا کیونکہ نہ دل ہمارے نفس (آہ) سے نرم ہوتا ہے نہ حیا سے نگاہ عرق کرتی ہے -

بہ نیاز تحفہ بیکدلی سبقے نبردہ ام از وفا
کہ زگرمجوشی خون من بکفت حنا نکند عرق

حل مینے عاجزی سے یکدلی کو تحفہ بنایا پھر بھی وفا سے سبق نہ لیا کہ معشوق مین وفا نہین کیونکہ میری گرمجوشی خون (محبت) سے مہندی تک تیرے ہاتھ مین عرق نہین کرتی -

بلبم نہ حاجت نارواگرہے ستمزدۂ حیا
سر رشتۂ گلہ وا کنم اگر آشنا نکند عرق

حل میرے لب پر ناروا حاجت سے ایک گرہ ہے جو حیا کی ستمزدہ ہے یعنی حیا اُسکو کہلنے نہین دیتی اسلیئے کہ ناروا ہے اب مین گلہ کا سررشتہ کہولون بشرطیکہ آشنا (معشوق) حیا سے عرق نکرے عرق سے گرہ سخت ہو جائیگی -

بغبار رنگ ہوای گل نگہ ستمزدۂ اشک شد
کسی اینقدر کہ ہوس بود چہ بلا اگر نکند عرق

حل رنگ اور ہوا ئے گل کے غبار مین میری ستمزدہ نگاہ ہمہ تن اشک بنگئی ہے (آنکھ مین غبار پڑنے سے پانی جاری ہو جاتا ہے) یعنی گل کا رنگ وہوا محض اک غبار تھا اور یہ قاعدہ ہے کہ جب ہوس سکنے پیچھے کوئی اسقدر دوڑیگا تو ضرور عرق آئیگا -

چو شمع تا سر بی منفعل است شمع بستہ بدوش من		نکشاید از دم تیغ ہم گرہ ہے کہ وا نکند عرق

حل ۔ آہ میری انفعال کی تپ و تاب نے شمع کا سر میرے دوش پر باندھ دیا ہے یعنی میں جل رہا ہوں
جس گرہ کو خود عرق نہ کھول سکیگا وہ دم تیغ سے بھی نہ کھلیگی کیونکہ عرق سے گرہ اور بھی سخت ہو جاتی
ہے ۔ شمع کا سر کاٹا جاتا ہے مگر پگھلی گرہ نہیں کھلتی بدستور جلتی رہتی ہے شمع کا عرق (انفعال)
جب تک باقی رہیگا جلتی رہیگی ۔ یہی میرا حال ہے کہ ہستی نے شمع کی تپ و تاب انفعال
میں عرق عرق ہوں مگر مرتا نہیں ۔

الم تردد سر نگون از تری چہان بردم ہرون		چو قدم گہ بہر رہے کہ نشان جا نکند عرق

لغت ۔ تردد آمد و شد کرنا اور پھرنا ۔ ہمو گانا ۔ فکر کے معنی میں مستعمل ہے مگر یہاں مراد آمد و رفت ہے ۔
حل ۔ میرا تردد جو سر نگون (منفعل) ہے اسکا بچ مجھکو تری سے کیونکر باہر لیجائے ۔
میں قدم بھر چل نہیں سکتا تاکہ تیرے نشان قدم کو بھی عرق نہ آ جائے ۔ مطلب یہ ہے
کہ ہر وقت منفعل ہوں ۔

چو سحاب معبد آرزو بدہم نوید چہ آبرو		اگر از بلندی دست من اثر دعا نکند عرق

حل ۔ میرا سجدہ گاہ آرزو مجھے ابر کی طرح کس آبرو کی خوشخبری دے اگر میرے ہاتھ کے بلند
ہونے (اٹھانے) سے دعا کا اثر عرق نکرے یعنی میں آرزو کے معبد میں بیٹھا دعا کر رہا ہوں
اور ابر رحمت کا طالب ہوں مگر دعا کے واسطے جب میرا ہاتھ بلند ہوتا ہے تو اثر دعا کا
عرق انفعال ابر بنجاتا ہے مطلب یہ ہے کہ مجھسے دعا کا اثر بھی منفعل ہے ۔ یعنی میری
دعا قبول نہیں ہوتی ۔

چہ قدر بہ کوشش مدعا نظر انتظار خجالتم		کہ بخاک ہم نرسم چو اشک اگرم وفا نکند عرق

ترکیب ۔ نظر انتظار خجالت صفت مرکب ہے ۔ یعنی میں خجالت کی نظر کا منتظر ہوں
کہ خجالت مجھپر نظر کرے میری طرف متوجہ ہو ۔
حل ۔ میں حصول مدعا کی کوشش میں خجالت کا اسقدر منتظر ہوں کہ جبتک میرے
ساتھ عرق وفا نکرے اشک کی طرح خاک میں بھی نہیں ملسکتا ۔ یہ قاعدہ ہے کہ آنسو جبتک
ہمرنگ عرق نہو خاک پر نہیں گر سکتا ۔

بہ نفس رسید ہ ز عدم چو خندہ صبح شبنمے		خجلست زندگی از کسے کہ دمیدن نکند عرق

حل ۔ تو سانس کے ساتھ صبح کیطرح عدم سے شبنم کی پیشانی پر پہنچا ہے زندگی اس شخص

ستے شرمندہ ہے جو اُس ہوا (ناپائدار ہستی) میں عرق نکرے یعنی بے ثباتی پر شرمندہ ہو۔ صبح آناً فاناً میں زائل ہو جاتی ہے اور شبنم گویا اُسکا عرق ندامت ہے۔

زنیاز بیدل و ناز او ندید تفاوت ما و تو اگر از طبیعت منفعل نشود ہم چو انگشت عرق

حل۔ بیدل کی عاجزی اور معشوق کے ناز سے ما و تو تجھے تفاوت نہیں دیتا۔ یعنی ناز و نیاز دونوں ایک ہیں بشرطیکہ طبیعت منفعل کے باعث عرق تجھے اپنے آپ سے جدا نکرے کیونکہ عرق نیاز کے وقت عاشق کو ندامت سے عرق آتا ہے میں ہر وقت خود رہتا ہوں مگر ہوش میں آنیکا وقت صرف عرق کا آنا ہے اگر یہ نہو تو میرے نیاز اور اسکے ناز میں کچھ فرق نہیں۔

نکتہ۔ شمع این محفل از پہلوے چرب غذا ے شعلہ جفا ہست و حباب این دریا از پیکر بالیدہ مہیا ے آغوش فنا۔ ہر خواری اگرچہ در طلب معنوی خلل نیفگند دخلل صوری نیاید ہر چند مانع سکر روحی نگردد دست از گرانی بر ندارد بیماری جوع بیک لقمہ علاج پذیرد و فساد سیری جز بفصد و جلاب رنگ اصلاح نگیرد۔ پس با تشنگی لبسا ز تا بطوفان تب ۔۔ و با گرسنگی بپرداز تا متہم بر بلیہ نشوی۔

حل۔ اس محفل (دنیا) کی شمع شعلہ جفا کی غذا کے پہلو سے چرب ہے یعنی ظلم ہی اسکی غذا ہے اور یہ ظلم ہی سے روشن ہے اور اس دریا کا حباب اپنے پھولے ہوئے پیکر سے آغوش فنا میں جانے پر تیار رہتا ہے خوب شکم سیر ہو کر کھانا اگرچہ طلب معنوی میں خلل نہ ڈالے اور ظاہری بیماریاں پیدا نکرے اور ہر چند سکر روحی کا مانع نہو پھر بھی گرانی اعضاء سے دست بردار نہیں ہو سکتا یعنی شکم سیری اور کچھ نہیں تو سستی اور کاہلی ضرور پیدا کریگی بھوک کی بیماری ایک لقمہ سے علاج پذیر ہو سکتی ہے اور شکم سیری کا فساد فصد اور جلاب کے بغیر اصلاح نہیں پاتا تشنگی سے موافقت کر تا کہ تو آب ۔۔ کے طوفان (فصد) میں غرق نہو اور گرسنگی سے موافقت کر تا کہ پاخانہ میں نہ بیٹھا رہے۔ شکم سیری سے ہوشمند ہوکر دست آتے ہیں۔

ہر چند ز بیدل ناز کی کرد نیاز گردن نفرازی کہ بلند از ناز است

ای قبلہ بلاد اہتمام در سفر آید گذار از ان پیش کہ بگذار ۔۔

حل۔ نیاز مندیہ ۔۔ کہ مجھکو عاجز کر ۔۔ گردن اونچی کر کہ مجھکو گرا دینگے اسے

دل امتحان کی بلا در پیش ہے اس سے پہلے گل کی طرح گلا نہ پن یعنی مصائب عشق کے لئے پہلے ہی تیار ہو ورنہ امتحان کے وقت دقت ہوگی۔

گر مرد رہی ز طبع خودکام برآ — از پیچ و خم وسوسۂ خام برآ

اے منکر کیفیت پرواز مگس — بے زینہ تو نیز تا سر بام برآ

حل۔ اگر تو سالک ہے تو خود غرض طبیعت (نفس) سے باہر آ اور وسوسۂ خام کے پیچ و خم سے باہر آ۔ تو مکھی کی کیفیت پرواز کا منکر ہے جس طرح مکھی بغیر زینہ کے بام تک پہنچ جاتی ہے تو بھی بغیر زینہ کے بام ایوان معرفت الٰہی تک پہنچ۔

گہر محیط تقدسی مکن آبرو تباہ سبک — چو حباب حیف اگر شوی ز غرور سر بہوا سبک

حل۔ تو دریائے تقدس کا گوہر ہے تہ میں بیٹھ۔ آبرو تباہ کو سبک نہ کر افسوس ہوگا اگر تو بلبلہ کی طرح غرور سے سر بہوا اور سبک ہوگا۔

نہ ہمہ در مسند سیم و زر بوقار تکیہ نشستہ اند — کہ زمانہ دیر بہ آتش ز تہ پیچ گلیم اند تہ پا سبک

حل۔ سیم و زر کی مسند پر تکیہ و قرار اور غرور سے بیٹھنا زیبا نہیں کیونکہ اس مسند کو زمانہ کمبل کی طرح پاؤں کے نیچے سے آسانی کے ساتھ گھسیٹ لیتا ہے۔

ز غم تو وار غنون بدل گرفتہ مخوان فسون — کہ ز سنگ دامن بیستون نکند کسی بصدا سبک

حل۔ جو دل غم الٰہی میں گرفتہ ہے اسیر ہے اور ارغنون کے راگ کا افسون دم نہ کر کیونکہ وہ بے ستون کا دامن جو پتھروں سے بھرا ہوا ہے وہ محض آواز سے سبک نہیں ہو سکتا (حضرت بیدل دامن گوش نہیں لا سکتے تا کہ گرانی گوش بسبب سنگینی ہو جاتی کیونکہ بھرا راگ نہیں سن سکتا۔

ہمہ گر بنالہ علم کشی و گر اشک گردی و نم کشی — بترازوی کہ ستم کشی نشود بغیر جزا سبک

حل۔ اگر تو نالے کا جھنڈا آسمان پر بلند کرے (یعنی بلا ستم) اور اگر ہمہ تن آنسو بنکر نم حاصل کرے ([illegible]) مگر جس ترازو میں تو نے ظالم کو تولا ہے (کسی پر ظلم کیا ہے) وہ بغیر سزا کے سبک نہیں ہو سکتی یعنی ظالم کی سزا ضرور ملیگی۔

ز علاج تنگ فسردگی نفسی ز تنگی دل برآ — کہ چو سنگ رنگ گرانیت نشود مگر بخلا سبک

حل۔ افسردہ دلی اگر تنگ ہے تو اسکے علاج کیلئے تھوڑی دیر دل کی تنگی سے نکل کیونکہ تیری گرانی کا رنگ پتھر کی طرح صرف خلا سے ہلکا ہوگا یعنی دل کی تنگی میں

تو خود اڑا ہوا بیٹھا ہے جب تک باہر نہ نکلیگا دل خالی ہو کر یک رنگ نہ ہوگا دل میں خود وجود ہونے سے خودی یا ہوا لئے نفس کا موجود ہونا ضرور ہے ۔

سبک
کن احتیاج اگر ہدف یکشائی لب مغرور ازکف ۔ کہ وقار گوہر این رشتہ نگہی بدستِ دعا

حل ۔ تجھکو احتیاج اپنے تیروں کا کیسا ہی نشانہ بنائے لیکن تو لب کھول نہ ہاتھ پھیلا تاکہ اس صدف (احتیاج) کے گوہر کا وقار تو اپنے دستِ دعا سے باندھ رکھے یعنی سوال کرنے اور ہاتھ پھیلانے سے انسان سبک ہوتا ہے ۔

سبک
غم بے ثباتی کاروان ہمہ کرد بر دل ما گران ۔ بکجاست جنس این دکان کہ شود بانگ درا

حل ۔ کاروان کی بے ثباتی کے غم نے ہمارے دل پر سب کچھ گران کردیا ۔ اس دکان کی جنس کہاں ہے کہ جرس کی آواز سے سبک (ارزان) ہو جائے یعنی جرس بجے تو کاروان کوچ کرے اور ہمارے دل پر اسکی بے ثباتی کے غم سے جو گرانی ہے وہ رفع ہو ۔

سبک
بکرو فرِ خواجہ کہ ندارد اینہمہ القدر ۔ دو سہ گام آخر ازین گذر تو گران قدم زن و با

حل ۔ اے خواجہ تو دنیا کی کرو فر پر اتنا مت جیخ کیونکہ اسکو وہ مرتبہ حاصل نہیں جو تو نے سمجھا ہے آخر دو تین قدم اس سے گذر ۔ قدم وقار اور تحمل سے رکھ اور پاؤں ہلکا یعنی تیز رکھ

اگرت بمنظر بی نشان دمِ ہمتے بکشد عنان ۔ چو سحر بجنبش یک نفس ز ہزار زینہ برا سبک

حل ۔ اگر تیرا دم ہمت معرفت الٰہی کے بے نشان جھروکے کی جانب لیجانا چاہے تو صبح کی طرح صرف ایک سانس کی جنبش سے ہزار زینوں پر چڑھکر جھٹ پٹ جا پہنچ ۔

سبک
ز گرانی سر آرزو شدہ خلق غرقۂ ہای و ہو ۔ تو اگر تہی کنی این سبو شود اتفاق شنا

حل ۔ سر آرزو (ہوا و ہوس) کی گرانی سے تمام خلق ہای و ہو (شور و غل) میں غرق ہے اگر تو یہ سبو (گھڑا) خالی کردے تو شناوری کا تیرے ساتھ متفق ہونا آسان ہو جائے ۔ لوگ خالی گھڑوں کے ذریعہ سے دریا میں تیرتے ہیں اور بھرا ہوا گھڑا ڈوب جاتا ہے مطلب یہ ہے کہ اگر تو اپنا سر ہوا اور ہوس سے خالی کریگا تو معرفت الٰہی تک پہنچ جائیگا ۔

نکشید بیدل ازین چمن عرق خجالت پرزدن ۔ چو غبار ز کم مرزہ فن نشود چرا ہمہ جا سبک

حل ۔ بیدل نے اس چمن سے اوڑنے کا عرق خجالت حاصل نہ کیا یعنی اسے اوڑنے سے شرم نہ آئی کیونکہ دنیا کا چمن بالکل بے ثبات ہے ۔ پھر وہ بے غم اور بیہودہ فن غبار کی طرح

ہر جگہ کیوں نہ سبک ہو۔ قاعدہ ہے کہ تری اور نمی سے غبار دب جاتا ہے۔

دل آرمیدہ بخون طپش نگار از دل بہ رنگ ہوائی گل ستم است غنچۂ این چمن شرہ و الکند بہ ہوائی گل

حل۔ اپنے آرمیدہ (مطمئن) دل کو رنگ اور ہوائے گل (دنیا) کے فسون سے خون میں نہ گھسیٹ (یعنی مطمئن رکھ) ہم پر ظلم ہے کہ اس چمن کا غنچہ پھول کے چٹکنے کی آواز پر اپنی آنکھیں کھولے کیونکہ غنچہ جب پھول ہوگا تو معدوم ہو جائیگا۔

بچمن اگر تبسمت فگند بساط شگفتگی مگر از حیا عرقے کند کہ بسد بخندہ دعائے گل

حل۔ اے معشوق جس باغ میں تیرا تبسم کھلنے کا فرش بچھائے یعنی تو جس باغ میں ہنسے تو باغ کو اسقدر خجالت کا عرق آئے کہ پھول جو اپنے کھلنے کی دعا مانگ رہا ہے خود اسکی دعا باغ کی خجالت پر شرمندہ نہ ہو۔ مطلب یہ ہے کہ تیرے تبسم کے سامنے باغ کے تبسم کی کوئی حقیقت نہیں وہ منفعل اور نادم ہے۔

بفروغ شمع صد انجمن سحر است مائل انجمن چو گلیم از بر و دوش من بکشید سایۂ پای گل

حل۔ سو شمع انجمن کی فروغ کیلئے اس چمن پہ صبح مائل ہے اور جسطرح صبح نے میرے بر و دوش سے کمبل اتار لیا ہے (بیدار کر دیا ہے) اسیطرح گل کے پاؤں سے بھی سایہ گھسیٹ لیا ہے کیونکہ سایہ میں تاریکی ہوتی ہے یعنی چار طرف روشنی پھیل گئی ہے لیکن صبح تو شمع کو بجھا دیتی ہے چہ جائیکہ اسکو فروغ دے مطبوعہ نسخہ میں نکشید لکھا ہے اس صورت میں یہ معنی ہونگے کہ صد شمع انجمن کی فروغ پر شمع مائل ہے یعنی شمع اسکو بجھانا چاہتی ہے لیکن میں اور گل دونو تاریکی میں ہیں اور بکشید کو جمع مخاطب کا صیغہ قرار دیا جائے تو یہ معنی ہونگے کہ جب صبح شمع انجمن پر مائل ہے یعنی اسکا بجھانا اور دنیا میں نور عالم کر دینا چاہتی ہے تو میرے بر و دوش سے کمبل اور پائے گل سے سایہ گھسیٹ لو تاکہ ہم بھی روشنی میں آجائیں۔

چمن است عالم کبریا بری از کدورت ما سوا نشود تہی بگمان ما ز ہجوم رنگ تو جای گل

حل۔ کبریائے الہی کا عالم ماسوا کی کدورت سے پاک ہے یعنی غیر کا کہیں وجود نہیں ہمارے گمان میں اے مخاطب تیرے رنگ وجود کا کیسا ہی ہجوم ہو مگر پھول کی جگہہ خالی نہ ہوگی یعنی نئے نئے پھول ایک سے ایک عمدہ اور کامل ہمیشہ کھلتے رہینگے

ز زمین بسیط بساط رنگ اثری نبرد ز آگہی کہ چہ یافت سبزہ کلاہ سرو و چہ دوخت قبای گل

اور رنگ کی بلندی اور پستی سے کسی اثر نے آگاہی کا دروازہ نہ کھولا یعنی کسیکو
سبزہ نے کیا سرو کی ٹوپی بنی اور خندہ نے کیا قبا نے گل کو سیا۔ سرو
بلندی پر ہے اور سبزہ گل پستی پر ہے۔ مطلب یہ ہے کہ سبزہ بلند ہو کر سرو کی کلاہ
نہیں بنا اور خندہ پھول کو کھلا کر اسکی قبا کا چاک نہ سی سکا۔ یعنی یہ بات بھی معلوم
نہوئی تو آگہی کیا خاک ہوئی۔

چمن میں اثر نظر ہی پہاں تماشہ کہ شید عنقا ... زبہار ہائی نشان نگر زناں آئینہ ہائی گل

حل۔ اثر کا چمن نظر سے پوشیدہ ہے آثار تک پہنچ کون لیجا سکے اور کون اسکے نشانات
بتا سکے تو بہار کا نشان ڈھونڈھتا ہے تو گلوں کے آئینوں سے نگر زناں میں دیکھ تا کہ نظر
آئے مطلب یہ ہے کہ مصنوع میں صانع خود جلوہ گر ہے۔

تو نیکی کا دیکھا ہے زیر لب وفا کی آرزو ... کہ لیا خنجر کا شہ رنگ سے بو کہ مزاج خندۂ گل

حل۔ تو کسی آبرو کی وحشت میں ساتھ طرب کے وفا کی آرزو کر سکتا ہے یعنی
یہ آرزو کرنا خوشی کی ہمراہ ساتھ وفا کر کیونکہ گداستہ گل نے (اضافت بیانی ہے) اپنے
رنگ اور بو کو بیچ کر خندہ (کھلنا) کے مزاج کے موافق نہیں بنایا۔ پھول گویا گداستہ ہے
اور رنگ اور بو اسکی گداگری کا مال ہے اور خندہ گدا کا ساتھ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جب خود
خندۂ گل کو قیام نہیں تو تیری طرب کو جو گل و گلشن کے نظارہ سے پیدا ہوئی ہے کیا
ثبات ہوگا۔

بخیال آئینہ شد استم اکیلا بیٹھا ہوں ... زدل شکستہ کیا ہوں بہار ہم آبلہ پائی گل

حل۔ میں ایک غنچہ کے خیال میں بیٹھا ہوں اور ایک آئینہ کے خیال میں بیٹھا ہوا ہوں
غنچہ اور آئینہ سے مراد دل ہے جو دوسرے مصرعہ میں مذکور ہے) میں اپنے دل شکستہ
کو چھپائے ہوئے ہوں جس طرح پھول بہار کے پاؤں کا آبلہ ہوتا ہے ایسا ہی میرا دل میرے
پاؤں کا آبلہ بنا ہوا ہے۔

پیاسا عشق کا ایک نگہ ہے بیکراں طرب ... تو ہم آئینہ نہاں کہ غم سے ملیا وفا گل

حل۔ اس چمن (دنیا) میں سے ایک خلوق گزر گئی جو طرب کے جام کو اٹھا کر پیتی تھی یعنی
اس میں عاشق تھی تو بھی اپنا آئینہ خاک میں رکھ کیونکہ پھول کا قافلہ اور شاید ایک قدم سے اٹھ
نہیں اٹھا یعنی گل کی آرزو میں خاک (فنا) ہو جا۔

نہ دودی چو سپند نہ بمجمرہ ہم پیری با الفت گرد و فر — کسی سست قافلۂ سحر پشاع رنگ [illegible]

حل ــ تو بخیر سپند کی طرح بڑھا ہے میں دنیوی کر و فر کے پیچھے نہ دوڑ کیونکہ یہاں جیسے کا
قافلہ پھول کے رنگ اور خوشبو کے اسباب سے خالی ہے یعنی اس قافلہ [illegible]
کا کوئی سامان نہیں یا جس طرح پھول کا نہ کوئی رنگ ہوتا ہے نہ [illegible]
کوئی دوا ہوتا ہے اور آنا فانا میں گزر جاتی ہے تو بھی اسیطرح جیسا ہے گزر جا

شکستہ ــ اقبال مردان را بہ مقدمۂ اقوال نشان شمشیر نگاہ داری باید کہ تا [illegible] اقبال
میرسد مژگان دست مرہم انبارد و چون ناوک شست قضا تا بہ نشان گرو [illegible]
گوشہا بہ امتیاز صدا سے زدہ ہموار دہ ــ ہر اسے یعنی این نسخہ ہا نسبت ہموار
قیل و قال ورق گردان آشوبش زبان مباش ــ آہنگ این ساز [illegible]
بہ نفس آرائی حرف و صوت پردۂ نا ساز گلو مخراش یعنی [illegible] انصاف [illegible]
امتحان گاہ طاقت اگر سر را بہ تسلیم نمی‌توانند گردید بارے آنقدر رنگ گردند کہ زبان
دعوی در سرمہ توانند خوابانید در عالم ناتوانی جرات عبارت از [illegible]
عاجزی شوخی گریبان چاکی ــ

حل ــ مردوں کے اقبال کو انکے اقوال کے مقدمہ میں شمشیر نگاہ کا کام چاہیے
کہ وہ جبتک حریف مقابل تک نہ پہنچے پلک میں اپنا ہاتھ ہو [illegible]
تیر مصرع [illegible] میں یعنی اقوال و اقوال [illegible] ــ اس نسخہ کے معنی بیانی
(قابل بیان) نہیں ــ قیل و قال کی ہوس میں زبان کی آشوبش کا ورق گردان
والا نہ بن یعنی [illegible] باتوں سے زبان کو پریشان نکر ــ اس ساز کی آواز [illegible]
نہیں چاہتی حرف اور آواز کی نفس آرائی (علم) سے گلو کی نے کا پردہ نہ چھیل
یعنی اپنے گلے کو [illegible] انصاف کے موافق امتحان گاہ
طاقت کی نہیں [illegible] یعنی وہ لوگ جنکی طاقت کا امتحان کیا جاتا ہے اگر
امتحان میں سر اپنا تسلیم نہیں کر سکتے یعنی بالکل فنا نہیں ہو جاتے تو البتہ
اسقدر رنگ ہو جاتے ہیں کہ دعوے کی زبان کو سرمہ میں سلا دیں (خاموش ہو جائیں
کیونکہ سرمہ کھانے سے انسان کا گلا بیٹھ جاتا ہے) عالم ناتوانی میں جرات کرنا [illegible]
[illegible] عاجزی [illegible] شوخی گریبان چاکی کی جگہ ہے ــ

آنہا کہ چشم بر گل تحقیق وا کنند — از ہر چہ غیر رنگ نگیرد حیا کنند

حل - جو لوگ آنکہ گل کی تحقیق پر کہولتے ہین اُس چیز سے کہ بجز رنگ ہوا نہیں شرم کرین یعنی سمجھتے ہین آو سے پرہیز کرین -

در صحبتیکہ غیر خموشی علاج نیست — ہر ہرزہ وست تکیہ بچون و چرا کنند

حل - جس صحبت مین خاموشی کے سوا علاج نہین صحبت بیہودگی ہے کہ چون و چرا پر بھروسا کرین (متکلم ہون)

عریان تنان بجز قفس انکا پیرہن — تصویر جامۂ کہ ندارد قبا کنند

حل - ننگے لوگ انکا پیرہن نہ مقام مین تصویر جو جامہ رکہتی ہے اُسکو بھی قبا (چاک) کر دیتے ہین -

شور غبار ما ز نفس ہم فزون تر است — چون سرمہ چند نفی عروج صدا کنند

حل - ہمارے غبار کا شور سانس سے بھی بڑھکر ہے سرمہ کیطرح کبتک عروج صدا کی نفی کرین سرمہ آواز کو بٹھا دیتا ہے -

زین نارسائیے کہ بخود ہم نمیرسند — پرواز تا کے آن طرف کبریا کنند

حل - اس نارسائی سے کہ لوگ خود اپنے تک بھی نہین پہنچتے یعنی اپنے کو نہین پہچانتے اپنے وجود کی کنہ سے ناواقف ہین کبریا کی جانب کبتک پرواز کرینگے یعنی اپنے کو ہی نہین پاتے تو خدا کو کیا خاک پائینگے -

جولانگہ خیال جہان جای خندہ است — لنگان دمیکہ طعنۂ وضع عصا کنند

حل - جہان کا جولان گاہ خیال ہنسی کی جگہہ ہے لنگڑے جبکہ اورون کو لاٹھی کے رکہنے کا طعنہ دیتے ہین حالانکہ وہ خود لاٹھی کے بغیر چل نہین سکتے یعنی خود دنیا دارون (مکار دنیا پرست علما و مشائخ) کا لوگون کو ترک دنیا کی تعلیم قابل مضحکہ ہے -

خلقے درین جنون کدہ دارد گمان ہوش — تا محرم یقین حقیقت کرا کنند

حل - ایک مخلوق اس جنون کدہ (محبت الہی) مین ہوش کا گمان رکہتی ہے اور اس تلاش مین ہے کہ حقیقت عرفان الہی کا محرم یقین کسیکو بنائین حالانکہ سب مدہوش اور بیخبر ہین -

نکتہ - کمال الہی کہ جامع حقیقت جلال و جمال است در مجاز ستان عالم کون ہر چہ بہ نشہ

ظہور رسیدہ بمقتضائے غلبۂ یکی از ہر دو صفت کہ ظاہر و باطن یکدیگر را باہم ظاہر گشتہ و گہر دیدہ یعنی در ہر مرتبہ کہ فروغ ہدایت با انجمن آرائی نسق اعیان پرداختہ است جوہر شناس آثار قدرت باعتبار نبوت کہ جمال معنوی ہست موسوم ساختہ و در مقامیکہ لمعۂ قدردانی با وجود استعداد ہدایت بے تعینی افتادہ ہست بہائے امتیازش باسم ولایت کہ جلال حقیقی ہست واکشادہ در آئینۂ انوار ولایت صورت جذبہ یعنی قدرت جلال مضمر ہست بے توہم موہومی و در لسخہ آثار نبوت معنی دعوت یعنی عرض جلال مستتر بے شائبہ معدومی مشخص است استعداد نبوت بامور دعوت خلق نسبت لنشاء ولایت دارد شاہد اقتدار ولایت ہرگاہ خلوت تفویض ہدایت مے پوشد سر از جیب نبوت بر مے آرد لیس ولایت را در حالت اخفائے جمال لنشاء معنی نبوت تصور کردنست و نبوت را در معرض جلال پنہان عرض جوہر ولایت بخیال آوردن تصرف این دو کیفیت برنگ صورت و معنی الانزال در مزاج اعیان سارلیست و قدرت این دو موج چون حقیقت روز و شب بے تعطیل و توقف در محیط امکان جاری از این دفتر بغور ہر نقطہ کہ پرداز سواد اعظمے ہست دقیق و از این ساغر بکنہ ہر قطرہ کہ وارسند محیط بے تعینیست عمیق در دبستان تحقیق بے تامل مطلع و منقطع جہل و آگاہی سواد خط پرکار ردش ہست و در دستگاہ تفریق بے ملاحظہ تثنیت و تردد رنگ صفا مضمون آئینکہ مضمر ہن ۔

حق سبحانہٗ وحدہٗ لاشریک کا کمال کہ جمال کی حقیقت کا جامع ہے مجاز کی جگہ یا مجاز کے گھر (دنیا) میں جو کچھ ظہور کے نقشے تک پہنچا ہے یعنی جو شے ظاہر ہوئی ہے غلبہ وحدت کے اقتضاء سے دونوں صفات ظاہر و باطن سے (وہ کمال) ایک خاص نام کیساتھ ممتاز ہوا ہے یعنی جس مرتبہ میں کہ ہدایت کا فروغ اعیان دنیا کے انتظام میں مشغول ہوا ہے آثار قدرت کے جوہر شناس (خدا) نے نبوت کے اعتبار سے جو جمال معنوی ہے اسکو جمال کے نام سے موسوم کیا اور جس مقام پر قدردانی کا لمعہ باوجود استعداد ہدایت بے تعینی کے پڑا ہے اسکے امتیاز کا سمجھے ولایت کے نام سے جو جلال حقیقی ہے کہا گیا ہے یعنی نبوت سراسر جمال اور ولایت سراسر بے تعین جلال ہے انوار ولایت کے آئینے میں بغیر توہم کسی موہوم کے جذبہ کی صورت معنی

قدرت جلال چھپی ہوئی ہے اور نسخہ آثار نبوت مین دعوت کے معنی یعنی پیش کرنا
جمال الہی کا بغیر شائبہ آنی موہوم کے مخفی ہین - یعنی دعوت انبیاء مین جو پیش کرنے
جمال الہی کے دوسری شئے نہین استعداد نبوت کا وجود جیب اور دعوت خلق اللہ
مین مشغول ہوتا ہے تو نشاء ولایت کی نسبت رکھتا ہے یعنی نبی مین ولایت ضرور ہوتی
ہے اور اقتدار ولایت کا معشوق جب تفویض ہدایت کا خلعت پہنتا ہے تو نبوت کی
جیب سے سر نکالتا ہے یعنی ولایت نبوت ہی سے پیدا ہوتی ہے - پس ولایت کو اخفاء
جمال کی حالت مین معنی نبوت کا افراز خیال کرنا چاہئے یعنی ولایت ایک لفظ ہے اور
نبوت اسکے معنی ہین اور نبوت کو پوشیدہ رہنے کی حالت مین جلال خیال کرنا چاہئے
ایسا ہی جوہر ولایت عرض کو سمجھنا چاہئے - ان دونو کیفیتون مین الصرفے زوال صورت
و معنی کی طرح اعیان ثابتہ کے مدارج مین ساری ہے اور دونون وجودون کی قدرت روز
و شب کی حقیقت کیطرح بغیر تعطیل اور توقف کے جاری ہے - اس دفتر کے بعض نکات
کی جانب غور سے مشغول ہون ایک دقیق سواد اعظم ہے اور اس ساحر کے بعض قطرون کی
گہرائی تک پہنچین حیرت کا ایک عمیق دریا ہے - دبستان تحقیق مین جہل و آگاہی کے مطالعہ
اور مقطع پر تامل کئے بغیر خط پرکار کا سواد روشن ہے یعنی اہل تحقیق پر کوئی بات چھپ نہیں
سکتی اور دستگاہ یقین مین بغیر ملاحظہ پشت اور رو کے صحیفہ کا رنگ صفا مضمون ایک
روشن اور صاف عینک ہے یعنی اہل تحقیق و عرفان کو نبوت کا جمال اور ولایت کا
جلال عینی طور پر نظر آتا ہے

در بہار عشق کہ ہست رنگ مضمون گل
پیرہن شگفتن غنچہ گل زیر مشق رنگ

حل - غنچہ ہونیکی بہار مین رنگ پھول کے مضمون یا گلشن مین [illegible]
وہی گل رنگ کا زیر مشق ہوگیا یعنی یا تو جمال الہی پردہ خفا مین [illegible] اعیان ثابتہ
مین جلوہ گر ہوگیا -

آن صدا کز خامشی محو نقاب تار بود
ناگہان چون پیرہن بر رو فرو ریزد آہنگ

حل - جو صدا خاموشی سے تار کے نقاب مین محو تھی (یا پردہ ظلمتی) [illegible] اچانک جیسے پیرہن
باہر [illegible] ہوگئی -

شوخی رنگا گرچہ پردہ روئی صفاست
چون پیرون جوشید صد پردہ دار رنگ

حل - نازکاری شوخی اگرچہ پردے صفائی کی پردہ دار تھی یعنی اس نے آئینہ یا تلوار کی صفائی کو چھپا رکھا تھا جب یا جوش بہار رنگ کی پردہ داری ہو گئی یعنی پہلے تو صفائی کو چھپاتی تھی اب وہی شوخی خود رنگ کو چھپانے لگی - جب نقش کرتے ہیں تو پہلے رنگ نمودار ہوتا ہے پھر صفائی آئینہ پر زائل ہو جاتا ہے -

دیدۂ پوشیدہ با خود داشت سیر وحدتے　　تا مژہ وا کرد کثرت خانۂ نیرنگ شد

حل - بند کی ہوئی آنکھیں وحدت کی سیر کرتی تھیں پلکوں کے کھولتے ہی کثرت کا نیرنگ خانہ بن گئیں -

پر افشانی نہ تنہا بیضہ تنگی میکند　　بال چتر ہم بر ہجوم بیضۂ خود آہنگ شد

حل - پر افشانی بیضے ہی تنگی نہیں کرتا - یعنی انڈا (قید) وحدت الوجود کے باعث بڑا ہے اور پر افشانی کم - بلکہ بیضے کے ہجوم (وحدت الوجود) پر بال و پر (کثرت) بھی تنگ ہے - یعنی یہ ہر دو وحدت ہی وحدت ہے - اس میں کثرت کی سمائی نہیں -

ظاہر اینجا باطن است و باطن اینجا ظاہر است　　ہوش حیران گم نمود و فہم معنی دنگ شد

حل - یہاں (ذات میں) ظاہر ہی باطن اور باطن ہی ظاہر ہے یعنی دونوں ایک ہیں (ہو الظاہر و الباطن) پس میں حیران ہوں کہ معنی سمجھنے میں ہوش آیا ہوں دنگ (حیران) ہے -

ہیچ شوخی در رہ جولان این معنی نبود　　کوشش ما پای در دامن کشید و لنگ شد

حل - اس راہ کی دوڑ دھوپ میں کوئی شوخی حائل نہ تھا - خود ہماری کوشش نے دامن میں پاؤں کھینچا اور لنگڑی ہو گئی - یعنی ہماری جانب سے ہی نہیں ہوتی ورنہ واجب الوجود تو ہر شے میں عیاں اور رنگ کی وسعت کی قدر ہے -

از کجا وہم دو رنگی نقش بست اینجا بہم　　حسن یک رنگ است و من حیرت آئینہ چو سنگم

حل - دو رنگی کا وہم کہاں سے آیا میں تو پانی میں چھپی ہوئی بھنگ ہوں جو پانی میں مل کر ہم رنگ اور ایک ہو گئی ہے - حسن محبوب حقیقی ایک رنگ ہے اور میں حیرت سے آئینہ لیے ہوئے ہوں کہ اس میں اس کے رنگ جمال کا عکس نظر آئیگا -

شوقم بجز عرق شرم درین باغ چہ دارد　　چون گل شبنم رنگ حیرت چمن آئینہ رنگم

حل - اس باغ میں میری شوخی بجز عرق شرم کے کیا شے رکھتی ہے میں شبنم کی مانند ایک پھول ہوں جس کا چمن آئینہ اور رنگ حیرت ہے - یعنی میں ہمہ تن حیرت ہوں - حیرت چمن

(ور آئینہ رنگ دونوگل کی صفتین ہین ناظرین غور سے سمجھین۔

تہمت آلودہ ہوسہای دوئی نیستیم عکس او گفتم از آئینہ زدودند چو زنگم

حل۔ دوئی کی ہوسین جو تہمت آلودہ ہین وہ نسبت نہین ہین۔ مینے اپنے کو آشنا (معشوق حقیقی) کا عکس کہا تہا اس تہمت لگانے کے جرم مین خود مجھی کو زنگ کی طرح آئینے سے چھیل ڈالا کیونکہ معشوق کے جمال وحدت مین عکس کی دوئی کہاں (عکس او گفتم یعنی خود را عکس او گفتہ بودم)

شیشہ بر سنگ زدم لیک ز سنگینی غفلت چشم نکشود درین بزم رگ خواب بہ رنگم

حل۔ مینے اپنا شیشۂ دل پتھر پر مارا کہ شاید اُسکی آواز سنکر میری غفلت بیدار ہو لیکن غفلت تو ایسی سنگین تھی کہ اس محفل مین اُسکی رگ خواب نے میرے رنگ (حالت) کو آنکھ کھولکر بھی نہ دیکھا۔

زبیابان بچہ تدبیر شوم رام تسلی ہست ہر ذرہ جنون چشمکی از داغ پلنگم

حل۔ مین اس بیابان مین کس تدبیر سے تسلی کا مطیع ہون کیونکہ ہر ذرہ میرے حق مین داغ پلنگ کے جنون کا چشمک (صفت مرکب ہے) بنا ہوا ہے (داغ پلنگ مین وحشت ہوتی ہے) مطلب یہ ہے کہ بیابان کے ہر ذرہ نے داغ پلنگ کے وحشت اختیار کی ہے اور وہ جنون کی چشمک زنی کر رہا ہے یعنی جنون کیلئے مجھے اُبھار رہا ہے پلنگم کے میم متکلم کے معنی (میرے لئے یا میرے حق مین) ہین۔

طرفے از شوق نہ بستم چہ بہ دنیا چہ بعقبےٰ بجہانِ دگر افگند فشارِ دلِ تنگم

حل۔ نہ مجھے دنیا کا شوق ہوا نہ عقبےٰ کا۔ دل تنگ کے فشار نے مجھے ایک دوسرے عالم (فضاء محبت محبوب لم یزل) مین پھینکدیا۔ یعنی دنیا و عقبےٰ دونو کی محبت سے میرا دل تنگ آگیا تھا فشار کا کام مجتمع کرنا ہے مگر یہان فشار نے دوسرے عالم مین پہینکدیا۔ بیدل کے کلام کی شوخی سبحان اللہ۔

نتوان کرد بآئین عجز نگہ صید تحیر جوہر آئینہ دارد پر پرواز خدنگم

حل۔ مین اس عاجزی کے ساتھہ عجز حیرت کے کسی شے کو شکار نہین کر سکتا میرے تیر کے پرواز کا پر آئینہ کا جوہر رکہتا ہے جسمین حیرت ہوتی ہے۔

دور رہیت تا نشوم منفعل ساز فشردن چو نفس کاش بیائیکہ عنان نیست پلنگم

حل - تاکہ تیری راہ میں قدم جانے کی طیاری کا منفعل نہون - سانس کی طرح جسکے
پاؤن مین بانگ (طاقت رفتار) نہین لنگڑا ہون یعنی جسطرح میری سانس چلنے سے
عاجز ہے اسیطرح پاؤن بھی عاجز ہے پس مین قدم جانے سے منفعل ہون
کاش بمعنی کش -

عالمے شد چو سحر پے سپر و بیخود من   دامن ناز کہ دارد شکن آرائی رنگم

حل - ایک عالم صبح کیطرح جا رہا ہے اور مین بیخود ہون - دامن ناز کس
کے پاس ہے مین تو ہمہ تن اپنے رنگ کی شکن آرائی بنا ہوا ہون یعنی
رنگ میرا جیسے مین چنٹین ڈالتا رہا ہون کہ وہ شکن دار ہے تو دامن
کہان سے آئے -

بے نیازم ز صنمخانۂ نیرنگ دو عالم   کلک تصویر توام در بن ہر موست فرنگم

حل - مین نیرنگ دو عالم کے صنمخانہ سے بے پروا ہون یعنی اسیر فریفتہ نہین
ہوتا مین تو تیری تصویر کا موقلم ہون جسکے ہر مو مین ملک فرنگ موجود ہے
اہل فرنگ نے تصویر مین بڑا اختراع کیا ہے گویا بال کی کھال نکالی ہے -

شور موج خطر افسانۂ تشویش کہ دارد   عافیت زورق آراستہ در کام نہنگم

حل - موج خطر کا شور اور تشویش کا افسانہ کون رکھتا ہے یعنی موج کے خوف
کو کھینچتا چلا آتا ہے میری کشتی تو عافیت نے ناکے کے منھ مین آراستہ کر رکھی
ہے یعنی مین خود اپنی ہلاکت چاہتا ہون تو موج کا کیا غم -

میکشد محمل بیطاقتی شمع تحیر   بیدل آئینۂ صد رنگ شتابست درنگم

حل - حیرت شمع کی محمل بیطاقتی کو کھینچ رہی ہے یعنی شمع ہر وقت اپنی بیطاقتی
سے حیرت مین ہے اے بیدل میرا درنگ سو طرح کی شتاب کا آئینہ ہے جس
طرح شمع بظاہر ٹھیری ہوئی ہے مگر حقیقت مین روان ہے اسیطرح مین تحیر کی
حالت مین روان ہون -

تو کریم مطلق و من گدا چہ کنی جز اینکہ نخوانیم   در دیگری بنما کہ من بکجا روم چو برانیم

حل - الہٰذا تو کریم مطلق ہے اور مین گدا ہون تجھ بلانے کے سوا تو کچھ نہین کر سکتا کوئی
دوسرا گھر دکھا - اگر تو مجھے اپنے دروازے سے دھتکارے تو مین کہان جاؤن -

کسے از محیط عدم گرانی نشانہ داد و طلبید ز شبنمی بہرزہ انجمان کہ دل مجو درپیما نیم

حل۔ کوئی اس دریا سے یعنی کنارۂ عدم سے قطرہ سے کا کیا نشان ڈھونڈھتا ہے جب اتنے بڑے دریا میں قطرہ ملجائیگا تو اسکا کیا پتہ ملیگا۔ تو نے مجھے ایسا گم نہیں کیا کہ بار دیگر شبنم کی طرح [illegible] سے مجھے گم گشتگی سے وجود میں لا سکے۔

بیچارہ است نقد [illegible] کہ عدم و فا   [illegible] ثبات [illegible] تامل زمانیم

حل۔ مجھے اتنی بقا کہاں ہے کہ تامل [illegible] کے ساتھ وفا کر سکے یعنی میری ہستی کو قیام اور تامل نہیں ہے [illegible] فرصت کیا شرمندگی کی عرق اور پانی نے [illegible] کی تشریح ہوں کیونکہ زمانہ بھی سیال ہے اسکو بھی تامل اور قیام نہیں ہے۔

رفتن [illegible] ہمہ تن الم ہمہ سرو آبلہ در قدم   چو غبار داغ نشستنم چو سرشک [illegible] گردانیم

حل۔ میں افسردگی میں ہمہ تن الم ہوں اور پاؤں میں آبلہ در قدم ہوں یعنی نہ چل سکتا ہوں [illegible] تا ہوں غبار کی طرح بیٹھنے کیلیئے داغ ہوں اور آنسو کی طرح روانی کیلیئے باعث شرم ہوتا ہوں۔ مطلب یہ ہے کہ کسی کام کا نہیں [illegible] ہوں۔

[illegible] قفس [illegible] است [illegible]   چہ قدر عرق کشم [illegible] نفس کہ [illegible] نیم

حل۔ [illegible] قفس میں قید ہے سب جگہ اپنی ہوس سے شرمندہ ہے مجھے میری سانس کسقدر عرق (شرمندہ) کریگی کہ تو مجھے ایک شبنم کے بدلے [illegible] (خرید [illegible]) یعنی میں اپنی ہستی سے خود شرمندہ ہوں۔

ز کدورتی [illegible] بار دلی بکہ [illegible]   ستم است سنگ ترازوی یک نفس کشیدن گرانیم

حل۔ میں دنیا (دردلی) کی کدورت سے کسی طرح اٹھاؤں (علیحدہ ہو جاؤں) غم کا جو مجھپر بار گران پڑا ہوا ہے میں اسکا اندازہ کس شے سے کروں۔ سانس پر بڑا ظلم ہے اگر وہ مجھے اپنے سنگ ترازو میں گرانی سے کھینچ لے۔ انسان سانس ہر وقت کھینچتا ہے مگر بیدل کہتا ہے کہ میں ایسا گرانبار ہوں کہ سانس کا سنگ ترازو مجھے نہیں کھینچ سکتا یہ اسکے لیئے تکلیف مالا یطاق اور بڑا بھاری ظلم ہوگا۔

ہمہ عمر ہرزہ دویدہ ام [illegible] کنون کہ فہمیدہ ام   من اگر [illegible] شنیدہ ام تو برون [illegible]

حل ۔ میں تمام عمر بیہودہ دوڑا ہوں اب جو تھک گیا ہوں تو شرمندہ ہوں اگر حاضر نہ ہوا
ہوں تو اب تو مجھ کو اپنے در سے باہر نکال ہے لیکن در کے پاس ہی جانا مناسب ہوں رہوں رہتے ۔

زلف ہیں پیچیدہ نفس تجلی است بیداری ہمہ ... گو جز نالہ نہ دانم

حل ۔ تیری زلف پیچیدہ ... سے جبتک نالہ کروں تو
سنجھے نہ جانیگا کہ میں کہاں ہوں کیا چیز ہوں اور کون ہوں میرا نالہ مجھ سے
کی پہچان ہے ۔

تکملہ ۔ از زمین تا آسمان یک در فیض تصور کن کہ باز بود از تسلیم حلقہ اش
ابد اسر ... ہرگز ... خیالش ... مگردید ... دلیل
وسعت آغوش رحمت ... کشادگی این پیشگاہ ... فضل و کرامت ۔
مغفرت ... التفات ... غفلت ...
ندامت ... دل آگاہ ... باز کردن ...
... فال ...

بر خود ... گر دل از شرم معاصی آب گردد ...

حل ۔ زمین سے آسمان تک یہ تصور کر کہ فیض کا ایک دروازہ ہے جبکی حلقہ تسلیم
سے ابد تک کھلا رہنا میسر ہوگا ۔ یعنی وہ دروازہ ہمیشہ کھلا رہیگا اور بند کرنا ہرگز اسکے
خیال کے گرد بھی نہ پھر سکیگا یعنی کبھی بند نہوگا ۔ بند رہنا اس دروازہ کا آغوش رحمت
کے وسیع ہونے کی دلیل ہے یعنی جیسے کسی شخص کو بغل میں لیکر آغوش بند ہو جاتی
ہے اور یہ بند ہونا وسعت شفقت کی دلیل ہوتا ہے اسیطرح اس دروازہ کا بند ہونا
آغوش رحمت کی وسعت کی دلیل ہے اور کھلنا اس پیشگاہ فضل و کرامت کی وسعت
کے لیے باعث خجالت ہے یعنی فضل و کرم کا ظرف اسکے بھی خالی ہے لہذا
وہ شرمندہ ہے ۔ مغفرت تیری بہانہ جو ہے اور کرم حضرت التفات خو کہ جبتک گناہ نہو
مغفرت مترتب نہیں ہو سکتی اور کرم کی عادت التفات ہے کہ ہمیشہ گنہگاروں کی جانب
رہتا ہے ۔ یہاں غفلت کے عقد سے ندامت گناہ کی ایک آہ سے دل آگاہ کے منہ
سے پردہ اٹھا دیتے ہیں اور ترک خواب مژگان کی ایک پلک کھولنے میں باہر جاتا
ہے یعنی ذرا سی ہوشیاری میں خواب غفلت رخصت ہو جاتی ہے ۔ غرور کا سر

آتشے والناہی آداب ہے اور سرکشی سے جبکہ کسی کے فال مارنا ہی محراب عبادت ہے
جسے غفلت سے بہشت کو اپنے اوپر جہنم کر دیا ہے ۔ اگر دل گناہ کی شرم سے
پانی ہو جائے تو گوہر ہو جائے ۔

نکتہ ۔ آدمی بہت افسون اہل در تہیج احوال دشمن آسایش خود است اگر در منزل
است فضولی ہوائے سفرش بہ بیابان مرگ دوری وطن میدارد و اگر در سفر است غبار خار
سودائے وطن دامنش نمے گذارد نہ در صورت سفر بہرہ یاب کیفیت سفر است و نہ در منزل
وطن با خبر از جمعیت وطن ۔ عالمے در تلاش بیحاصلی نفس گداختہ و دیگری از دو ۔ مخلوقے
بتردد بیفائدہ رنگ ہستی باختہ و میبازد ۔ نقد عافیت مفت قدر دانے کہ ہر جا سے
گرم کرد از مغتنمات ذوق وطن شمرد و ہر کجا پہلو گذاشت قدم خورسندی بمسکن
مالوف افشرد ۔

حل ۔ آدمی افسون امید کی وجہ سے تمام حالتوں میں اپنی آسایش کا دشمن ہے اگر
منزل میں ہے دوری وطن کی مرگ کا بیابان رکھتا ہے یعنی اس بات پر مرتا ہے کہ کسی
طرح وطن میں جاؤں اور اگر سفر میں ہے جب بھی سودائے محبت وطن کا خار خار
اسکا دامن نہیں چھوڑتا ۔ نہ سفر میں کیفیت سفر کا بہرہ یاب ہے نہ وطن میں جمعیت
(اطمینان) وطن سے باخبر ہے ۔ ایک عالم فضول تلاش میں اپنی سانس کو گداز رہا ہے
اور ایک مخلوق بیفائدہ تردد میں ہستی کا رنگ کھیل رہی ہے ۔ ایک قدردان جہاں کہیں
جگہ گرم کرے یعنی مقیم ہو نقد عافیت کو جو مفت ملا ہے ذوق وطن کے مغتنمات سے
گنے اور جہاں کہیں پہلو چھوڑے (قیام کرے) خوشی کا قدم مسکن مالوف
(عالم بقا) میں جمائے ۔

مقصد آرام است ای کوشش مکن آزار ما ⁂ بیدماغان طلب را جادہ ہم سر منزل است

حل ۔ ہمارا مقصد تو محض آرام ہے اسے کوشش ہمکو تکلیف نہ دے ۔ جو لوگ طالب بے
دماغ (ناآشنا) ہیں انکے لیے راستہ بھی سر منزل ہے ۔

شعلہ کاران را بخاکستر قناعت کردن است ⁂ ہر کجا عشق است دہقانش سوختن حاصل است

حل ۔ جو لوگ شعلہ کار (محبت میں جلنے والے) ہیں انکو خاکستر پر قناعت کرنا لازم ہے
جسکا کسان عشق ہے اسکا حاصل جلنا ہے ۔

تشنہ لبان را بخاکستر قناعت کردن است ۔ مزرع عاشق است دہقان سوختن ...

حل۔ جو لوگ کہ تشنہ لب ہیں (شکایت میں جلے بھنے ہوئے ہیں) انکو خاکستر پر قناعت کرنا لازم ہے
جیسا کسان عشق ہے اسکا حاصل جلنا ہے ۔

نکتہ جسمیں تر ... تیز تر ... خیالش مباد بر باندہ انتظار فضولی است و دشوار
تر بین ... سوختہ ... وعدہ نگاہ امید اند نا قبولی ۔

حل۔ سخت تر حالت جسکے خیال کا انہیم خدا کرے کوئی امیدوار نہو (اسکو خیال میں بھی
نہ لاؤ) ہم انتظار کے خوان پر فضولی است اور مشکل تر قیامت جسکی فکر وعدہ کا امید نہیں
کوئی امیدوار کرسکے نا قبولی ہے یعنی انتظار فضول ہے اور وعدہ نامقبول ہے ۔

زینہار کہ صیقل آئینہ دار تغافل است ۔ پیدا است تیرہ روزی اجزا آئینہ
عمری است از امید دلی نقش بستہ ایم ۔ گر حسن یکم نگاہ فتنہ و اسبہ آئینہ

حل۔ جہاں کہیں صیقل تغافل کا آئینہ دار ہے یعنی آئینہ کے صاف کرنیسے صاف
غافل ہے ... اجزاء آئینہ کی تیرہ روزی ظاہر ہے یعنی آئینے سے جب صیقل تغافل کرے
تو آئینہ ... ہے ایک مدت سے ہم امید دل کا نقش باندھے ہوئے ہیں اگر
حسن یکم نگاہ ہو تو آئینہ ... افسوس ہے ۔

یکم بین ... شمع از نظر افگنم ۔ ہوس سر بپا کشم رگ گردن ز سر افگنم

حل۔ میں اپنے دعوے ہستی کی گھات میں ہوں کہ اسکو شمع کیطرح نظر سے گرا دوں
کیونکہ شمع کا دعوے ہستی بالکل فضول ہے ۔ میں سر کو پاؤں کے نیچے کھینچنے
والی ہوس ہوں اور سر سے گرنے والی رگ گردن ہوں یعنی ہمہ تن عجز ہوں غرور
کا دور کرنے والا ہوں پھر ہستی کے وجود کا دعوے کیونکر قبول کر سکتا ہوں جسمیں
غرور ہی غرور ہے ۔

زنجیر عالم ... ۔ اثر ... آنقدر ... و جہ زر افگنم

حل۔ عالم ... دنیا ... غبار ... چاندی کی خواہش اور زر کی فکر فضول ہے
جینے تو ایسا اثر ہی حاصل نہیں کیا کہ اگلوں اور پھل باہر ڈالوں یعنی جینے دنیا کے
... کی خواہش ہی نہیں کی ۔ یہاں غبار کے سوا کیا خاک ہے

لبسوا ... حرص ... [illegible] ۔ فولاد اطلسی ... اور ... پشت خر افگنم

حل ۔ حرص اور کوشش کے سوا دوادی میں کونسی امید پیدا کی گئی ہے یعنی مجھے
دنیا سے کسی قسم کی آرزو نہیں آسمان ایک اطلس لائے تاکہ اسکی جھول بنا کر گدھے
کی پیٹھ پر ڈالوں یہ میری امید کا محل تو اس سے اعلی وارفع ہے

اگر ہم دیدہ طلب وفا بہ بنای داغ محبت رضا دو جہان را بآتش دل گدازم و طرح یک جگر افگنم

حل ۔ اگر تیرے داغ کی بنیاد پر رضا الہی تجھی وفا کی طلب دے کہ میں اپنی وفاداری
پوری کروں تو دونو جہان کو دل کی آگ میں گلا دوں اور اسکے ایک جگر کی بنیاد ڈالوں
یعنی تیرا داغ غم مجھے اسقدر عزیز ہے ۔

ز سجود اشدن بوفا قرین بگراز سجود ادب کمین چو سرشک پا کشم جبین کہ بآن نگار گذر افگنم

حل ۔ بجز سجدے کے جو ادب کمین ہے یعنی جسکی گھات میں ادب لگا ہوا ہے قرین
وفا ہونا ممکن نہیں تاکہ پیشانی آنسوؤں کیطرح پاؤں نکالے تاکہ معشوق کے نگار
گذر ڈالوں (داخل ہوں) یعنی جسطرح سرشک ادب کے ساتھ چلتا ہے اسی
طرح میری پیشانی پاؤں نکالکر چلے ۔

المیکہ بر جگر آورم بکجا ز سینہ بر آورم کہ بکوہ اگر گذر آورم ز صدائش از کمر افگنم

حل ۔ جو الم کہ جگر پر لاؤں اسکو سینہ سے کہاں نکالوں کیونکہ اگر پہاڑ پر کبھی اسکی
گذر لاؤں تو اسکی صدا سے پہاڑ کو کمر سے گرا دوں یعنی پہاڑ کی کمر ٹوٹ جائے ۔

چہ قدر بعرصہ آب وگل کند ہم مضطرب ہوس نگر شرر از گرد شکستہ دل ہم آورم سپر افگنم

حل ۔ آب وگل (دنیا) کے میدان میں ہوس کی جنگ [illegible] شرمندہ کریگی ۔
دل کے شکست پانے یا اسکے ریزہ ریزہ ہوجانے سے جو گرد پیدا ہوا اس سے پلکوں
کو بند کروں اور ڈھال پھینکدوں ۔ قاعدہ ہے کہ گرد سے پلکیں جھپک جاتی ہیں ۔

بہ رہیکہ تحمل نیک و بد ہوس سجود تو میکند سر خود لیشم از نقش پا خورد چو بہ پیش پا نظر افگنم

حل ۔ جس راہ میں نیک و بد (ہر شخص) کا تحمل [illegible] کی ہوس کرتا ہے وہاں
میری یہ کیفیت ہے کہ اگر میں سر کو پیش نظر ڈالتا ہوں تو سر پاؤں سے ٹھوکر کہاتا ہے یعنی
پامال ہوتی ہیں کہ سر پیش پا کیوں ڈالا ۔

چو سحاب سیر ہم از تری بہوا منصب مجبوری کہ اگر انفعال بآسمان بری گر کنند برا افگنم

حل ۔ میرے منصب [illegible] (تلاش دنیا) کی ہوا میں اون اگر رہتا ہوں

سکیں یا عیش اہر انکا سبب (اہر سے تشبیہ صرف اڑنے میں ہے کہ ہوا سے منصب
خواری میں عاقل اہر ہیں خواری کا اعتراف ہوتا ہے م کاش انفعال سبکسری
ہو جو اسے خواری سے پیدا ہوا ہے عرق کر سے کہ میں اپنے پہ گرا دوں جس سے اڑنا
بند ہو جائے کیونکہ جب پر بھیگ جاتے ہیں تو جانور سے اڑا نہیں جاتا یعنی طالب عیش و عشرت
دیکھ سبکسری (بیہودگی) سے شرم سے عرق کر لینا چاہئے

پیچیدن ہے افشا شعلہ زبان میں بے دلی غم سے قد تو کہ چو شمع در بر انجمن شرر ہے اگر کہ اٹھاؤ ہم

حل - ایسی شعلہ زبانی باعث کے ساتھ میں ہوں اور جلنے کا غم ہے میں شمع کی طرح اٹھا کی
بغل میں گر سر ڈالوں گا تو وہ شرر ہونگے یعنی شمع کے پاس بجز جلنے کے
اور کیا سرمایہ ہے۔

نہیں گمان فسردگی بغبار بیسر و پا ہیم کہ بہ رنگ نفس سحر زمین ہوا ہیم

حل - اے میرے مخاطب تو بیسر و پائی (پریشانی) کے غبار پر افسردگی کا گمان نہ کر یعنی میرے
سر و پائی کا غبار افسردہ نہیں ہو سکتا کیونکہ میری سانس زمین ہوائی (اسی غبار کو صبح کی طرح
آسمان پر پھینک رہی ہے یعنی جس طرح صبح کا سانس دنیا پر پھیل جاتا ہے اسی طرح میری سانس
غبار کو پھینکتی ہے جو تمام آسمان پر پھیلا ہوا ہے۔ غبار چونکہ ہوا میں اڑتا ہے لہذا اسے
زمین ہوائی قرار دیا ہے اور میری سانس زمین کو آسمان پر پھینک رہی ہے پس غبار
میں افسردگی کہاں ہوگی۔

ز تعلق نہیں تشنگی کہ گذشتہ ام من از ین و آن بخیال سلسلہ جہان گرہے نخورد رسا ہیم

حل - تو میرے تعلق سے تشنگی نہ دیکھیگا یعنی دنیا سے میرا کوئی تعلق نہیں کیونکہ میں
این و آن سے گذر گیا ہوں (اور) سلسلہ جہان کے خیال میں میری رسائی نے گرہ نہیں کھائی
یعنی میں عالم بالا کی خبر تنازی فضا میں جا رہا ہوں اس جہان کے سلسلے میں نہیں
الجھ سکتا۔

بدماغ موج گوہر زدہ ام ز جنون نشہ عاجزی نکشید گرد ہوس سری کہ نکوفت آبلہ پا ہیم

حل - عاجزی کا نشہ حاصل کرنیکا مجھے جنون ہے جسنے دماغ کو موج گوہر سے بے سر و پا یعنی
سب سے مستغنی ہو گیا ہوں جو گرد ہوس سر نکالتی ہے میرے آبلہ پائی اسکو کوٹ ڈالتی ہے
یعنی میں ہوا و ہوس کا دشمن ہوں آبلہ پائی کوفت کا فاعل ہے اور (سر ہم مفعول۔

ز خیالت آنکہ بستم مژہ هم قدح بہار شکستم	خوشت آنکہ سیر پری کنی ز طلسم شیشہ نمایم

حل - جیسے خیال معشوق کے باعث میں نے آنکہ بند کرلی ہے بہار کا پیالہ توڑ ڈالا ہے سیر گل کو ہیچ سمجھا ہے اے مخاطب تیرے حق میں بھی اچھا ہے کہ میرے طلسم شیشہ نمائی سے پری کی سیر کرے - یعنی میرا خیال ایک شیشہ نما طلسم ہے جسمین پری قید کی گئی ہے تو اس طلسم سے پری کو دیکہہ نظر بندون اور بازیگرون کا ایک گروہ ہے جو شیشہ بازی کا تماشا دکہاتا ہے -

ہوسم ز نالۂ بی اثر چہ مدعا شکند نظر	نہ بر استخوان ما لو بگذ ز نشان تیر ہوائیم

حل - میرا نالہ بے اثر ہے کسی نشانے پر نہین لگتا میری ہوس کس مدعا کی امید نظر توڑ سے - اب میری اس تیر ہوائی (نالہ) کے نشانہ کیلئے ہمارے استخوان رکہہ پھر بھی بے اثر ہی رہیگا کیونکہ استخوان پر تیر اثر نکریگا مطلب یہ ہے کہ میرا نالہ بلند ہو جاتا ہے مگر بے اثر ہے -

نہ نشیمنی کہ کنم مکان نہ پری کہ پرم از میان	نگنی بعشوۂ امتحان ستم آشیان رہائیم

حل - نہ تو میرے لئے کوئی نشیمن ہے جسکو اپنا مکان بناؤن نہ پر ہے کہ درمیان سے اڑ جاؤن اے مخاطب تو عشوۂ امتحان سے مجہے رہائی کا ستم آشیان نہ بنا یعنی رہا کر دینے سے میرے اڑنے کا امتحان کرنا مجہے ستم کے آشیان میں قید کرنا ہے کیونکہ مجہے نہ اوڑا جاتا ہے نہ میرے نشیمن کو کہین جگہ ہے (ستم آشیان رہائیم) نکنی کا مفعول ہے -

بکجا ست رفتن و آمدن کہ بغربتم کشد از وطن	ز فسون صنعت وہم و ظن ہوس جدائیم ازما

حل - آنا اور جانا کہان ہے کہ مجہے وطن سے غربت مین کہینچے مین اپنے وہم و گمان کے فسون صنعت سے جدائی کا ہوس آزما ہون یعنی جدائی کی مجہکو ہوس ہے مین تو بہت چاہتا ہون کہ کسی طرح وطن سے نکلون لیکن نہ جانے کی طاقت ہے نہ آنے کی -

بجہان نہ دمیدۂ ام ز ہزار پردہ دمیدۂ ام	ثمر نہال حقیقتم چمن بہار خدائیم

حل - مین ہزار پردون سے اگا ہون تب جلوہ کے جہان مین پہنچا ہون - مین حقیقت الہی کے نہال کا ثمر اور بہار خدائی کا چمن ہون (وحدت الوجود اسی کا نام ہے)

باری کا عالم اجمالی و تفصیلی)

سر کعبہ گیرم فسون بدل بت بر نقش جنون || مگر زین سیہ مجنون بین کہ قیامت بہ ہر جا گم

حل - کعبہ کے سر مین میرا ہی فسون عشق ہے اور بتخانہ کا دل میرے ہی جنون کا نقش ہے
رسے مخاطب تو میرے جنون کی سیر سے نگر زینی قمر و سیر کر کہ مین ہمہ جائی قیامت
ہون جسنے عالم امکان پر قیامت برپا کر رکھی ہے

بہ نگاہ حیرت کاملم بخیال عقدہ مشکلم || ز جہان قدرت بیدلم نہ زمینیم نہ سمائیم

حل - مین لوگون کی نگاہ مین کامل حیرت ہون اور خیال مین عقدۂ مشکل ہون مین تو
قدرت بیدل کے جہان سے ہون نہ زمینی ہون نہ آسمانی (حقیقت واجب الوجود ہون)

نکتہ - تحریر و تقریر مراتب اکثر موافق فطرت عوام است نہ مطابق ہمت خواص معنی مقام
کہ خواص را بے تکلف الفاظ معنی یا منظور است و عوام باوجود ایضاح بیان در فہم عبارت
نیز معذور - رتبۂ کلام تا بحضیض نقصان نرسد طبع عوام را از جہل مطلق نرہاند و پرتو آفتاب
تا جبہہ بخاک نمالد رنگ از طبیعت سایہ مرتفع نگرداند - اگر حسن تحقیق بر کمال ذاتی جلوہ
نماید بر ضعیف نگاہان انجمن تصور ظلم است و اگر جمال معنی از کیفیت اصلی رنگ نگرداند بر
لفظ آشنایان عالم صورت ستم - درین صورت عالم بمدرسۂ حال ابجد ستان قبائح
قال منزہ باید فہمید در رموز خلو نکردہ یقین از حرف و صورت تخیل وہم و گمان
مبرا باید اندیشید -

حل - تحریر اور تقریر اکثر مرتبے عوام کی فطرت کے موافق ہے نہ کہ ان خواص کے مطابق
جو معنی مقام ہین کیونکہ خواص بدون تکلیف کے الفاظ کے معانی دیکھتے ہین اور
عوام باوجود واضح کر دینے بیان کے عبارت کے سمجھنے سے معذور ہین - کلام کا مرتبہ
جب تک نقصان کی پستی مین نہ پہنچے عوام کی طبیعت کو جہل مرکب سے نہ چھوڑائیگا اور آفتاب
کا عکس جب تک خاک پر ماتھا نہ گھسے سایہ کی طبیعت سے رنگ (تاریکی) دور نہ کریگا
اگر حسن تحقیق ٹھیک اپنے کمال ذاتی سے جلوہ دکھائے تو انجمن تصور کی ضعیف نگاہون
پر ظلم ہے (کیونکہ وہ اس جلوے کے دیکھنے کی تاب نہین رکھتے) اور اگر جمال معنی
اپنی اصلی کیفیت سے رنگ کو نہ پھیرے تو عالم صورت کے لفظ آشناؤن پر ستم ہے
(کیونکہ انہین معنی کے سمجھنے کی طاقت نہین) اس صورت مین عارفون کے مدرسۂ حال

کو نکتۂ قیل و قال ابجد سے پاک اور غلو نکردہ یقین کی رموز کو محفل وہم و گمان
(اہل دنیا) کے حرف و صوت سے مبرا سمجھنا چاہیے۔

یہان ہجوم است کز عرض فریب زشت بیجا   نگاہ بو الہوس اغیار عاشق یار می بیند

حل ۔ یہی محفل (امکان) ہے کہ یہان خوب و زشت کے فریب سے عاشقوں کے
اغیار کو بو الہوس کی نگاہ یار دیکھتی ہے یعنی اغیار کو یار سمجھتی ہے حالانکہ سوا
البتہ سب عاشق کے غیر (رقیب) ہیں اغیار عاشق بیند کا مفعول اور یار
مفعول ثانی اور نگاہ بو الہوس فاعل ہے۔

یہان آب کہ می بینی طراوت مایہ گلہا   چو بر آئینہ باشد کلفت زنگار می بیند

حل ۔ وہی پانی جو پھولوں کیلیئے مایہ طراوت ہے جب آئینہ پر ہوگا تو دیکھنے والا اس مین زنگ
کی کلفت دیکھیگا ۔ می بیند کا فاعل آئینہ ہے ۔

دل ہر قطرہ گرداب است غواص حقیقت را   تامل در ہر پیچ ہر موگرہ صد بار می بیند

حل ۔ ہر قطرہ کا دل غواص حقیقت (عارفوں) کے لیئے ایک گرداب ہے جس سے وہ حقیقت
کے موتی نکالتا ہے یہان تامل ہر پیچ میں سو بار گرہ دیکھتا ہے یعنی رموز حقیقت
سے واقف ہونا مشکل ہے ۔

صدا را کوہ ہم دشتے است جولانگاہ آزادی   سرشک از نارسائی دشت را کہسار می بیند

حل ۔ پہاڑ کتنا اونچا ہے مگر وہ آواز کیلیئے جولانگاہ آزادی کا دشت ہے کیونکہ آواز
پہاڑ پر دوڑ جاتی ہے اور سرشک جو نارسا ہے دشت کو بھی پہاڑ جانتا ہے کیونکہ آنسو
نہ دوڑ سکتا ہے نہ بلندی پر چڑھ سکتا ہے ۔

حقیقت سطر بیرنگی است کز نقص و کمال خود   یکے اسرار می خواند یکے اظہار می بیند

حل ۔ حقیقت الٰہی مین فی حد ذاتہ کوئی رنگ نہین وہ بیرنگی کی سطر ہے کیونکہ اپنے
نقص و کمال کے موافق کوئی اسرار سمجھتا ہے اور کوئی عین اظہار جانتا ہے پہلا مرتبہ
ناقص کا اور دوسرا مرتبہ عارف کا ہے ۔

یکے را از تپیدن بوئے وحشت ہم نمی آید   یکے در نقش پا ہم صورت رفتار می بیند

حل ۔ ایک کو کسیکے تڑپنے مین بھی وحشت کی بو نہین آتی ایک نقوش پا ہم کو یہ سمجھتا
ہے کہ گرم رفتار ہین ۔

تفاوت گر نباشد مقتضای ساز فطرت ہا　　چرا شکل دو پیکر چشم احول چار می بیند

حل - اگر سامان فطرت تفاوت کا مقتضی نہو تو بھینگے کی آنکھ کیون دو پیکر شکل کو چار دیکھتی ہے -

نفس تا دل خط الفت پرستی ہا عاشق را　　برہمن جادہ تا منزل ہمان زنار می بیند

حل - عاشق کیلئے سانس دل تک الفت پرستیون کا خط (دستاویز) ہے برہمن اپنا راستہ منزل تک وہی زنار دیکھتا ہے - یعنی اسی راستے (زنار) سے منزل مقصود تک پہنچتا ہے -

تو ہم ساز حیرت شو کہ در وحشت گہ فرصت　　خیال آئینہ ہا می آرد و دیدار می بیند

حل - تو بھی حیرت کا سامان پیدا کر کہ فرصت کی وحشتگاہ مین خیال طرح طرح کے آئینے لاتا ہے اور دیدار دیکھتا ہے کیونکہ عاشق کو فرصت کہان اسکو تو فرصت سے وحشت ہوتی ہے پس حیرت کا پیدا کرنا ضروری ہے تاکہ وحشت بہاگ جائے حیرت سکون چاہتی ہے -

نگاہ شوق پیدا کن تماشا ہا تماشا کن　　دو عالم جلوہ است و اثر دشوار می بیند

حل - شوق کی نگاہ پیدا کر اور تماشون کا تماشا کر یعنی دیکھ - دو عالم محبوب حقیقی کا جلوہ ہے مگر جسپر جلوے کا اثر نہین اسکو مشکل نظر آتی ہے -

نکتہ - حسن اگر بستایش آئینہ پردازد در خور جلوۂ خودش باید ستود و معنی چون بتو صیف لفظ کوشد ہمان رنگینی بہار خود خواہد نمود تنگ توجہ کمال است چہرۂ منظور کلفت نقصان جا برداشتن و شرم میدان آگاہی دامن مرغوب بخرامش تصور انباشتن ذرہ موہوم در غبار ہستی جبہہ فرسا ہم ناپیدائی میشود گرمی نگاہ آفتابش آئینہ چشمک عروج زود و قطرۂ مردم در قعر ناکسی ہمہ تن گوہر تمیز نمی پیوست ہرگز بدین اقبال محیطش کلاہ گوہر آرائی شکست یعنی ذرہ را کہ در آغوش پرتو آفتاب جا دہد کم از ماہش نباید شمردن و قطرہ را کہ محیط سامان بزرگی بخشد جز بہ جلگی نام نتوان بردن -

حل - اگر حسن آئینہ کی تعریف کرے تو وہ آپ اپنے جلوے کی تعریف کرنیوالا ہوگا جسکا عکس آئینے مین پڑتا ہے اور معنی جب تحقیق الفاظ کی کوشش کریگا تو اپنی ہی بہار کی رنگینی دکھائیگا کیونکہ معانی الفاظ ہی سے پیدا ہوتے ہین توجہ کمال کیلئے تنگ ہے چہرۂ

پھر جو اسکا دیکھا ہوا ہے تو یہ سرکے لئے اٹھیگا تو اپنی جگہہ (ہر شبنم کو نقصان پہنچائیگا اور
سیاہی آگاہی کیلئے شبنم سے مرغوب (وہ شے جسکی جانب آگاہی کی رغبت ہے) ہم
کسکے دامن کو غبار اشک ... قاعدہ ہے کہ میدان میں چلنے سے
خاک اڑتی ہے اور دامن پہ پڑتی ہے حالانکہ مرغوب کا دامن اس سے پاک رہنا
چاہئے ذرہ موہوم غبار ہستی ہیں تسلیم فنا کی پیشانی پہ جاتا ہے یعنی معدوم ہو جاتا
ہے نگاہ آفتاب کی گرمی نے اسکی چمک سے روح کا آئینہ صاف کر دیا (یہ قاعدہ ہے کہ
غبار جب اڑتا ہے تو اسکے ذرے شعاع آفتاب میں چمکنے لگتے ہیں اور قطرہ معدوم
ہو رہا کسی میں کسی تمیز کے رشتہ سے پیوند لگاتا تھا بالآخر دریا کے قبول کرنے سے اسکی کلاہ
گوہر آرائی توڑ دی یعنی خوشنما درستی کر دیا کیونکہ قطرہ سے دریا میں موتی پیدا ہوتے ہیں
پس جس ذرے کو آفتاب اپنے پرتو کے آغوش میں جگہہ دے اسکو چاند سے کم نہ کہنا
چاہئے کیونکہ چاند اور ذرہ دونو آفتاب ہی سے مستفید ہوتے ہیں اور جس قطرہ کو دریا
بزرگی کا سامان بخشے اسکو دجلگی (ندی ہونے) کے نام کے سوا دوسرے نام سے
نہ پکارنا چاہئے کیونکہ قطرہ اور ندی دونو کا سرمایہ دریا ہے۔

دیدہ تا آئینہ گہر و بدہ لقا فیلہای حسن   خاک شد در زیر رنگ و جوہر پیدا نکرد

حل - افسوس بہت سے آئینہ ہیں کہ حسن کی بے پروائیوں کے درد و صدمہ سے
رنگ ... خاک ہو گئے مگر جوہر نہ پیدا کیا۔

اے بسا تخمی کہ از بی التفاتیہای ابر   ریشہ داری از زمین یاس سر بالا نکرد

حل - افسوس بہت سے تخم ہیں کہ ابر کی بے التفاتیوں سے انکی ریشہ داری
زمین یاس سے سر نکالا - یعنی وہ نہ اگے -

شیشہا در محفل اندوہ امکان چیدہ است   غوطہ در خود و درہم شکست و یا مشق سودا نکرد

حل - افسوس کہ امکان کے محفل میں بہت سے شیشے بلبلہ کی طرح ٹوٹ گئے اور شراب سے
سیر نہ کیا یعنی آنکھوں نے شراب نہ پی۔

گر ہمہ رنگ است موقوف بہار جلوہ است   ور ہمہ بوی است گل بال شوخی وا نکرد

حل - کوئی شے اگر بہ تن رنگ ہے تو جلوہ ہوا سے موقوف ہے رنگ بہار ہی میں ہوتا
ہیں اور کوئی شے اگر تمام بو ہے بغیر گل کے شوخی کا بازو آسنے نہیں کھولا ... خوشبو بغیر

پہول کے پیدا نہین ہو سکتی ۔

قید کلفت بر نتابد شبنم مہر آشنا — کیست منظور تو شد کز عالم استغنا نکرد

حل ۔ شبنم جو آفتاب کی آشنا ہے قید کلفت کی متحمل نہین یعنی آفتاب کی محبت مین معدوم ہو جاتی ہے سو جو در رہنا اسکے لئے کلفت ہے کون ہے جسنے تیرا منظور نظر ہو کر عالم سے استغنا نہین کیا یعنی جسپر تیری نظر پڑیگی دنیا و مافیہا سے مستغنی ہو جائیگا ۔

ہمچنان در حسرت دیدار ہم بالد نگاہ — نالہ ام را جز ہوائی قامتش رعنا نکرد

حل ۔ نگاہ حسرت دیدار مین بدستور بڑہ رہی ہے مگر دیدار نہین ہوتا میرے نالہ کو بجز ہوائے قامت دیدار کے کسینے خوبصورت نہین کیا ۔ یعنی نالہ اگر دل سے نکلتا ہے تو صرف ہوائے قامت مین ۔

غبار باشم بہر تپیدن ہزار بیداد می نگارم — بسر فرسود خامہ ام ہنوز فریاد می نگارم

حل ۔ مین لفظ فریاد ہزار مرتبہ لکھون مگر ہر تڑپنے مین غبار ہونگا یعنی فریاد بے اثر ہے اور تڑپنا فضول ہے ۔ میرا قلم سر مین گہسا ہوا ہے پہر بھی فریاد لکھہ رہا ہون یعنی قلم سا کٹ گئے اور مین فریاد لکھنا چاہتا ہون ۔

بمکتب طالع آزمائی ندارم از جانکنی رہائی — فتادہ زانو بنارسائی دماغ فرہاد می نگارم

حل ۔ مین طالع آزمائی کو مکتب مین جانکنی سے رہائی نہین رکہتا ۔ یعنی چاہتا ہون کہ جانکنی کرون مگر نہین کر سکتا ۔ اب نارسائی سے زانو کے نیچے فرہاد کا دماغ لکھہ رہا ہون نیچے زانو کے پہنچے تختی وغیرہ رکہکر لکھنے کی مشق کرتے ہین مجہ سے فرہاد کی طرح جانکنی تو نہ ہو سکتی صرف فرہاد کا دماغ یعنی دماغ لکھہ رہا ہون یعنی خیالی جانکنی مین مصروف ہون

اگر بسر شوق تار موئی رسد ز نقاش آن تبسم — ز پردۂ دیدہ تا بمژگان حیرت آباد می نگارم

حل ۔ اگر نقاش کے ذریعہ سے شوق کا تبسم تار مو (جو قلم کے سر شوق پر پہنچ جائے تو پہر دیکہو کہ پردۂ چشم سے لیکر مژگان تک کیا کیا حیرت آباد کی تصویر نقش کرتا ہون مگر چونکہ دہن معدوم ہے لہذا تبسم بہی معدوم ہے ورنہ مین دنیا کو حیرت کا تماشا دکہا دیتا ۔ تار مو سے مراد مژگان یا ہے جو دوسرے مصرعہ مین مذکور ہے ۔

ز سطر عنوان چہرہ حالی بیاد مکتوب شوق خالی — ز آشیان شکستہ بالی پری بصیاد می نگارم

حل - یا خدا میری سطر عنوان سے جس کو مجھ نے مل دیا ہے مکتوب شوق کبھی خالی نہو - مین شکستہ بالی کے آشیان سے صیاد کو ایک پر لکھ رہا ہون - میرا مکتوب شوق شکستہ بالی کا پر ہے یعنی مین صیاد کا اسیر ہونا چاہتا ہون اگرچہ میرے بال و پر ٹوٹے ہوئے ہین -

تغافلت کرد پامالم چسان نگریم چرا نالم فراموشی بہار رنگ حالم فراموشت باشد نگارم

حل - تیرے تغافل نے مجھے پامال کر دیا ہے مین کیونکر نہ روؤن کیونکر نالہ نہ کرون - اب یہ لکھ رہا ہون کہ خدا کرے میرے رنگ حال کی فراموشی تجھے فراموش ہو فراموشی کا فراموش ہونا یاد دلانا ہے یعنی تو مجھے یاد کرے -

نہ گرد توسنی جویم از سواری نہ رنگ تحفہ ای خواہم از بہاری شکستہ کلک اعتبارم بلوح ایجاد می نگارم

حل - نہ مین کسی سوار کی گرد ڈھونڈھتا ہون نہ کسی بہار سے رنگ چاہتا ہون مین تو اعتبار کا شکستہ قلم ہون جس سے لوح ایجاد پر کیڑے مکوڑے کھینچ رہا ہون یعنی مین ایک فضول اور بے اعتبار ہستی ہون -

دماغ نظمی ندارم اکنون کہ ریزم از نوک خامہ بیرون ز نبض دل جست مصرع خون بہ پیش فصاد می نگارم

حل - مین نظم کا دماغ نہین رکھتا کہ قلم کی نوک سے اس کو باہر نکالون - دل کی نبض سے مصرع خون کود پڑا ہے جسکو فصاد کے سامنے رکھ رہا ہون - یعنی اشعار میرا خون دل ہین جو خود بخود جوش مارتے ہین فصاد کو نشتر لگانے کی بھی ضرورت نہین - مطلب یہ ہے کہ بلا تحریک محرک مضامین پیدا ہو رہے ہین -

برون ز گرد نمودم اما ز اسم دارم تجلی مسمی ہنوز نقشی ز بال عنقا بصفحہ یاد می نگارم

حل - مین گرد نمود سے باہر آگیا ہون یعنی مجھ مین نمود کی گرد بھی نہین مگر اپنے اسم سے مسمی کا علم رکھتا ہون کہ اسم تو ہے مگر مسمی نہین (ہستی کا نام ہی نام ہے وجود نہین) گویا صفحہ یاد پر بال عنقا سے ایک نقش لکھ رہا ہون - جب بال عنقا معدوم ہے تو نقش بھی معدوم ہے یاد بھی باقی نہ رہیگی -

بنقش وجودی یا رعشہ دستم خطا ز کلک بہ رنگ بستم ولیک این جا دو شکستم ہزار بہزاد می نگارم

حل - مین تحقیق حقیقت الہی یا حقیقت وجود کا نقش لکھنے مین رعشہ دست ہون یعنی میرے ہاتھ مین رعشہ ہے لکھ نہین سکتا - جس وقت تحقیق کا یہ قلم توڑ ڈالون گا نقش بہزاد

جیسے ہزار نقاش پیدا کر دونگا جس ترکیب سے نقش پر رنگ باندھ رہا ہون یہ
امر اسی پر موقوف ہے۔

یعنی عرفان الٰہی کا حصول ادراک اور عقل سے غیر ممکن ہے ان آلات کو معدوم
کر دینا چاہئے۔

در دبستان فنا کامل نخواندم مضمون نقش باطل   کاین بس کہ نام بیدل بخط استاد نگارم

حل۔ دنیا کے مکتب مین کامل سعی سے یہ نقش باطل کا مضمون نہین پڑھا
و بکمال سعی تو یہ کافی ہے کہ بیدل کا نام استاد ازل کے خط و قلم سے لکھ رہا
ہون جو کبھی باطل نہ ہوگا۔

نہ سزد بجوہر فطرت کہ جنون بشبہ و شک فرو دن   چو نفس جریدہ ماتمی ہوس نوشتن و حک زدن

حل۔ مجھے یہ بات لائق نہین کہ جوہر فطرت سے اپنے کو شبہ و شک کے جنون مین
ڈالے۔ یعنی دنیا محض شک اور شبہ (تخیل) ہے اور جوہر فطرت وجود یقینی ہے
اور یہ لائق ہے کہ سانس (حدیث النفس) کی طرح ہاوس کا دفتر محض نفسانی
ہوس سے خود ہی لکھا اور خود ہی مٹا دے۔ یعنی دنیا کی بیہودگیون سے باز آنا اور جوہر
فطرت وجود سے کام لینا چاہئے۔

بہ لب امید کہ نالہ آن نقل بادہ کہ بیک شیشہ   کہ ازان بحرف تبسمت ہزار لب بہ نمک زدن

حل۔ تیرے ہونٹون سے قند شیرین نقل بادہ (کباب و گزک وغیرہ نمکین چیزون) کا
کام کر لیا جا سکتا ہے کیونکہ تیرے حرف تبسم سے ہزار لبون پر نمک لگانا ممکن ہے۔ یعنی اگر
تیرے تبسم کا حرف زبان پر آیا اور نمک لگ گئے ہزار لب موجود ہو گئے۔ معشوق
کے تبسم سے یہ لذت حاصل ہوتی ہے۔

تو بشاہ تقویٰ مقیمی چہ جنون بطبع تو جوش زد   کہ درید جیب تعینت غم پنبہ بر کپنبک زدن

کپنبک کی شخص ہے جسکو غریب لوگ موسم سرما مین اوڑھتے ہین۔

حل۔ تو عشق کا بادشاہ ہے کس جنون نے تیری طبیعت سے جوش مارا کہ تیرے
جیب تعین (جسم وغیرہ) کو ناحق بیہودگی لگا لئے کہ غم نے پھاڑ ڈالا۔ یعنی
جب تیرا بادشاہ غیرت عشق ہے تو دنیا کے اسباب آسایش سے کیا واسطہ۔ مصرعہ
ثانیہ مین دریدہ کا فاعل غم پنبہ بر کپنبک زدن ہے۔

چہ ظہور کرد سپاہ تو چہ ضیا تغافل جاہ تو — بکشاد و بست نگاہ تو در آز ملک و ملک زدن

حل۔ تیری سپاہ حسن نے کیسا ظہور کیا ہے اور تیرے تغافل جاہ نے (اُس تغافل نے جو تجھے عاشقوں سے اپنے جاہ کے باعث ہے) کیسا ظاہر کیا ہے کہ تیری نگاہ کی بست وکشاد میں انسانوں اور فرشتوں کی حرص کا دروازہ کھٹکھٹانا موجود ہے۔ یعنی تیری نگاہ بست وکشاد ملک وملک کو اپنے حسن پر فریفتہ کرتی ہے۔

بجہان رنگ فنا اثر غم امتحان دگر مبر — بہ محرمان ستم است اگر زر گل رسد بمحک زدن

حل۔ جہان رنگ میں جو فنا اثر ہے کسی کے امتحان کا غم نہ سمیٹ۔ جو لوگ رنگ فنا کے محرم ہیں اگر اُنکا زر گل کسوٹی پر کسنے کیلئے پہنچے تو بڑا ظلم ہوگا کیونکہ اُنہوں نے تو رنگ کا خوب امتحان کرلیا ہے کہ وہ فانی ہے اور وہ اس راز کے محرم ہوگئے ہیں۔

ز مزاج ہیچ خلق دون بخجلست طعنہ گرم فسون — نشوی جراحت مردہ را ہوس آزمائی کلک زدن

لغت۔ کلک بفتحتین فصاد کا نشتر اور پچھنا اور منحوس اور نامبارک اور بلا اور سختی اور درد سر اور بالفتح آغوش اور بالضم دُنبے کی نرم اون۔

حل۔ تیرے خلق دون (عادت کمینہ) کا مزاج ایسا ہیچ اور گندہ ہوگیا ہے کہ خود طعنہ اپنا افسون دم کرنے کے وقت شرمندہ ہے کہ میرا اثر رائگان جاتا ہے مُردے کے زخم پہ نشتر مارنے سے تیرا ہوس آزما ہونا فضول ہے کیونکہ اُس سے خون نہیں نکل سکتا۔ یعنی کمینہ عادتوں نے تیرے مزاج کو مردہ کر دیا ہے۔

اثر دماغ رعونت شدہ ننگ پستی و ذلتت — بکجاست گوشہ زانوی کہ توان علم بفلک زدن

حل۔ تیری رعونت کے دماغ کا اثر پستی و ذلت کے لئے ننگ ہوگیا ہے یعنی تیری ذلت میں وہ پستی نہیں جو تیری رعونت میں ہے گوشہ زانو (کنج زانو) کہاں ہے جس میں دو زانو بیٹھ کر تکبر کا سر نیچا کرنا کہاں ہے جس کے ذریعہ سے آسمان پر جھنڈا گاڑا جاسکے غرور کا انجام تو پستی ہے کیونکہ ہر بے ادب کا سر نیچا (ناظرین دقت اور نزاکت پر غور کریں)۔

دگر از حصول مدعا کہ بحکم فرصت بقا — نتپی است بر سر زخم ما گل انتظار بسر زدن

حل۔ اے قاتل تو اپنے حصول مدعا سے نگزر یعنی اپنا مدعا پورا کر کیونکہ فرصت کو بقا نہیں۔ یعنی دنیا میں فرصت بہت کم ہے ہمارا زخم جو اپنے سر پر کوک (بتخفیف) کا گل منتظر سا لگائے ہوئے ہے تو وہ گویا ایک چمن ہے پس تو اس

چمن کی سیر کر مطلب یہ ہے کہ کاروکا کاری زخم لگانے مین تامل نہ کر۔ ناظرین بہت غور سے سمجھین۔

پُر وہم ہرزہ عنان مگرد بسراب غرق گمان مشو ۔۔۔ ز شناے بحر گمان بُرد بخیال باطل حک زدن

حل۔ وہم کے پیچھے بیہودہ مت دوڑ۔ دہوکے سے گمان مین غرق مت ہو دریاے گمان کی شناوری یعنی خیال باطل کی حک کرنے کو جا۔ یعنی دُنیا محض ایک شک اور دہوکا ہے اس سے نکل جا۔

عذر ای حسود جنون حسب کہ بحکم الٰہی ادب ۔۔۔ اثریکہ بیدل ما زند ز تو نیست کم ز کتک زدن

لغت۔ کتک بالضم لاٹھی یا سونٹا۔

حل۔ اے حاسد تو جنون حسب ہے یعنی تیرا حسب (نسل) ہی جنون ہے۔ بیدل ادب سے خبردار ہے وہ ادب اور تہذیب کے ساتھ جو اثر ڈالیگا وہ تیرے حق مین سونٹا مارنے سے کم نہین۔

نکتہ۔ حکم الفقراء کنفس واحدۃ بمناسبت محرمیت کلی است یعنی حضور نشاء وحدت کہ دران مقام ساز اعتبار رنگ مغائرت نیافتہ است و توہم دوئی پردۂ یکتائی نشگافتہ بحسب لطافت آشنائی آن مرتبہ ہرگاہ بمبالغہ توصیف غیر ہم کوشیدہ اند فی الحقیقت خود را در نقاب اشارت نقش پوشیدہ اند و اگر بتار الیش عبارتے پیرواختہ اند جز طرح شہود معنی نینداختہ و بیگانگی طبائع عام از یکدیگر باعتبار تشخصات جزوی است یعنی امور عالم کثرت درین چہار سو جز اجناس مخالفت اشکال و اثقال بر ہم نچیدہ اند غیر اسباب سود و زیان بغرض اظہار نرسیدہ بسبب کثافت نمائی این مواقع اگر ہمہ چشم بر صورت خود میکشا بیند چون عکس آئینہ غیر از نقش دوئی مشاہدہ نمی نمایند و ہرچند سر بجیب خود فرو می برند چون شعلہ قدم جز بکام اژدہا نمے سپرند اینجا متفق است کہ ناقص طبعان و لبستان کوفی از فہم کماہی در پیشگاہ الہی مجبور اند و پست فطرتان طبائع ادنی در درک حقائق اعلی معذور۔ کیفیت معین از لطیف مطلق چہ نماید و رنگ مکدر از صفاء آئینہ چہ پردہ کشاید۔

حل۔ یہ حکم کہ فقراء نفس واحد کی مانند ہین کلی محرمیت مناسبت سے ہے (یعنی عارف دوسرے عارف کے حال کا محرم ہے (ولی را ولی میشناسد) مراد نشاء و

وحدت کی حضوری سے یہی نشاء وحدت کے واقف ہو گئے سب ایک ہی ہو گئے
ہیں کیونکہ اس مقام میں اختیار کے اسباب مشاہدات کثرت کا رنگ نہیں پایا جاتا
اور دوئی سے تو ہم یکتائی کا پردہ نہیں اٹھا چونکہ اہل اللہ اس مرتبہ کی لطافت کے آشنا
ہیں اگر کبھی ما سوای اللہ کی تعریف میں مبالغہ کی کوشش ظاہر کرتے ہیں تو اپنے کو
خدا سے توا لے کے آفتاب آشنا رہتے ہیں [illegible]
تعالیٰ ہی حکم سے کرتے ہیں کیونکہ وہ اتفاق [illegible] وارد ہے اگر [illegible]
کی آرائش میں مشغول ہوتے ہیں تو شہود باطنی کے سوا دوسری بنیاد نہیں [illegible]
اور [illegible] کی [illegible] جو ایک دوسرے سے باہم بیگانہ ہیں تو یہ امر جزو کی [illegible]
کی وجہ سے ہے یعنی عالم کثرت کے امور جنہوں نے چاروں سے دنیا میں [illegible] کی
مخالفت ہے اور گرانی اجسام کے اور کوئی چیز نہیں کی [illegible] شمع اور نقش [illegible]
کے کوئی چیز ظاہر نہیں کر سکتے سوا شمع دنیا کی کثافت مانی کے باعث اگرچہ [illegible]
اپنی صورت پر نظر ڈالتے ہیں تو آئینہ [illegible] دوئی کے کچھ نہیں [illegible]
یعنی اہل دنیا وحدت سے خالی ہیں اور ہر چند اپنی [illegible] میں سر ڈالتے ہیں [illegible]
ادھر سے ہیں تاہم [illegible] اللہ کے [illegible] سوا دوسری جانب قدم نہیں
دھرتے ہیں [illegible] کسی حالت میں دنیا [illegible]
کہ عالم کون و فساد کے [illegible] سے دور ہیں
اور اولی [illegible] فطرت [illegible]
یعنی مقید کی کیفیت لطیف مطلق سے کیا نسبت رکھ سکتی ہے یعنی انسان مقید کیونکر
مطلق کی ماہیت معلوم کر سکتا ہے اور جو شخص خود مکدر ہے آئینہ کیسا ہی صاف ہو
مگر مکدر ہی نظر آئیگا

حال عالی خواہ زدانان از نسبت ادنی مپرس   چون زمین گر سست خاک است عالم بالا مپرس

حل - بلند نظر لوگوں کا حال ادنی کی نسبت سے نہ پوچھ۔ زمین کو خاک کہہ کر [illegible]
اس سے عالم بالا کی بات نہ پوچھ۔

آشنایان حقیقت از جہان بیگانہ اند   وحشت احوال مجنون دیدی از لیلی مپرس

حل - جو لوگ حقیقت الہی سے آشنا ہیں وہ دنیا سے بالکل بیگانہ ہیں جیسے (مجنون)

کے حالات وحشت دیکھ کر کیا ضرورت لیلیٰ سے پوچھنا فضول ہے ۔

محرمان حال ہم در بزم حال آسودہ اند　　　　زین گل فہر سودہ دلیعان سخن پیدا کرد

حل ۔ جو لوگ محرم حال ہیں وہ بزم حال ہی میں آسودہ ہیں تو اُن لوگوں کا حال نہ پوچھ

جنکی عقل از حد فہم سودہ اور جن کی طبیعتیں ہوس پیدا ہیں ۔

فکر شو تا یابی از نیرنگی ہای نشان　　　　از نگہ ظاہر از سراغ رنگ معنی پیدا

حل ۔ تو بہت فکر کیا تاکہ تو بیرنگی کا نشان پا سکے رنگ ظاہر ہیں سے رنگ در پردہ

کے سراغ سوا کچھ نہ پوچھ ۔ یعنی چشم ظاہری کو دکھائیگی اور باطن بیرنگی معنی کو ۔

ہر کس اینجا از مقام خویش میگوید خبر　　　　جز حدیث گاو و خر از مردم دنیا پیدا

حل ۔ ہر شخص اپنے اور مقام کے موافق اپنی ہی کہیگا اہل دنیا سے گاو خر کے مضمون

کے سوا کچھ نہ ہوگا ۔

نکتہ ۔ آدمی ریشہ استعداد ہست ۔ با آبیاری اتفاق عناصر قابل اعتبار نشو و نما و

معنی ادراکی بہ ترکیب اخلاط و امزجہ مستعد نقوش چون و چرا ۔ درجات استعداد از نشہ

شیونات ذاتیہ و افعال و آثار صفات ابدا مراتب شمار ترقی و تنزل ہست و لایزال در عرض

مدارج نقص و کمال بے اعتبار دور و تسلسل تقییدان عالم کثرت انجمن فروع نخلستان

ظہور را تازگان جہان وحدت کہ اصول ثمرہ متعدد اند انقطاع مناسبتی ہست در کمال

جدائی و کثافت پرستان وادی آب و گل را با لطافت محرمان گلشن جان دل نقصان

مواصلت ہست در نہایت کم رفتی و ناشناسائی جاہل عوام در عالم حقائق ابلیس نارسائی

و ناتوانی ہست و بیگانگی خواص از وضع کثرت اثر توجہی ہست نہ نادانی پوشیدہ نیست

کہ کثرت تنزل مراتب وحدت ہست و وحدت معراج حقیقت کثرت اگرچہ صاحب معراج را

پیرواز و الشیہ نیاز ہا سے منصب عزت ہست و مقیم آستان را دوری نسبت صدر از

نارسائی ہمت و قصور فطرت بالالکہ محرم حقائق موجودات نہ و فرقہ کہ متعلق صور کونیہ

نہ مخص صورہ ایں ہر فرد سے از افراد دفتر الٰہی و کوئی محیط اسرار خود ہست بکمند غیر و تفتہ

رسد کہ از خود بر آید و این نیز کہ از فرد بر آمدہ بہ دیگرے تواند رسید نشاید ۔

حل ۔ آدمی استعداد کا ایک ریشہ ہے جو عناصر کے باہمی اتفاق دآتش و آب و باد و خاک

سے قابل اعتبار نشو و نما ہے اور وہ لیتے ادراک کا معنی ہے جو اخلاط اربعہ (خون و دم

رطوبت - حرارت - یبوست سے نقوش چون وچرا کیلئے مستعد ہے - استعداد کے درجات ذاتی شانون اور افعال وآثار صفات کے نشے سے ہیں

ترقی وتنزل کے شمار کے مراتب ہین یعنی جسقدر استعداد ہوگی اُسیقدر انسان ترقی کریگا - اور ہمیشہ مدارج نقص وکمال کے پیش نظر نہین بے اختیار ہوگا - عالم کثرت کے قیدیون یعنی گلستان ظہور کی شاخون کے دور وتسلسل کو جہان وحدت کے آزادون کے ساتھ جو شعور کے پھل کی جڑ ہین ہین حد درجہ کی جدائی ہین مناسبت کا انقطاع ہے یعنی دنیادارون کو جہان وحدت کے آزادون (اہل اللہ) سے مطلق مناسبت نہین ہوتی اور وادی آب وگل کے کثافت پرستون (دنیادارون) کو گلشن جان ودل (عرفان الٰہی) کے محرمان لطافت سے مواصلت کا نقصان نہایت بے معرفتی اور ناشناسائی ہین ہے یعنی دنیادار نہ اہل اللہ کو پہچان سکتے ہین نہ اُنسے ملسکتے ہین - عالم حقائق ہین عوام کی جہالت نارسائی اور ناتوانی کے باعث سے ہے اور کثرت کی وضع (طرز) سے خاصان وحدت کی بیگانگی ایک توجہ خاص کا اثر ہے نکہ نادانی - یعنی خاصان وحدت اپنی توجہ بجانب کثرت مبذول نہین کرتے - اور یہ بات پوشیدہ نہین کہ تنزل مراتب وحدت کا نام کثرت ہے اور وحدت حقیقت کثرت کی معراج ہے اگر کوئی صدر نشین اپنی چوکھٹ کی جانب متوجہ نہو تو یہ بات اُسکے منصب عزت کی بے پروائیون سے ہے اور جو شخص چوکھٹ پر مقیم ہے اگر وہ صدر سے دور ہے تو اُسکی ہمت کی نارسائی اور اُسکی فطرت کا قصور ہے - جو گروہ کہ حقائق موجودات کا محرم ہے وہ عین حقائق ہے اور جو گروہ کہ دنیا کی صورتون سے علاقہ رکھتے ہین وہ محض صورت ہین پس ہر فرد افراد دفتر الٰہی اور کونی سے آپ اپنے اسرار کا دریا ہے اپنے اسرار پر پھیلا ہے وہ غیر کی کُنہ تک اُسوقت تک پہنچے کہ اپنے آپ سے نکلے اور یہ کبھی ہوا ہے کہ اپنے سے نکلکر دوسرے تک پہنچے (ورنہ وحدت وجود باطل ہوگی)

گر زرِ نہ پوشیدہ است اسرارِ گل ... چون بہینی رازِ ہست گل ودل ہست

مثال - اگرچہ شراب کے اسرار نے انگور میں جوش مارا ہے مگر جب تو غور سے دیکھیگا تو انگور انگور ہے اور شراب شراب ہے -

در ہمہ از رشتہ ہست ایجاد گل ... ریشہ ایک ریشہ ہست گل گل است

حل - اور اگرچہ پھول کی ایجاد ریشہ سے ہے لیکن ریشہ ریشہ ہی ہے اور پھول پھول ہے۔

گرچہ اجزا غیر ہم گل کردہ اند ہیئت مجموعی اینہا گل است

حل - اگرچہ پھول میں ایسے اجزا نے ظہور کیا ہے جو ایک دوسرے کے غیر ہیں یعنی اسی میں پتیاں اور پنکھڑیاں ہیں اور انہیں دانے بیج وغیرہ ہیں تاہم ان سب کی مجموعی ہیئت درحقیقت گل ہے۔

ہیچکس محرم نوای غیر نیست ہر یکے در گلشن خود بلبل است

حل - کوئی شخص غیر کا محرم نوا نہیں ہر شخص اپنے گلشن میں آپ بلبل ہے۔

سخت بے پرواست حسن از یکدگر مد ابرو بے نیاز از کاکل است

حل - حسن باہم ایک دوسرے سے بے پروا ہے۔ ابرو کا مد کاکل سے بے پروا یعنی ابرو ٹیڑھی ہی خم ہے اور کاکل میں بھی مگر ابرو خم کے حاصل کرنے میں کاکل کی محتاج نہیں ہے۔

چہ دارد این گیر و دار ہستی کہ از صد نام و ننگ خوردن شکست آئینہ جمع کردن فریب تمثال زنگ خوردن

حل - ہستی ناپائدار کی گیر و دار کیا شے رکھتی ہے یہی کہ سو نام و ننگ میں گلانا۔ یعنی برائے نام ہستی ہے مگر چونکہ فانی ہے لہذا باعث ننگ ہے اسکے سوا اور کیا شے رکھتی ہے آئینہ کی شکست (بے ثباتی) کا جمع کرنا اور تمثال زنگ کا فریب کھانا ہے۔ یعنی آئینہ بالآخر ٹوٹیگا اور اسکو زنگ لگیگا پس اس سے دل لگانا تمثال زنگ کے فریب میں آنا ہے۔

خوش است از ترک خودنمائی ز ننگ دم من برآئی بکسوت ریش دہقانی زشانہ

حل - تیرے حق میں اچھا یہ ہے کہ خودنمائی کو چھوڑ کر ایک دم ہوس دنیا کی ننگ سے نکلے۔ دہقان کی داڑھی پریشانہ سے تھپڑ کھانا کنگھی۔ یعنی کنگھی سے داڑھی کی آرایش میں کب تک مصروف رہیگا۔

شرار تا سر ز خود برآرد نہ روز بیند نہ شب شمارد دماغ کم فرصتان ندارد غم شتاب و درنگ خوردن

حل - شعلہ تاکہ اپنے سے سر نکالے یعنی فنا ہو جاسے نہ دن دیکھتا ہے نہ رات گنتا ہے وجہ یہ ہے کہ کم فرصتوں کا دماغ جلد اور دیر کا غم نہیں رکھتا یعنی فوراً فنا کی منزل مقصود پر پہنچ جاتے ہیں مطلب یہ ہے کہ فنا ہونے میں ہستی مثال شعلہ کی سی ہے جسے مطلق مہلت نہیں۔

گم تلاش ہوس شد قدم بعجز طلب فشردم — بکعبۂ امن راہ بردم ز تیشہ بر پای لنگ خوردن

حل — میں نے تلاش ہوس کا گم ہو جانا گینا۔ یعنی تلاش ہوس کو گم (معدوم) کیا اور عجز میں قدم جمایا یعنی طلب کو عاجز کر دیا یا میں طلب کرنے سے عاجز ہو گیا۔ لنگڑے پاؤں پر تیشہ مارنے سے کعبۂ امن کی جانب راہ لگ گیا یعنی جب لنگڑے پاؤں نے چلنے میں ترقی کیا تو اسکا علاج یوں کیا کہ تیشہ مار دیا چلنے سے چھٹی ہوئی۔ یعنی عاجز ہو جانا ہی منزل مقصود پر پہنچ جانا ہے۔

طمع بہر جا فشرد دندان ز آفتش نیست بیم چندان — با شتہای عرض پسندان زبان تفنگ خوردن

حل — طمع جہاں کہیں اپنا قدم جماتی ہے اسکو آفت سے چنداں خوف نہیں رہتا یعنی طمع کیلئے خوف ضرور ہے۔ اُن لوگوں کی خواہش سے جو عرض پسند ہیں یعنی لوگوں کی عرض معروض (سوال) کو پسند کرتے ہیں زبان کا بندوق کی گولی کھانا (سوال کرنا) پسند نہیں کرتی۔ یعنی اہل دنیا کے سامنے عرض معروض کرنا زبان کیلئے بندوق کی گولی کھانا ہے۔

اگر جہان جملہ لقمہ زاید ز فکر جوع تو بر نیاید — مگر چو آماج لب گشاید بعضو عضوت خدنگ خوردن

حل — اگر جہان تمام لقمہ پیدا کرے مگر تیری بھوک کی فکر سے ہرگز خلاص نہ پائیگا۔ ہاں اسصورت میں کہ تیرا ہر عضو نشانہ کیطرح تیر کھانے کو منہ کھولے۔ یعنی تیروں کھانے سے البتہ تیری بھوک ٹھہر سکتی ہے۔

چہ یابد تدبیر فکر خامت خمار حسرت رود ز جامت — کہ در نگین ہم بقدر نامت فزود خمیازہ سنگ خوردن

حل — تیرے فکر کی تدبیر سے حسرت کا خمار کیونکر تیرے جام حرص سے جائے کہ نگین میں بھی تیرے نام کے موافق پتھر کھانیکا خمیازہ بڑھ گیا ہے۔ نگین اکثر مدور بیضوی شکل ہوتا ہے جو خمیازہ کی شکل ہے اور وہ کھودا جاتا ہے اور کھودنا ہی گویا کھانا ہے۔ گویا تیرے نام میں بھی اسقدر حرص ہے کہ پتھر کھا رہا ہے۔ نگین پر نام کھدے ہیں جسقدر ... ہوتا ہے گویا تیرا نام اسکو کھا جاتا ہے۔

... بفتوی آن نگاہ قاتل — بحل گرفتند خون بیدل چو می بدین فرنگ خوردن

حل — ... کے مذہب اور اُس نگاہ قاتل کے فتوے سے بیدل کا خون مباح ہو گیا جیسے دین فرنگ میں شراب خوری مباح اور معاف ہے۔

بیا تماشای این چمن در سر مژگان فراز کن — ز خستان بہار غیبت قدح گیر و ناز کن

حل ۔ یعنی عرفان الٰہی کے تماشا کیلئے پلکون کا دروازہ بند کر ۔ یعنی آنکھیں بند کر کے مراقب ہو اور معائنت (اطمینان قلب) کے مینا سے ایک جام پی اور اپنے عیش پر ناز کر ۔

مشکن جام آبرو بہ پیش خمار آرزو عرق احتیاج را ز مینای آز کن

حل ۔ آرزوؤن کی پیش آبرو کا جام مت توڑ اور چونکہ اہل احتیاج کو التجا کے وقت شرم آتی ہے لہذا عرق احتیاج کو اپنے شیشۂ آز کی شراب بنا ۔ یعنی اپنے کو محتاج بنا اور محتاج رہنے میں خوش ہو اور کسیکی التجا نہ اٹھا ۔

مپسند آنقدر ستم کہ بجستجو شوی علم گرہ دست و دل ز ہم مژہ بگشا و باز کن

حل ۔ اپنے اوپر اتنا ظلم نہ کر کہ تو جستجو میں مشہور ہو جائے اور دست و دل میں جو گرہ پڑی ہوئی ہے اپنی پلکیں ایک دوسرے سے جدا کر کے اُس گرہ کو کھول ڈال ۔ یعنی تیرے مقصد میں گرہ نہیں بلکہ دست و دل میں گرہ ہے جب تو آنکھیں کھولیگا یعنی عرفان الٰہی پر تدبر و تفکر کریگا وہ گرہ خود کھلجائیگی ۔

ہمہ افسانہ مائلی کہ ز تحقیق غافلی تو تماشا مقابلی ز خیال احتراز کن

حل ۔ تو کوسنے افسانہ پر مائل ہے کہ تحقیق سے اسقدر غافل ہے تو تماشا مقابل ہے (صفت مرکب) یعنی تماشا قدرت تیرے سامنے ہے اُن وان کے خیال سے احتراز کر ۔

نہ ظہور ہست نے خفا نہ لقا و نہ فنا بہ تخیل حقیقتی کہ نداری مجاز کن

حل ۔ نہ کوئی شے ظاہر ہے نہ پوشیدہ ہے نہ لقا ہے نہ فنا ہے تو جو حقیقت اپنے تخیل میں نہیں رکھتا اُسکو مجاز قرار دے لے ۔ یعنی اصل حقیقت وجود تو تجھے معلوم نہیں پس مجاز پر اکتفا کر کیونکہ عالم شہود فقط مجاز ہے نہ کہ حقیقت ۔

چو غبار شکستہ ام بسر راہ نشستہ ام قدمی بہ زمین گذار و مرا سرفراز کن

حل ۔ میں ٹوٹے ہوئے غبار کیطرح تیرے سر راہ میں بیٹھا ہوں ایک قدم زمین پر رکھ اور مجھے سربلند کر ۔ اشارہ ہے کہ قدم رکھنے یا ٹھوکر مارنے سے غبار بلند ہو جاتا ہے ۔

بہ ادای تکلمی بفسون تبسمی شکری را قوام دہ نمکی را گداز کن

حل ۔ ایک تکلم کی ادا اور ایک تبسم کے فسون سے شکر کو قوام دے ۔ اور نمک کو گداز ۔ معشوق کے کلام میں شیرینی اور تبسم میں نمک ہوتا ہے ۔

عطشش حرص یک قلم ز جہان بردہ رنگ نم   ہمہ خاک ست آب ہم بہ تیمم نماز کن

حل - حرص کی پیاس جہان سے بالکل نم کا رنگ تک لے گئی (سب چوس گئی) پانی بھی خاک ہو گیا - اب تیمم سے نماز ادا کر -

نکشود رشتہ کوتہی اگر از عقدہ وارہی   حسرت از آرزو تہی چو شود پا دراز کن

حل - اگر تو اپنے رشتہ کی گرہ دور کریگا تو اسمیں کوتاہی نہ ہوگی (گرہ کھلجانے سے رشتہ بڑھ جاتا ہے) جب آرزو سے تیرا سر خالی ہو جائے یعنی دنیا و مافیہا کی کوئی آرزو نہ ہے تو پاؤں پھیلا یعنی ابدی آسائش میں رہ -

زافسردن چو بگذری شوخی آئینہ پری   دل بہ سنگین گداز و کارگہ شیشہ ساز کن

حل - جب تو افسردگی سے باہر نکل جائیگا تو پری کا آئینہ (وہ شیشہ جسمیں عامل لوگ پری کو قید کر لیتے ہیں) بنجائیگا - اپنے سنگین (سخت) دل کو گلا اور آئینہ سازی کا کارخانہ قائم کر جسمیں پریاں (اسرار معرفت) قید ہو جائینگی -

بنشین بیدل از حیا پس زانوی خامشی   نفسی چند حرص را ز طلب بے نیاز کن

حل - اے بیدل حیا سے زانوے خاموشی کے پیچھے بیٹھ - تھوڑی دیر حرص کو طلب سے بے پروا کر -

نکتہ - طینت آدمی بحکم الناس نیام مخمر سبات غفلت است و اطلاق بیداری بر حقیقت غنودن انجاسش آثار کذب و تہمت - اینجا با مژگان قدم لغزشے میسر - آگاہی ہا بسر منزل بیخبری آسودہ است و بازگاہ آغوش تاملے سے افشرد - ہمہ شوہا بمہد بیخودی غنودہ - پس در لباسیکہ قافیہ شعور باین تنگی است و ساز شہود باین غیبت آہنگی صفت چشمے کہ بجہت منصوبہ بیداری بر دارد تا سرمایہ تماشائیکہ دارد بیگانہ درنبازد - فرصت شناسان ذوق حضور را درین انجمن التیام جراحت دیدہ تا سخت اسلیست و پریشان ناکردن موئے مژگان صحبت ماست -

لغت - نیام نائم کی جمع یعنی سونیوالے - سبات بالضم نیند اور غفلت -

حل - آدمی کی سرشت اس حکم کے لحاظ سے کہ لوگ سوتے ہیں خواب غفلت کی خمیر کی گئی ہے یعنی غفلت ہی انسان کا خمیر ہے اور سونے کی حقیقت پر بیداری کا اطلاق جھوٹ اور تہمت ہے یہاں قدم مژگان کو لغزش ہوتا ہے یعنی پلک

اُٹھہ نہیں سکتی آگاہی (ادراک) بیخبری کی سر منزل پر سوتی ہے اور یہ مقام نگاہ تامل
کو آغوش میں دباتا ہے یعنی نگاہ کو دیکھنے میں تامل کرنا پڑتا ہے ہوش و حواس بیخودی
کے گہوارے میں سوئے ہوئے ہیں پس جس بساط میں قافیہ شعور کا اسقدر تنگ ہے اور
شہود کا ساز اسقدر غائبیت آہنگ ہے یعنی اسکی آواز غائب ہے کون مفت اپنی نظر بیداری
کے منظور نہیں اُٹھاتے تاکہ تماشا (نظارہ) جو سرمایہ (قوت بصارت) نہیں رکھتا
اُسکو رائیگان نہ ہار دے۔ ذوق الہی کے فرصت شناسوں کے لئے اس انجمن میں
آنکھوں کے زخموں کا بھر جانا سخت تکلیف ہے اور موئے مژگان کا پریشان نکرنا سخت
ماتم ہے یعنی یہاں تو بیداری ہی بیداری ہے آنکھیں اور پلکیں بند نہیں ہوتیں ہمیشہ
کھلی رہتی ہیں پس عارفان الہی فرصت دیدار کو غنیمت سمجھتے ہیں اُنکے لئے سونا کہاں

سبکساری ہا آمست از آب دیدہ ترک سرگرانی کن ۔ نگہ را اندکے روشن سواد جلوہ خوانی کن

حل) سبکساری آب دیدہ سے حاصل ہوتی ہے سرگرانی کو چھوڑ۔ نگاہ کو تھوڑی دیر
کیلئے دوست کے جلوہ کی کتاب پڑھنے سے روشن سواد کر (قاعدہ ہے کہ جب شہر پر
پانی چھڑکا جاتا ہے تو زمین کی سرگرانی جاتی رہتی ہے۔

زندہ تاکی مضمون خواب پیش از مرگ در گورت ۔ بہ بیداری علاج چشم زخم زندگانی کن

حل۔ خواب کا مضمون کب تک تجھے پیش از مرگ زندہ درگور کریگا کیونکہ خواب بھی
اہل اللہ کے نزدیک ایک قسم کی موت ہے۔ زندگی کے چشم زخم (زخم چشم) کا علاج
بیداری سے کر۔

وردن بیضہ جز افسردگی دیگر چہ پیدا شد ۔ چمن ہا تحت پرواز ست سعی پرفشانی کن

حل۔ انڈے میں افسردگی کے سوا کیا ہوتا ہے چمن تیرے پرواز کے تحت میں ہیں پرون
کو پھیلا کر اوڑنے کی سعی کر یعنی غافل نہو اور چمن عرفان پر پرواز کر۔

نگاہ ہمہ ودستگیریان بفکر تحقیق خود افتادن است نہ از سر گرانیہائے بیجا درد سر
زانو دادن۔ ومدعای تامل بہ کنہ معنی وا رسیدن است نہ غبار مژگان بر سر بینش پاشیدن
معنی زاکہ تحریر حقیقت اشیا است بحقیقت اشیا بقدر عرض صورت چہرہ کشا۔ درین تماشا
کدہ بفسون تخیل خواب بر طبیعت نباید گماشت و بفریب تفکر دامن شہود از چنگ فرصت
نباید گذاشت جلوۂ بے نقاب را بخیال مشاہدہ نمودن از نارسائیہائے محرومی نگاہ است

وا ز معنی کشوف شمے تراشیدن دلیل وقتنا سے نے قدرت کوتاہ۔

حل۔ سرگریبان ہونے سے مقصد اپنی تحقیق کی فکر میں پڑنا ہے تاکہ تجسس ہو جانکی سرگرانیوں سے سرزانو کو درد میں مبتلا کرنا۔ اور تامل (تدبر و تفکر) سے مدعا معنی کی کنہ پر پہنچنا ہے نگہ مژگان کا غبار بعبارت سرمہ سر پر ڈالنا۔ تفکر کے معنی حقیقت اشیاء پر غور کرنا ہے اور اشیاء کی حقیقت بقدر پیش ہونے صورتوں کے پردہ کشا ہے یعنی جسقدر صورتین سامنے آئینگی اسیقدر حقیقت عرفان کا انکشاف ہوگا۔ اس تماشا کدہ دنیا میں تخیل کے افسون سے طبیعت پر خواب کو حرام کرنا چاہئے اور فہم و تفکر سے شہود کا دامن فرصت کے چنگل سے چھوڑنا نچاہئے۔ جلوہ بے نقاب کو خیال میں مشاہدہ کرنا محرومی نگاہ کی تراکتین ہین اور جو معنی ظاہر ہین انکے معنی تراشنا قدرت کی قوتون کی کوتاہی کی دلیل ہے۔

ز چیرہ دستی ترک ہوس تا نگہ غنودن ہنر است ورنہ اینجا رگ خواب از مژہ بیگانہ است

حل۔ آنکھون کیلئے سونے کی ہوسون کا ترک کردینا ہنر ہے ورنہ یہان تو خواب کی رگ پلکون سے بھی نزدیکتر ہے یعنی غفلت ہر وقت گھات میں ہے۔

نہد افسردہ دلی غنچہ ندارد و دربار وضع گل آئینہ پرداز بہار دگر است

حل۔ غنچہ اپنے قبضہ میں بجز افسردہ دلی کے کچھ نہیں رکھتا۔ گل کی وضع ایک اور ہی بہار کی آئینہ پرداز ہے یعنی پھول ایک دوسری بہار دکھارہا ہے۔

غافل از ظاہر آفاق نباید بودن آخر این چہرہ این بزم طلسم دگر است

حل۔ ظاہر آفاق (عالم صورت) کے مشاہدہ سے غافل نہ ہونا چاہئے آخر اسکے چہرہ پر تو صورتون کے طلسم کی محفل ہے جو دیکھنے ہی کیلئے پیدا ہوئی ہے۔

طرہ را بہوا افشان و بشکست نگر شعلہ با سر باز کہ گل عالم دگر آفرین

حل۔ اے معشوق اپنے طرہ کا سر ہوا میں جہاڑ۔ یعنی طرہ کو ہوا میں کہول اور شکست سے ایک خلق پیدا کر۔ آئینہ میں آنکھہ کہول اور ایک دوسرے عالم (عالم حسن) کا پھول پیدا کر یعنی جب آئینہ دیکھکر بناؤ سنگار کریگا تو حسن کا کچھہ اور ہی عالم ہوگا۔

ز حضور رگ عشرت بیش و کم نہ بہشت آیم نہ ارم خیال داغ تو دارم تو برائے من جگر آفرین

حل۔ میں کم یا زیادہ عشرت کے حضور سے نہ بہشت چاہتا ہون نہ باغ ارم۔ میں تو

تیر سے داغ محبت کے خیال مین قانع ہون تو تیر سے لئے جگر پیدا کر ۔ یعنی مین ایسا
جگر کہان سے لاؤن کہ تیر سے داغ کا متحمل ہو سکے پس مجھے جگر کی ضرورت ہے
جو تیرے لئے تو داغ ہی سہلے ۔ اسی پر اتنک قانع ہون ۔

بکمال خالق شش جہان نہ زمین رسید نہ آسمان   چو صدف چہ دید نشان ز حقیقت گہر آفرین

حل ۔ خدا تعالی کے کمال تک نہ زمین کی رسائی ہے نہ آسمان کی ۔ اسکی وجہ یہ ہے
کہ صدف کو گوہر پیدا کرنے والے کی ماہیت معلوم نہین پس وہ گہر آفرین کا کیا نشان
دیسکتی ہے صدف تو گوہر پیدا کرنیکا آلہ یا ظرف ہے ۔ وہ گوہر آفرین کی صنعت
کو کیا سمجھے ۔

بدر از فضولی وہم و ظن تو چہ میکنی بجہان تن   در احولی ہوس شکن ز دو چشم یک نظر آفرین

حل ۔ وہم و گمان کی فضولی سے نکل ۔ تو جہان تن مین کیا کر رہا ہے ۔ محض ہوس سے
احولی (بہینگاپن) ہونے کا دروازہ نہ کھٹکھٹا دو آنکھون سے ایک نظر پیدا کر ۔ یعنی
وہم و ظن دوئی ہے اور واجب الوجود کو عالم کثرت مین نگاہ وحدت سے دیکھنا علم الیقین
اور عین الیقین ہے ۔ جہان تن کا وجود محض وہم و ظن ہے ۔

منشین چو مطلب دیگران بغبار منت قاصدان   رقم حقیقت رنگ شو ز شکست نامہ پر آفرین

حل ۔ دوسرون کے مطلب کیطرح قاصدون کے غبار مین مت بیٹھ یعنی معشوق
تک نامہ پہنچانے کیلئے قاصدون کا ممنون نہو ۔ رنگ حقیقت کی رقم بنجا اور خط کی شکست سے
پر پیدا کر ۔ یعنی شوق کا پر لگاکر معشوق حقیقی تک جا پہنچ (حقیقت رنگ) رقم کی صفت
ہے یعنی وہ رقم جسکا رنگ (خط لکھنے کی سیاہی) حقیقت الہی ہے ۔

سر و برگ راحت این چمن بخیال ما نکند وطن   چو غبار گم زدہ گو فلک سر ما بزیر پر آفرین

حل ۔ چمن دنیا کی راحت کا سامان ہمارے خیال مین جاگزین نہین ہوتا یعنی دنیا کی
راحت ہمارے خیال مین بہی نہین آتی ۔ اسے مخاطب آسمان سے کہدے کہ بھٹکے
ہوئے غبار کیطرح ہمارا سر پرون کے نیچے پیدا کرتا کہ ہم آرام سے بیٹھے رہین ۔ قاعدہ
ہے کہ جب غبار مین گم ہوجاتا ہے تو وہ اڑ نہین سکتا ۔ جانور تو جبھی اڑیگا کہ پرون سے
اپنا سر نکالیگا اور آرام کے وقت جانور پرون مین اپنا سر رکھتے ہین ۔

چہ نشست عالم بیخبری ز طرب شکاری غفلتی   چو چنار روز کف تہی ہمہ ہالہ بر کمر آفرین

لغت - بہار بالفتح وہ چرمی دستانہ جو شکاری لوگ شکار کیوقت ہاتھ میں پہنتے ہین -
حل - عالم بے بری (دنیا) ایک چمن ہے جو عافیت کا طرب شکار ہے یعنی عافیت سے
جو طرب حاصل ہوتی ہے دنیا اُسکو شکار کرتی ہے مطلب یہ ہے کہ دنیا مین حقیقی عافیت
نہین نہ اس چمن سے کوئی پھل حاصل ہوتا ہے تو شکار کیلئے بجائے اسکے کہ ہاتھ مین
دستانہ پہنے چنار کی طرح خالی ہاتھ جا اور دستانہ کو بیہودہ اکر - یعنی فضول - چنار کو نہ
تو پھل آتا ہے نہ اُسکے پتون پر جو پنجہ انسان کے ہمشکل ہوتے ہین پوست ہوتا ہے بلکہ
پوست صرف کمر پر ہوتا ہے - یعنی دنیا تو خود عافیت کی طرب شکار ہے تجھے اس سے
کیا شکار ملسکتا ہے جسطرح چنار تہیدست ہوتا ہے تو بھی تہیدست رہ -

ز سحاب این چمنم مگو بگذر ز عشوۂ رنگ و بو ۔ بتو التماس گریہ ام دو سہ خندۂ گل بسر آفرین

حل - میرے اس چمن (دنیا) کے سحاب کا حال مجھ سے کچھ نہ کہہ یعنی اس (قصے) کو جانے دی
اسکے رنگ و بو کے عشوے سے بھی درگذر - اے مخاطب مین تجھ سے یہ التماس کرتا ہون
کہ گریہ کر اور اپنے سر پر دو تین گل خندہ لگا یعنی خوش ہو کیونکہ لوگ جب چمن کی سیر
کو جاتے ہین تو ٹوپیون یا پگڑیون مین پھول لگا لیتے ہین مطلب یہ ہے کہ دنیا کے چمن کا
تماشا حقیقی خوشی نہین بلکہ محبوب حقیقی کی یاد مین رونا اصلی خوشی ہے -

سر زلف عربدہ شانہ کن نگہ فتنہ خانہ گر ۔ روشی جنون بہانہ کن ز غبار من سحر آفرین

حل - اے معشوق اپنے سر زلف مین عربدہ (جنگجوئی) کی کنگھی کر ایک نگاہ سے جو
فتنہ پردازی مین مشہور ہے دیکھ اور وہ روش (چال) جو جنون کیلئے بہانہ ڈھونڈھتی ہے
یعنی دنیا کو مجنون کرتی ہے (چل) اور میرے غبار سے صبح پیدا کر یعنی چلنے مین غبار کو
ٹھوکر سے اڑا - چونکہ غبار مین سفیدی نمایان ہوتی ہے لہذا اُسکو صبح سے تعبیر کیا ہے
ناظرین شعر کے پہلوؤن پر غور کرینگے تو پورا لطف اُٹھائینگے -

بکلام بیدل اگر رسی مگذر ز جادۂ منصفی ۔ کہ بہیچ مطلب اگر تو صلۂ دگر مگر آفرین

حل - اگر بیدل کے کلام تک تیری رسائی ہو تو جادۂ انصاف سے دوسری راہ سے نگذر
کیونکہ اے مخاطب بجز آفرین کے تجھ سے دوسرا صلہ کوئی نہین مانگتا - فی الحقیقت بیدل کی
نازک خیالی کا صلہ دینا مشکل ہے -

زرہ ہوس نفس گرم نقشے ز خود و نمیدہ ام ۔ ہمہ جیب ...

حل - مین راہ ہوس سے تجہہ تک کب پہنچ سکتا ہون جبکہ دم بھر بھی اپنے سے نہین بھاگتا یعنی خودی کو ذرا بھی ترک نہین کیا مین تمام حیرت ہون کہان جاؤن جبکہ تیری راہ مین سر بھی نہین نکالا -

ہمہ ترک ساز طرب کنم ز کدام جام نشہ طلب کنم — گل باغ شعلہ نچیدہ من می داغ دل نچشیدہ من

حل - تمام سامان طرب کو چھوڑ دون کس شیشے سے نشے کا جام طلب کرون کیونکہ باغ شعلہ سے نہ میں نے کوئی پھول چُنا نہ داغ کا مزا چکھا یعنی عشق کے مصائب نہین جھیلے شعلے باغ کے پھول ہین جنسے طرب حاصل ہوتی ہے اور داغ دل نشے کا جام ہے جس سے کیف ملتا ہے - دوسرا مصرعہ پہلے مصرعہ کا بیان اور تفصیل ہے

چو گل آنکہ نسخہ صد چمن ز نقاب جلوہ کشودہ تو — چو می آنکہ عشرت عالمی ز گداز خود طلبیدہ من

حل جسنے پھول کی طرح نقاب جلوہ سے صد چمن کے نسخے کھولے ہین وہ تو ہے یعنی نقاب جلوہ سے سو چمن کا نسخہ کھولتا تیری بہار حُسن کا ایک پھول ہے اور جسنے شراب کیطرح ایک عالم کا عیش اپنے گداز سے طلب کیا ہے وہ مین ہون - یہ قاعدہ ہے کہ شراب کو جبتک گداز نہین ہوتا اور کو سرور عیش نہین ملتا - مطلب یہ ہے کہ تو اپنے نقاب جلوے سے عالم کو مسرور کر رہا ہے اور مین اپنے گداز دل کی شراب سے دنیا کو مست کر رہا ہون - کیا خوب تقابل ہے -

چہ بلا کشاکش غیرتم چہ قدر نشانہ حیرتم — کہ شہید خنجر ناز تو شدہ عالمی و تپیدہ من

حل - مین کس بلا کی غیرت کا کشمکش اور کسقدر حیرت کا نشانہ ہون کہ ایک عالم تیرے خنجر ناز کا شہید ہو گیا ہے اور مین ابھی تک تڑپ ہی رہا ہون - یعنی رشک سے کیون مر نہین گیا -

تو بمحفلے نشدی و کہ ز تاب شعلۂ غیرتش — ہمہ اشک گشتہ برنگ شمع ز چشم خود نچکیدہ من

حل - اے محبوب تو نے کسی محفل مین منہ نہین دکہایا کہ مین اُسکے شعلۂ غیرت کی تاب سے شمع کی طرح ہمہ تن اشک بنکر اپنی آنکھون سے نہین ٹپکا - یعنی تو جس محفل مین گیا ہے مین رشک سے شمع کیطرح جلا ہون -

مئے جام ناز و نیاز را اگر خمار نشد چرا — ز سر جفا نگذشتہ تو و بوفا نہ رسیدہ من

حل - جام ناز و نیاز کی شراب اگر خمار پیدا نہین کرتی تو اے معشوق تو ابتک ظلم سے

کیون باز نہین آیا اور مین کیون وفا کے دروازے سے نہین بہاگا - یعنی ناز کا یہ خاصہ ہے کہ معشوق ظلم کرے اور نیاز کا یہ خاصہ ہے کہ عاشق وفا سے باز نہ آئے -

چو نگاہ گرم بہر طرف کہ گذشتہ محمل ناز تو — چو دل گداختہ از پئی ہمہ جا سرشک دویدہ من

حل - نگاہ گرم کی طرح جس طرف تیرا محمل ناز گذرا ہے مین وا ہے گداختہ کی طرح تیرے پیچھے پیچھے اشک کی رکاب مین دوڑا ہون یعنی آنسو آگے آگے اور مین اُنکے پیچھے پیچھے ہون -

تو و صد چمن طرب نگہی من و شبنم نگہ آبرو — بہ بہار عالم رنگ و بو ہمہ جلوہ تو ہمہ دیدہ من

حل - تو ہے اور طرب نگہی کے سو چمن ہین مین ہون اور شبنم ہے جو صرف آبروے نگہ ہے وشبنم مین بجز نگاہ حیرت کے کچھ نہین ہوتا ہم اسے معشوق عالم رنگ و بو کی بہار مین تو ہمہ تن جلوہ ہے اور مین ہمہ تن مثل شبنم آنکھ ہون - یعنی تیرا کام جلوہ پردازی اور میرا کام نظارہ بازی اور رونا ہے -

نہ جنون سینہ دریدنی نہ فسون مشق تپیدنی — بسواد درد تو کردہ ام الفی ز نالہ کشیدہ من

حل - مجھے نہ سینہ چاک کرنیکا جنون ہے نہ تڑپنے کی مشق کا فسون ہے مین تیرے سواد درد مین کب تپک سکتا ہون - مینے تو ابہی نالہ کا صرف ایک الف کہینچا ہے یعنی نو آموز نو مشق ابجد خوان ہون -

چو سحر نیامدہ در نظر دم فرصت نفس آنقدر — کہ بہم برات شگفتگی بطراوت گل چیدہ من

حل - مجھے صبح کی طرح سانس کا دم فرصت اتنا بھی نظر نہین آیا کہ چنے ہوئے پھول کی طراوت کے پاس شگفتگی کا حصہ لیجاون - یعنی پھول توڑنے کی فرصت تو کہان چنا ہوا پھول بھی شگفتہ دلی سے نہین اُٹھا سکتا - مطلب یہ ہے کہ جسطرح صبح کو سانس لینے سے فرصت نہین ملتی اسیطرح دنیا مین مجھے شگفتہ دلی کی جو سیر چمن سے حاصل ہو فرصت نہین - زندگی کی ناپائداری اور ہستی موہوم کی بے ثباتی کا رونا ہے -

بکمال عجز دل گسل نہ نوا کشان تغافلم — چو جرس بغیر شکست دل سخنی ز خود نشنیدہ من

حل - مجھ سا ایسا دل کا توڑنے والا نغمہ ہے کہ مین اُسکے باعث ہمصفیرون کے سامنے شرمندہ ہوا ہون کیونکہ مینے خود اپنے وجود سے مثل جرس سوائے شکست دل کے کوئی آواز نہین سُنی - جب خود میرے لئے میری آواز دلشکن ہے تو ہمصفیرون کی کیون دلشکن ہوگی - جرس جب بجتا ہے تو اپنے ہی دلکو توڑتا ہے -

من بیدارم ز غفلتم که چشم بند فسون دل | همه جا جلوهٔ من پیدا و هستی جا نرسیده من

حل - مین بیدار ہون (غفلت) کا ظلم کیونکہ فسون دل نے میری آنکھہ بند کر دی ہے - ہر مقام میرے جلوے سے پُر ہے اور مین کہین بھی نہین پہنچا - یعنی میری شہرت تو ہر جا ہے مگر مین غافل ہوا ہون -

شکستہ چشم پوشیدہ هر چند فردوس در قفس دارد و آئینه دار کوری است و مژگان خوابیده اگر همه اقبالش چراغ زیر دامن باشد دلیل بے نوری است اگر بخیه های مژگان از هم نمیتوان گسیخت نمک گریه برین زخمها باید ریخت و اگر زین چنین افسرده شمع نگاهے نمیتوان افروخت بطعمگی زاغ و زغن باید فروخت -

حل - جو شخص مراقب ہے اُسکی بند آنکھہ اگرچہ فردوس کو اپنے قفس مین رکھتی ہو اندھے پن کی آئینہ دار ہے یعنی اندھی ہے (کیونکہ اعیان ثابتہ اور وحدت فی الکثرت کے نظارے سے محروم ہے) اور سوئی ہوئی (غافل) مژگان اگر تمام اقبال اُسکا چراغ زیر دامن ہو یعنی مراقبہ کے انوار سے روشن ہو بے نوری کی دلیل ہے - اگر پلکون کا بخیہ اُدھڑ نہین سکتا یعنی پلکین خواب غفلت کے باعث کہل نہین سکتین تو یہ زخم مین رونے آنسوؤن کا نمک بہرنا چاہیئے تاکہ کہل جائین (ورنہ بند زخم اندر ہی اندر بڑھکر ہلاکت کا موجب ہو گا) اور اگر بجھی ہوئی شمع کی چربی سے آنکہہ روشن نہین ہو سکتی تو چیلون اور کوؤن کے لقمہ کے لئے اسکو فروخت کر دینا چاہیئے -

چشم خواب آلود کاشانه غفلت در بسته است | سیل اگر غافل شود آتش درین بنیاد ریز

حل - غافل آنکہہ ایک کاشانہ غفلت ہے جسکا دروازہ بند ہے اگر اپنے گہر کے ڈھانے سے سیلاب غافل ہو تو اسمین آگ لگا - تاکہ جلکر تباہ ہو جائے -

ور همه آئینه دار گوهر راز دل است | یک کف خاکش کن و در رهگذار باد ریز

حل - اور اگر وہی چشم خواب آلود گوہر دل کی آئینہ دار ہے - پہر بہی اسکو خاک بنا کہ ہوا کے رہگذر مین پہینکدے - یعنی اگر آنکہہ حجابات کثرت سے جو درحقیقت وحدت کی تفصیل ہے غافل ہے خواہ اُسمین کیسے ہی اوصاف ہون مگر برباد کر دینے کے قابل ہے -

رنگها در پردهٔ تحریک مژگان خفته است | هر چه میخواهد دلت زین پرده بهزاد ریز

حل - طرح طرح کی رنگ تحریک مژگان کے پردے مین سوتے ہین جو کچہہ تیرا دل

چاہیے بہزاد کے اس پردے سے رنگ گرا یعنی پلکوں کے موقلم سے صفحۂ دل پر نقاشی کھینچ

مدعا اینست کز سعیِ نظر غافل مباش — ہر اثرہائے تماشا ہرچہ بادا باد ریز

حل - مدعا یہ ہے کہ نظر کی سعی سے غافل نہ ہو اور خواہ کچھ ہی ہو تماشا کے پیچھے پیچھے نظر ریزی کر -

نکتہ - از بزرگے پرسیدند خواب افضل است یا بیداری - فرمود افضلیت بمعنی فوقیت است و فوقیت غالبیت - ہرگاہ کیفیت نسخۂ وجود کہ منقوش رموز این دو حقیقت است بمطالعہ امتحان درآید و تامل جمع بخیال درس تحقیق آرا یابد عبارت ناتوانی ہائے مغلوب بے تامل روشن است و معنی قوت غالب از گفتگوے لب بے نیاز -

حل - ایک بزرگ سے پوچھا سونا افضل ہے یا جاگنا - فرمایا جب کیفیت نسخۂ وجود کی جو ان دونو حقیقتوں (خواب و بیداری) کی رموز سے منقوش ہے امتحان کے مطالعہ میں آئے اور تامل ان دونو کے اجتماع کو درس تحقیق کے خیال میں آراستہ کرے تو جو ناتوانیاں مغلوب ہیں انکی عبارت بے تامل روشن ہے اور جو قوت غالب ہے استدلال کیلئے جنبش لب کی ضرورت نہیں کیونکہ سوتا انسان بول نہیں سکتا -

بیداری میان دو خواب استیم — گرد تخیل دو سراب استیم

حل - میری ہستی کیا ہے دو خوابوں کے مابین ایک بیداری اور دو سراب کی گرد تخیل ہے اول تو سراب پھر سراب کے تخیل کی گرد سے ثباتی کا کتنا ثبوت ہے [illegible] دو خوابوں سے مراد دو عدم ہیں کہ ہر ممکن پر طاری رہتے ہیں - ایک عدم سابق دوسرا عدم لاحق - ہستی ان دونو کے درمیان ہے -

از تلاطم دو موج حبابی دمیدہ است — یعنی طلسم نقش بر آب استیم

دو موجوں کے تلاطم (یعنی عدم سابق اور عدم لاحق) سے ایک حباب پیدا ہوا ہے مراد یہ ہے کہ میری ہستی ایک نقش بر آب طلسم ہے -

مغلوب آفتاب شد سایہ سایہ نیست — اندیشہ کہ در چہ حساب استیم

حل - جب سایہ پر آفتاب غالب ہو گیا تو سایہ سایہ نہ رہا - فکر کرنا چاہئے کہ میری ہستی کس حساب میں ہے -

روشن نشد ز نسخهٔ من جز سواد وہم — مضمون حیرت چہ کتاب ست ہستیم

حل ۔ میرے نسخہ وجود سے بجز سواد وہم کچھ روشن نہوا یا خدا میری ہستی کونسی کتاب کا مضمون حیرت ہے۔

سرمایہ وقف غارت امید محو یاس — یارب چہ جنس خانہ خراب ست ہستیم

حل ۔ تمام سرمایہ وقف غارت اور تمام امید محو یاس ہے۔ یارب میری ہستی کیسی خانہ خراب جنس ہے کہ کسی مصرف کی نہیں۔

نکتہ ۔ غیب مطلق مرتبہ ایست کہ باعتبار مفہوم مجاز حقیقت الحقائقش نامیدہ اند و غیب اضافی نشاء کہ بسبب لطافت تمام عالم ارواح معین گردانیدہ و غیب متمثل لطافتے موسوم بمثال بحکم میلان کثافت آرائی ۔ و غیب مصور کیفیتے منقوش اجسام بمقتضائے کمال کثافت یعنی ختم مرتبہ پیدائی ۔ پس غیب مطلق یعنی حقیقت الحقائق خفاء محض منتہی الاشیاء است مشعر حقیقت ذات و غیب اضافی خفاء معین نفی اثبات مطلق اسماء و صفات ۔ غیب متمثل اشتباہ نمود ظہور ۔ و غیب مصور شہود یقینی حسن و شعور۔

حل ۔ غیب مطلق ایک مرتبہ ہے جسکا نام باعتبار مفہوم مجاز کے حقیقت الحقائق رکھا ہے یعنی حقیقت الحقائق وہی غیب مطلق ہے کیونکہ تمام حقائق وہمی اور خیالی ہیں جنکا سلسلہ غیب مطلق تک پہنچتا ہے۔ اور غیب اضافی یعنی وہ غیب جو دوسری شئے کی نسبت سے غیب ہے ایک نشاء ہے جسکو بسبب لطافت کے تمام عالم ارواح مقرر کیا ہے۔ یعنی روحیں بہ نسبت اجسام کے غائب ہیں اور غیب متمثل ایک لطافت ہے مثال یعنی عالم مثال سے موسوم کی گئی ہے کہ درحقیقت تجدد امثال کی جنکا میلان کثافت آرائی کی جانب ہے۔

یعنی عالم ناسوت کا انکشاف ایک کثافت ہے جو سب سے پہلے عارف پر طاری ہوتی ہے گویا عارف اس غیب متمثل کی کثافت کو آراستہ کرتا ہے کیونکہ یہ سب ما سوا اللہ ہیں ۔ اور غیب مصور یعنی وہ غیب جو عارف کے تصور میں آئے ایک کیفیت ہے جو بمقتضائے کمال کثافت یعنی مرتبۂ ظہور کے ختم پر منقوش اجسام ہوتی ہے یعنی بصورت اجسام نظر آتی ہے جو حقیقت عین ذات کے غیر دینے والی ہے۔ اور

غیب اضافی ایک خفاء معین ہے جو مطلق اسماء و صفات کے اثبات کی نفی کرتی ہے اور غیب متمثل ثبوت ظہور کا اشتباہ ہے یعنی عارف جب اس مرتبہ پر پہنچتا ہے تو اُسپر ظہور ذات کا ثبوت مشتبہ ہو جاتا ہے اور غیب مصور حسن اور شہود کا شہود یقینی جانتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جو کچھ ہے غیب ہے مگر اُسکا ظہور طرح طرح سے ہوتا ہے۔ چنانچہ اشعار ذیل میں تشریح کرتا ہے۔

ہمہ غیب است شہود اینجا نیست ۔۔۔ ہمہ اخفا است وجود اینجا نیست

حل۔ سب غیب ہے شہود یہاں نہیں ۔۔۔ سب اخفا ہے وجود یہاں نہیں

اصل ہر سوسن و گل نیرنگی است ۔۔۔ جز ہمین سرخ و کبود اینجا نیست

حل۔ ہر سوسن اور گل کی اصل نیرنگی فریب ہے ۔۔۔ یہاں اس سرخ اور نیلے رنگ کے سوا کچھ نہیں

شعلۂ خاکستر محض است آخر ۔۔۔ جز دمی گرمی و دود اینجا نیست۔

حل۔ شعلۂ آخر خاک محض ہے ایک دم۔ (تھوڑی دیر) کی گرمی اور دود کے سوا یہاں کچھ نہیں۔

شیوۂ جلوۂ مطلق دیدن ۔۔۔ آنکہ این پردہ کشود اینجا نیست

حل۔ جلوۂ مطلق کا دیکھنا ممکن نہیں جس شخص نے یہ پردہ کھولا یعنی جلوۂ مطلق دیکھا وہ یہاں (دنیا) میں نہیں۔

اعتبارات ہمہ او ہام آمد ۔۔۔ تو عدم باش و جود اینجا نیست

حل۔ تمام اعتبارات فقط اوہام ہیں۔ تو عدم (معدوم) ہو وجود یہاں نہیں۔

نکتہ۔ سررشتۂ علاج ہر مرضی بدوائی بستہ آمدہ و تدبیر اصلاح ہر طبیعی بظہور ہر کیفیت وابستہ۔ ثمر خام بے سعی شکستن از شاخ جدا نمیتوان کرد و آتش سنگ جز بہ کوفتن بہ شعلہ نمیتوان آورد۔

حل۔ ہر مرض کے علاج کا سررشتہ ایک دوا کے ساتھ بندھا ہوا ہے اور ہر طبیعت کی اصلاح کی تدبیر کیفیت کے ظہور سے متعلق ہے۔ یعنی صفرا کا علاج اور ہے سودا کا اور۔ کچے پھل کو عمداً توڑ و تو شاخ سے جدا نہیں ہو سکتا اور جبتک پتھر کوٹا نہ جائے اس سے آگ نہیں نکلسکتی مثلاً سنگ چقماق۔

تا چشم بصیرت نکشاد است کسے ۔۔۔ گردن بہ بلا سوت تنہا نو ھنت کسے

مے دان بیقین کہ در مرض خانۂ دہر ✿ بے مرگ رضا بہ تپ نداد است کسے

حل - جبتک کسینے چشم عبرت نہین کھولی - اطاعت کی گردن نہین جھکائی -
یعنی انسان عذاب و عذاب کے خوف سے اطاعت کرتا ہے - یقین کر کہ بغیر موت
کے کوئی شخص تپ پر رضامند نہین ہوتا یعنی تپ کو وہی شخص منظور کریگا جو
موت کا طالب ہوگا -

نکتہ - غافل از معنی میگفت کہ سخن در من اثر ندارد - گفتند از اثر ہا سے سخن است
مدعا سخن بنسبت کہ ازین معنی حیرت بدرس تغافل نباید ساخت و ازین نسخۂ نیرنگ
بمطالعہ بے تامل نباید پرداخت -

حل - ایک شخص جو معنی سے غافل تھا کہتا تھا کہ سخن مجھہ مین اثر نہین رکھتا یعنی مجھہ
پر سخن کا کچھہ اثر نہین پڑتا - جواب مین کہا گیا کہ اثر کا نہ ہونا بھی سخن ہی کا اثر ہے
مدعاے سخن یہ ہے کہ حیرت درس کے معنی سے جسکا نام اثر کا نہونا ہے غافل نہونا
چاہیئے کیونکہ حیرت بھی معنی رکھتی ہے اور اس نسخۂ نیرنگ (سخن) سے بغیر تامل کے
مطالعہ مین مشغول نہونا چاہیئے - یعنی ہر سخن کوئی نہ کوئی معنی اور اثر رکھتا ہے - مراد
عارفون کا سخن ہے -

نہ ہمین صوت و صدا پردۂ ساز سخن است   خامشی جز اثر پردۂ راز سخن است

حل - صرف یہی صوت و صدا ساز سخن کا پردہ نہین بلکہ خامشی پردۂ راز سخن کے اثر
کے علاوہ ہے - یعنی خاموش ہو جانا بھی سخن کا ایک دوسرا اثر ہے - جو شخص خاموش
ہو جاتا ہے یہ سخن ہی کا تو اثر ہے -

چشم کو تا بتامل نظری باز کند   کہ حقیقت ز اسیران مجاز سخن است

حل - آنکھہ کہان ہے تاکہ تامل سے دیکھے کہ حقیقت مجاز سخن کے قیدیون سے ہے
یعنی مجاز مین حقیقت قید ہے -

گشادہ چشمی نظارہ بسیر نیرنگ این دلبستان   نگہ بحیرت گداخت اما نکرد روشن سواد مژگان

حل - اس دلبستان (معرفت الہی) کے سیر نیرنگ کے واسطے مجھے آنکھہ کا کھولنا نصیب ہوا
حیرت مین نگاہ گھل گئی لیکن اپنے سواد مژگان کو روشن نکیا یعنی علم حاصل نہوا -

فغان تو ان شد بشہر مستی نگہ بہستی ز نیم آتش   چہ طاقت آئینہ تو بودن ازینکہ داریم چشم حیران

حل - ہم تیری بزم کی شمع نہیں بن سکتے مگر اس صورت مین کہ اپنی ہستی کو آگ لگا دین یعنی فنا ہوکر بار یاب بزم ہو سکتے ہین اگرچہ ہم چشم حیران رکہتے ہین پھر بھی تیرا آئینہ نہین بن سکتے - یعنی تیری قبولیت کے لائق کسی طرح نہین

خردمند ہوس شکار است ورنہ در چشم شوق مجنون ۔۔۔ بجز غبار خیال لیلی کجاست آہو در بیابان

حل - عقل کیا شئے ہے ہوس کی شکار کرنیوالی کمند ہے ورنہ چشم شوق مجنون مین خیال لیلے کے غبار کے سوا اس جنگل مین ہرن کہان ہوتا ہے - مجنون کو ہرن اسلیئے عزیز ہے کہ وہ لیلے کا ہمچشم ہے مگر اس جنگل مین اسکا بھی پتا نہین ملتا

عدم بآن بی نشانی رنگ گلشنی داشت کز ہوا یش ۔۔۔ چو بال طاؤس ہر چہ دیدم ز بیضہ داشت بدامان

حل - عدم باوصف اسکے کہ اسکے رنگ کا کوئی نشان نہ تھا تاہم وہ ایسا گلشن اپنے قبضہ مین رکہتا تہا کہ اسکی ہوائی تاثیر سے جس شئے کو مینے دیکہا بال طاؤس کی طرح بیضہ کے دامن مین پہول رکہتا تھا - بال طاؤس کا نقش بیضے کی شکل ہوتا ہے اور اسمین خود بخود رنگ پیدا ہو جاتا ہے یعنی عدم خود بے نشان ہے مگر اسکا اثر یہ ہے کہ ہر شئے کو بانشان کر دیتی ہے - یعنی وجود مین لاتی ہے - دنیا مین تمام موجودات عدم سے آتی ہین -

خیال آشفتگی تحمل اگر شود صرف یک تامل ۔۔۔ دل غبار تو صد چمن گل نگاہ مور تو صد چراغان

حل - خیال جو آشفتگی تحمل ہے یعنی آشفتگی (پریشانی) کا تحمل کرتا ہے اگر ایک تامل مین صرف ہو تو غبار کا دل سو چمن اور چیونٹی کی نگاہ سو چراغ بنجاسئے - یعنی غبار مین چمن اور چیونٹی کی نگاہ مین چراغان نظر آسئے -

بکشت بیحاصلی ز خاکش فشاندن نتوان ببادادن ۔۔۔ ہوس مقدار کرد خرمن ز تبسم گندم از لب نان

حل - دنیا مین کشت بیحاصلی ہے جسکی خاک کو برباد کرنے کے سوا کچھہ نہین کر سکتے - ہوس نے گندم کے تبسم کا لب نان سے کسقدر خرمن جمع کیا ہے - یعنی ہوس کو کشت بیحاصلی سے بجز اسکے کچھہ نہین ملا کہ گندم نے لب نان سے اسکی سعی پر تبسم کیا کہ دیکہا تجھے کچھہ حاصل نہوا -

حصول دانش نہ اوج عزت نہ لاف فضل و نہ عرض شوکت ۔۔۔ گرفتم آمو ز سروری کجاست کیفیت سلیمان

حل - نہ دانائی کا حصول ہے نہ عزت کی بلندی نہ بزرگی کی شیخی نہ دبدبہ کا پیش کرنا -

اسے مورین نے قبول کیا کہ تو پیر لگا لیگی مگر سلیمان کی کیفیت کہاں ہے یعنی تو پیر
لگا لینے سے سلیمان نہیں بن سکتی

رگ تخیل سوال کردن ہم فشردن مینای دامن — چو ابر تا بلند رفتن بجز عرق کن این غبار بنشان

حل - سوال کرنا ایک رگ تخیل ہے اور ایک نم کا نچوڑنا دامن کا سرمایہ ہے یعنی
مانگنا محض ایک خیال ہے دامن کو تھوڑی سی طراوت کے سوا کچھ نہیں ملتا - ابر
کیطرح کبتک بلند جاتا - تو ندامت کا عرق اس غبار ہوس کو بجھا کیونکہ ابر میں عرق
ندامت کے سوا کچھ نہیں وہ بلندی پر جاتا ہے اور ہوا یا بخار اسکے اپنے دامن میں تھوڑی
سی نمی لیتا ہے اسکے سوا کچھ نہیں - انسان کی ہوس کی بھی یہی کیفیت ہے -

ہوا گر عاشقی کہ ای بیدل لبش چنان قرب ہمکناری — ببوسہ ہا بیاض گردن دو لبش سرز گریبان

اے بیدل معشوق کے لب لعل کا بوسہ لینے کی کسکو خواہش ہو کہ باوصف ایسے قرب
ہمکناری کے بیاض گردن کے بوسہ کیلئے دور سے خود گریبان لب حسرت کاٹ رہا
ہے - یعنی جب معشوق کے گریبان کو بھی بیاض گردن کا بوسہ نہیں مل سکتا باوصف
اسکے کہ وہ اس سے ہمکنار ہے تو لب لعل کا بوسہ کسکو مل سکتا ہے -

سر نقش پا بہ بلند رسید از شکوہ خرام او — کہ ہلال خود بزمین کشید ز تبسم لب بام او

حل - معشوق کے نقش پا کا سر اسکے شکوہ خرام سے ایسی بلندی پر پہنچ جاتا ہے کہ
جب معشوق کا لب بام ہلال کی پستی پر ہنستا ہے تو ہلال زمین پر خط عجز کھینچتا ہے کہ جو بلندی
اسکی نقش پا کو حاصل ہے مجھے حاصل نہیں - کسقدر نازک کلام ہے ناظرین بہت
غور سے سمجھینگے تب مزہ آئیگا -

اگر از زمین بہوا رسم وگر از سمک بسما رسم — بدل رمیدہ کجا رسم کہ رسم بفہم مقام او

حل - اگر میں زمین سے ہوا تک اور ماہی زمین سے آسمان تک پہنچوں اپنے دل رمیدہ
کیساتھ کہاں تک پہنچوں کہ معشوق کے مقام (مرتبہ) تک پہنچوں - یعنی دہان تک
میری رسائی کسیطرح ممکن نہیں -

بہ تپش رسید آرزو کہ چہ زخم ہم تپید اینقدر — کہ ہنوز تیغ تبسمے نکشید سر ز نیام او

حل - تپش اور بد آرزو کر رہے ہیں کو نسا زخم لگا ہے کہ اسقدر تڑپ رہے ہیں ابھی
تک تو معشوق کی تیغ تبسم نے اپنے نیام سے سر بھی نہیں نکالا - یعنی جب محض آرزو

یہ حالت گزرگئی ہے تو سمجھ پھر کیا نوبت ہوگی۔

زسراغ منزل بی‌نشان چہ اثر بہ تنگی تاز دل — کہ بہر قدم سپر افگند چو نفس بر آئینہ گام ما

حل۔ منزل بے نشان کے سراغ سے دل کی تنگ و تاز کیا اثر لیجائیگی کہ جیسے سانس
آئینے میں چلنے سے عاجز ہو جاتی ہے اسی طرح قدم تنگ و تاز دل عاجز ہے جب
آئینے پر پھونک مارتے ہیں تو تھوڑی دیر کیلئے ایک غبار سا چھایا ہوا نمایاں ہوتا ہے
مگر پھر معدوم ہو جاتا ہے۔

زشکوہ جلوہ نداشتم سر دیدن آئینہ طلب — بزبان موج گہر زدم در التماس بہ بام او

حل۔ چونکہ معشوق کا جلوہ پر شکوہ تھا مجھ میں یہ سر و سامان میسر نہ ہوا کہ آئینہ طلب کا
پیش کر دیتا بلکہ اسکا جلوہ پر شکوہ ہوتا تھا تو میں نے موج گہر کی زبان (اشک) سے
التماس کا دروازہ اسکے بام پر کھٹکھٹایا یعنی میں اسقدر رویا کہ موج اشک اسکے بام تک
پہنچی۔ موج گوہر سے اشک مراد لینا استعارہ بعید ہے مگر حضرت بیدل تو ایسے ہی ہیں

بجز اینکہ خاک عدم بسر فگند دگر چہ کند کسی — نرسیدہ دیدہ بجلوہ‌اش چو زبان بحرکت نام او

حل۔ بجز اسکے کہ کوئی اپنے سر پر خاک ڈالے (معدوم اور فنا ہو جائے) اور کیا کر سکتا
ہے جسطرح زبان حرکت کرکے اسکے نام تک نہیں پہنچ سکتی اسی طرح آنکھیں اسکے جلوہ
تک نہیں پہنچ سکتیں۔

نفست بسینہ شکستہ بہ در جنبش مژہ بستہ بہ — نشود کہ رم کند از نظر چو نگاہ وحشی رام او

حل۔ تیری سانس سینے میں ٹوٹی ہوئی بہتر۔ تیری پلکوں کی جنبش کا دروازہ بند بہتر۔
ایسا نہ ہو کہ معشوق کی نظر (نظارہ) سے عاشق اسطرح رم کر جائے (بھاگ جائے) جسطرح
معشوق کی نگاہ جو وحشی رام (وحشی کے مطیع کرنے والی) ہے شوق کے باعث ہر
وقت رم کرتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ عاشق کی سانس بھی معشوق کی یاد میں رہے
اور نگاہ بھی ٹکٹکی باندھ کر اسکو دیکھتی رہے رم کرنا تو معشوق کی نگاہ کا کام ہے جو وحشیوں
کو بھی مطیع کرتی ہے نہ کہ عاشق کی نگاہ کا اسکا کام تو ہر وقت محو نظارہ رہنا ہے یہاں نظر
کے معنی دیکھنے کے ہیں جب ناظرین غور سے ہر پہلو پر نظر ڈالینگے تو سمجھینگے اور بہت لطف اٹھائینگے

ہمہ اوست ساز فسون مکن بخیال آئنہ خون مکن — زنیاز و ناز جنون مکن دو تاہی بہ سلام او

حل۔ ہمہ اوست کو اپنے فسون کا ساز نہ بنا یعنی یہ فریب نہ دے کہ ہر شئی وہی ہے ورنہ پھر بھی وجود

ہے آئینے کے خیال میں اپنا خون نکر کہ ہر شئے واجب الوجود کا آئینہ ہے جسمیں اُسکا عکس نظر آتا ہے ناز و نیاز کے جنون میں مبتلا نہو۔ بھلا کیا ہماری دعا اور کیا ہمارا اسلام۔ یعنی اُسکو نہ ناز کرنے کی حاجت ہے نہ ہمارے نیاز کی پروا ہے۔

بسواد انجمن ادب مژہ باز کردن بیدلم کہ بنزد نفس چراغ کس سحر آفرینی شامم او

حل۔ میں انجمن ادب کے سواد (احاطے) میں ہمہ تن بیدل کا مژہ باز کردن بنا ہوا ہوں یعنی جسطرح شرم اور لحاظ سے بیدل انجمن ادب میں پلکیں کھولتا (دیکھتا) ہے میں بھی اسیطرح دیکھتا ہوں کیونکہ بیدل کی شام نے جو صبح کی پیدا کرنے والی ہے کسی کے چراغ کو پھونک مارکر نہیں بجھایا حالانکہ صبح کیوقت چراغ کو بے ضرورت اور فضول سمجھکر بجھا دیتے ہیں مگر بیدل ادب کے اقتضا سے ایسا نہیں کرسکتا کیونکہ آخر وہ چراغ انجمن ادب ہی کا تو ہے۔ یعنی میں ادب کرنے میں بیدل کا متبع ہوں۔

نکتہ۔ ورود سخن نزول ملائک است از عرش حقیقت دل بظہور آباد عالم تصرف و تدبیر و کارفرمائی اعیان ممکنات بحکم کمال قدرت و تاثیر ہرجا از عشق دم زد آتش در بنای تصور انداخت و ہرکجا از حسن ادا نمود آئینہ خانہ تحریر پرداخت۔ با فسون صیادی فطرتش عنقاے غیب آشنایان معنی رشتہ برپاے تحریک نفس و باپاے جرس آہنگی نطرتش قافلہ اسرار تقدس جادہ پیماے مطالب عشق و ہوس۔ نسیم گلشن طبعش تا بشورش پرے افشاند اژدہاے ست مردم خوار و زلال چشمہ التفاتش تا پہلوے موج گرداند۔ طوفان آتشی ست بے زینہار تلاش عبارات طعن از اثر درشتیش خشن کارگاہ دلگیری۔ تفقہ بمش معنی خلق ابظہور ملائمتش حریر کسوت آفاق تسخیری۔ بانثار گوہر آبدارش گوشہا گنج خانہ ودیعت اسرار و باحماس پرتو وعدہ اش دیدہ ہا آمادہ مطلع دیدار۔ اگر انجمن است بے حضورش از آئینہ داران عالم تصویر و اگر خلوت است بی خیالش از ہواہاے اونام تعبیر۔ ہر چہ منقوش عبارت اوست از صفحہ ہستی بیرون و آنچہ موسوم عبارت او یک قلم عدم مضمون ہمائیکہ ملکت گیر و دار امکان از سایہ پروردگان وسعت بال اوست و عندلیبے کہ رنگ و بوئے بہار اعیان از گلفروشان کیفیت مقال او۔ قوت پرواز مقاصدش ارادہ حقیقت بے نشان و شوخی بال مطالبش تحریک زبان حضرت انسان۔

حل ۔ طبائع مین سخن کا ورود فرشتون کا نزول ہے حقیقت دل کے عرش سے ظہور آبادۂ عالم تصرف و تدبیر ہین ۔ یعنی سخن بمنزلہ فرشتون کے ہے جو دل کے عرش سے دنیا مین اترتے ہین تاکہ دنیا کے تصرف و تدبیر مین مصروف ہون اور یہ ظاہر ہے کہ دنیا کا انتظام بدون سخن (کلام و کلام) کے ممکن نہین اور سخن کا ورود بحکم کمال قدرت و تاثیر کے اعیان ممکنات کی کار فرمائی ہے سخن نے جہان کہین عشق سے دم مارا تنور کی بنیاد دی گویا آگ ڈالدی اور جہان کہین حسن کی ادا دکہائی حیرت کا آئینہ خانہ آراستہ کیا یعنی سخن عشق خیالات مین آگ لگا دیتا ہے (جوش پیدا کر دیتا ہے) اور جب حسن کی ادا دکہاتا ہے یعنی حسن کی داستان سناتا ہے تو حیرت مین ڈالدیتا ہے اُسکی فطرت کی صیادی کے افسون سے غیب آشنایان معنی (شعراء حکماء) کا عنقا سانس کی تحریک کا رشتہ بر پا ہے ۔ یعنی سخن سانس کے ذریعہ سے ادا ہوتا ہے اور عنقا سے معنی کو رشتہ بر پا (قید) کر لیتا ہے اور اُسکی فطرت کی جرس آہنگی (آواز جرس) سے اسرار تقدس کا قافلہ مطالب عشق و ہوس کا جادہ پیما ہے سخن کے گلشن لطف کی نسیم اگر ایک پر جہاڑے ایک مردم خوار اژدہا کی قینہ کا رزار اور اُسکے چشمۂ التفات کا میٹھا پانی جب موج کے پہلو کو پہرا دے (گردش دے) تو ایک طوفان آتش ہے جس سے پناہ نہین یعنی سیری نہین ہوتی اور تشنگی طلب بڑہتی ہی رہتی ہے ۔ عبارات طعن (نکتہ چینی) کی تلاش سخن کی سختی کے اثر سے دلگیری کے موٹے اور سخت کپڑے کی کارگاہ ہے یہ قاعدہ ہے کہ طعن سے انسان دلگیر ہوتا ہے ۔ معنی خلق (نرمی) کی جستجو اُسکی ملائمت ہے کہ ظہور سے آفاق تسخیری کے لباس کا حریر ہے یعنی سخن ملایم سے عالم مسخر ہوتا ہے ۔ سخن کے گوہر آبدار کے بکہیرنے سے کان ودلیعت کے گنج خانے ہین اور اُسکے وعدہ کا پرتو محسوس کرنے سے آنکہین مطلع دیدار بننے پر آمادہ ہین اگر محفل ہے بے حضور سخن عالم تصویر ہے آئینہ درون سے ہے یعنی ساکت اور اگر خلوت ہے بدون خیال سخن کے اپنے خیالون مین سے ہے جنکی تعبیر محض اوہام ہین ۔ سخن کی عبارت کا جو کچھ منقوش ہے صفحۂ ہستی سے باہر ہے اور جو کچھ اُسکی عبارت کا موسوم ہے وہ بالکل عدم المضمون ہے (مراد کلام نفسی ہے جو ذات باریتعالی کی صفت ہے)

سخن ایسا ہما ہے کہ گیرودار امکان کی سلطنت اسکی وسعت بازو کے سایہ پروردہ ان
مین سے ہے اور سخن ایسی بلبل ہے کہ اعیان ثابتہ کی رنگ و بو اسکی کیفیت اقبال
کے گلفروشون مین سے ہے۔ اسکے مقاصد کی قوت پرواز ایک نشان حقیقت
کا ارادہ ہے اور اسکے مطالب کی شوخی کی بازو حیرت انسانون کی زبان کی تحریک ہے

چیست انسان حرف و صوتی فارغ از نطق و بیان   جلوۂ نیرنگی در پردۂ حیرت عیان

حل۔ انسان کیا شے ہے ایک حرف و صوت ہے جو نطق اور بیان سے فارغ ہے
یعنی کلام نفسی کا جزء ہے جسکی صدا (کن) ہے اور نیرنگی کا ایک جلوہ ہے جو پردۂ
حیرت مین عیان ہو رہا ہے کیونکہ انسان عالم صغیر ہے جسکی صفات و کمالات دیکھکر
حیرت طاری ہوتی ہے۔

یک نفس پرواز آہنگش ز ہستی تا عدم   یک قدم جولان جنبش ہا نشان تا بی نشان

حل۔ اسکی آواز کی پرواز کی ایک سانس ہستی سے عدم تک ہے اور اسکے ارادے کے جولا
کا ایک قدم بے نشان سے بانشان تک (امکان سے لیکر وجوب تک) ہے۔

شوخی مضمون او حرف عبارتہای خاص   غیب در دل روح در فکر و مثال اندر زبان

حل۔ اسکے مضمون کی شوخی خاص عبارتون کا حرف ہے۔ غیب اسکے دل مین روح (مجردات)
اسکے فکر مین اور مثال (عالم برزخ) اسکی زبان ہے۔

زین صدا تمثال بال افشان دو عالم زیر و بم   زین نفس طینت عیان صد رنگ پیدا و نہان

حل۔ اس صدا کی تصویر سے زیر و بم کے دو عالم بال افشان ہین اور اس آواز
کی طینت واسطے سے ظاہر اور پوشیدہ سو رنگ عیان ہین۔ یعنی انسان کے
نطق مین یہ صفت ہے۔

نسخۂ اسرار تحقیقش اگر برہم زنی   چون سخن جز معنی محضش نیابی در میان

حل۔ اگر تو انسان کی تحقیق اسرار کی کتاب الٹ پلٹ کر دیکھیگا تو جسطرح سخن
مین معنی کے سوا کچھ نہین ہوتا تو اسی طرح بجز معنی (اسرار باطن) کے اسمین
کچھہ نپائیگا۔

آب گشت اندیشہ زین افسون نیرنگی مپرس   سوخت بینائی ازین افسانۂ حیرت مخوان

حل۔ فکر پانی ہو گیا اس افسون نیرنگی کی حقیقت کچھہ نپوچھہ۔ دیکھنے سے بینائی جلگئی

اس افسانۂ حیرت سے کچھ نہ پڑھے۔ لن

از طلسم خاک طوفان سخن سہرہ ہست و بس   نیست جز اعجاز ہر جا سرمہ بر دارد فغا

حل ۔ طلسم خاک (انسان) سے سخن کے طوفان کا اٹھنا ایک جادو ہے اور بس ۔
شور جو ہر جگہ سرمہ حاصل کرتا ہے (خموش ہو جاتا ہے) یہ اعجاز کے سوا کچھ نہیں۔
خاک سے سخن کے طوفان کا اٹھنا انسان کا ناطقہ بند کر دیتا ہے ۔ لن

نکتہ ۔ نفس رحمانی کہ باصطلاح اہل تحقیق منشاء الہی کا بیش نامیدہ اند و مصدر حقا
موجودات کلی و جزئی معین گردانیدہ فی الحقیقت حقیقت سخن ہست۔ از غیب ارواح
و امثال و اشباح کہ عناصر ظہور کیفیات او ہست دائر ۔ و لایزال در ہر مرتبہ باعتبار
خاص شوخیہاے تعینش بمنزلہ جزء ناریست با نوار ہویت مطلق پیوستہ کہ مدرکہ را
دستنهام آن کیفیتے محض توہم کردن ہست وارواح یعنی جزء ہوائیش معنی بسیط را احاطہ
تعقل آوردن ۔ در مثال بحکم جزء آبی افسانۂ امواج عبارات شنیدن و در اشباح بغلبۂ
جزء ترابی نقوش کماہیتش محسوس دیدن ۔ بتلاش تشخص ظہورش در ہر مقامیکہ قدم شوق
میفرساید بقدر توہم مراتب خود را باہمی داستے ستاید چہ اجسام و چہ عناصر و چہ اجرام ۔

حل ۔ نفس رحمانی (مطمئنہ) جسکو اہل تحقیق کی اصطلاح میں کلی منشاء الہی کا نام کہتے
ہیں اور جسکو حقائق موجودات کلی و جزئی کا مصدر متعین کیا ہے وہ درحقیقت سخن
ہے ۔ (سخن سے یہاں مراد یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک الآیہ ہے)
و در سخن عالم غیب اور روحوں اور امثال یعنی برزخ (اور روحوں) میں جنکی کیفیت کا
ظہور عناصر میں دائر ہے اور ہمیشہ ہر مرتبہ میں ایک خاص اعتبار کے ساتھ اسکے
تعین کی شوخیاں سائر ہیں ۔ عالم غیب اسکے لئے ایک جزو ناری ہے جو ہویت
مطلق کے انوار سے ملا ہوا ہے ۔ یعنی سخن غیب سے نازل ہوتا ہے اور اسمیں
آگ کا اثر ہے جو واجب الوجود کی ہویت مطلق کے انوار یعنی اسکی ذات کے
انوار عکبر و کلم الہی ہے جو صفات سے معرا ہے ملا ہوا ہے کیونکہ قوت مدرکہ کو اسکے
سمجھنے میں محض ایک کیفیت کا توہم کرنا ہے یعنی قوت مدرکہ کو بجز ایک وہمی کیفیت
کے کچھ ادراک نہیں ہوتا ۔ اور ارواح جو سخن کے اجزاے ہوائیہ ہیں انکو ایک
بسیط معنی کا جامہ بین ترکیب و تجزیہ کو دخل نہیں تعقل کرنا ہے کیونکہ ارواح ابدیا کیلئے

مطابق اسمیات کی صورتیں ہیں اور امثال میں چونکہ سخن کے اجزاء مائیہ ہیں لہذا انکو صورت عبارات کا افسانہ بستہ ہے اور اشباح (عکس یا سایہ اشیاء اور اجسام) میں بسبب غلبۂ جزء خاکی کے اسکی حقیقت کے نقوش کا محسوس دیکھتا ہے تاکہ اصل حقیقت کی ۔ اسکے شخص ظاہر کی تلاش میں جس مقام میں قدم شوق دوڑتا ہے بقدر توہم مراتب کے ساتھ موسوم کیا جاتا ہے خواہ اجسام ہوں خواہ عناصر ہوں خواہ اجرام ہوں یعنی سب سخن ہی کی تلاش میں ہیں اور سخن ہی نے سب کا نام جدا جدا رکھدیا ہے (ہم لکھ چکے ہیں کہ سخن سے مراد کلام نفسی ہے جو جناب باری کی صفت ہے جسکا ظہور کن فیکون ہے اور یہی سخن انبیاء کیلئے وحی اور اولیاء کے لئے الہام ہے)

آن نغمۂ بے نشانی پردۂ راز ÷ کالسان زنواے اوست مخرج پرداز
در آئینۂ جماد موج رنگ است ÷ در طبع نبات بو بحیوان آواز

حل - وہ پردۂ راز کا بے نشان نغمہ جسکی آواز سے انسان مخرج کا آراستہ کرنیوالا ہے جمادات (لعل و جواہر) کے آئینے میں رنگ کی ایک موج ہے اور نباتات میں خوشبو اور حیوانات میں آواز ہے۔

نکتہ - آتش در طبع جماد پنہانی آن حقیقت ہست چراغ افروز خلوتخانۂ غیب - و ہوا در مزاج نباتات نفس زدن آن اسرار الہی بیاستین ارواح بے شبہ و ریب - صدا در طبیعت حیوان کوہ و مثالش در تہیہ عرض مراتب و مدارج - و سخن در ذات انسان شہود جمال اشیاء کسوت آراستہ و شناگاہ مخارج - پس آفاق نماے سخن است اما در تصریح - و انسان عبارت آن در کمال تصریح و وضوح - ہر گاہ اہل انسان کہ گنجینۂ اسرار الہیہ و عناصر است و زانوی خیال باطن و ظاہر تحقیق آن نفس توجہ کارد تقاضایش در اتیش از تقاضاش موہومہ خود برسید ارد - یعنی نفس انسانی در میان ہیرگی بادی ظہور اسماء ہست و در فضاء ارادت نکلو بہ ہلیت نشاء ارواح بال کشا ستانہ از کام و زبان میل تراوش بتقاضاے کیفیت تلاش حاصل ہست و چون در صورت تعلق و صاور میل میگردد عالم اجسام منزل -

حل - جمادات کی طبیعت میں جو آگ ہے (پتھر میں آگ ہوتی ہے) یہ اس حقیقت

الہی کی تجلی ہے جو خلوتخانہ غیب کی چراغ افروز ہے یعنی ہم اُسکی حقیقت سے
واقف نہیں اور ہوا نباتات کے مزاج مین کیا ہے بے شک وشبہہ سانس
مارنا (چٹکنا) اُن اسرار یعنی ارواح کی کلیون کا ہے یعنی نباتات کیلئے بھی عالم
ارواح ہے اور حیوان کی طبیعت مین صدا کیا شئے ہے عرض مراتب ومدارج
کی تمہید مین اُسکے عالم برزخ کی نمود ہے یعنی جب حیوان بولتا ہے تو عالم برزخ
مین جو کچھہ اُسکا مرتبہ اور درجہ ہے اُسکو ظاہر کرتا ہے اور انسان کی ذات مین سخن
کیا شئے ہے اُسکا شہود جسمانی دستگاہ مخارج کے لباس کا آراستہ کرنیوالا ہے یعنی
سخن سے انسان کے مخرج آراستہ ہوتے ہین ۔ سخن کا ہی شہود جسمانی ہے پس
تمام دنیا سخن کا مجموعہ ہے لیکن غیر مفتوح ۔ یعنی کسی پر کھلا نہین ۔ اور انسان گویا
اس نسخہ کی عبارت ہے کمال تصریح اور فصاحت کے ساتھہ لکہی ہوئی ۔ جبکہ
انسان کا تامل جو سوالید و عناصر کے اسرار کا گریبان اور باطن وظاہر کے خیال
کا زانو ہے (اسرار یا تو گریبان مین سر دیئے یا زانو پر سر رکہنے (مراقبہ) کرنے سے
منکشف ہو سکتے ہین) اس نسخے کی تحقیق مین نفس توجہ کو مقرر کرتا ہے اُسکے
تمام مراتب کا نقاب یعنی موہومہ نفیس اشیاء کے چہرے سے اٹھاتا ہے یعنی
سخن سے بہتر کوئی شئی اوسکو نفیس معلوم نہین ہوتی ۔ یعنی ذات انسانی جہان
نیرنگی مین ظہور اسماء کا مادہ اور میدان ارادت کا علم مین فشار ارواح کی وسعت مین
بازو کہولنے والا ہے یعنی انسان اسماء الہی کا ظہور اور عالم ارواح کی باتین کرنے
والا ہے جب تالو اور زبان سے تراوش سخن کی رغبت کرتا ہے عالم برزخ کی کیفیت
اُسکو حاصل ہے اور جب خطوط اور سطور کی صورت مین دیکہا جاتا ہے تو عالم اجسام
اُسکی منزل ہوتی ہے مطلب یہ ہے کہ انسان جس شئے سے عبارت ہے وہ
حرف سخن ہے جو مختلف صورتون مین ظاہر ہوتا ہے ۔

بیت

سنگدل را چہ اثر ہم ز حضور ذکر دوامم   چو نگین نشد کہ فرو روم بخود از خجالت نامم

حل ۔ مین سنگدل اُسکے ذکر دوام کے حضور سے کیا اثر اخذ کرون یعنی باوصف اسکے
کہ مین ہر وقت اسکی یاد کرتا ہون پہر بھی میرے پتھر جیسے دل پر قساوت کے باعث
کچھہ اثر نہین ہوتا یہ بات میسر نہوئی کہ مین اسکے نام کی خجالت سے نگین کی طرح

اپنے ہی مین گرہ جاؤن ۔ نگین مہر کا ہوتا ہے کسی نام کا اسیر کندہ ہونا گویا اپنے
وجود مین ونشین جانا ہے ۔ مجھے یہ بات بھی نصیب نہوئی ۔

سخن آب گشت ز بیاری تشنگی لب تبسمش تنک ناز حسرت موج مے نرسید تا خط جام او

حل سخن پانی ہوگیا مگر معشوق کی رمز تبسم نے ایک عبارت بھی نہ چھیڑی (نہ کہی) موج مے کے تنک ناز کی حسرت خط جام تک نہ پہنچی ۔ خط جام وہ ہے جہانتک شراب بھری جاتی ہے یعنی یہ معلوم نہوا کہ معشوق نے کیون تبسم کیا حسرت رہگئی ۔

نہ سرکہ سجدہ بجا کند نہ لبی کہ برگ ثنا کند بکدام مایہ ادا کند عدم ستمزدہ وام او

حل نہ سر ہے جس سے سجدہ کرے نہ لب ہے کہ ثنا کا سامان کرے ایک عدم (یعنی معدوم) جو ستمزدہ ہے کس مایہ سے اسکا قرض (سجدہ اور ثنا) ادا کرے معدوم تو کچھ بھی نہین کرسکتا ۔

سر خاک اگر بہوا رسد چو نظر کنی بہ پا رسد نرسیدہ ام بعمارتی کہ ببالم از در و بام او

حل ۔ خاک کا سر اگر ہوا پر پہنچیگا جب تو غور سے دیکھیگا تو آخر گر کر پاؤن کے نیچے پہنچیگا مین ایسی عمارت پر نہین پہنچا جسکے در و بام تک پہنچنے کا فخر کرون ۔

تک و پوی بیہدہ یافتم بہزار کوچہ شتافتم ز دراز نفس تنگنا شتم کہ رہم بگرد خرام او

حل ۔ یعنے بیہودہ تک و دو آراستہ کی ہزار کوچے مین دوڑا سانس سے ایک دروازہ کھیرا یعنی راہ پیدا کی کہ معشوق کے گرد خرام تک پہنچتا

بہوا سر نکشیدہ ام بہ نشیمنی نرسیدہ ام ز پر شکستہ تنیدہ ام بخیال حلقۂ دام او

حل ۔ نہ مین ہوا مین اڑا نہ کسی نشیمن تک پہنچا محض خیال مین اپنے ٹوٹے ہوئے پرون سے اسکے دام کا حلقہ (پھندا) تن رہا ہون کہ اسمین پھنس جاؤن یعنی مین اپنے پھنسنے کیلیے اپنے ٹوٹے ہوئے پر سے دام بنا رہا ہون ۔

نہ دماغ دیدہ کشودنی نہ سر فسانہ شنودنی ہمہ را ربود غنودنی بکنار رحمت عام او

حل ۔ نہ آنکھین کھولنے کا دماغ ہے نہ داستان سننے کا خیال ہے (قصہ سننے سے نیند آجاتی ہے) اسکی رحمت عام کی بغل مین نیند سب کو لگئی ہے مزے سے پڑے سوتے ہین ۔

ز حسد بمہر سی ادبی لبم رسد فطرت سبکدلی تو مسلم ملکوت شو کہ نہ حریف کلام او

حل - اسے کمینے تو حسد سے فطرت (طبیعت) بیدل کے عروج تک نہیں پہنچ سکتا - اب معلم الملکوت (شیطان) بنجا کیونکہ تو بیدل کے کلام کا مد مقابل نہیں نکلتہ - در چارسوی کیفیات ظہور کہ ہر فرد از افراد انسانی با حقیقت خود سودا است پنہانی و معاملہ ایست وجدانی باہمہ زیانکاری نقد انفاس در جیب ہر معاملہ نفعے ہست متمکن و در طبع ہر سودا سودے متضمن - اینجا نالہ بہ تعمیر رواج نرسیدہ تا قیمت دل نقصان شکست نبرد نگاہے دوکان تحیر نچیدہ تا قماش جمعیت مژگان برہم نخورد - بگردش رسیدن ہر ساغرے مقدمۂ ظہور کیفیتے ہست و بانقلاب جوشیدن ہر وضعے تمہید وقوع خاصیتے -

حل - چارسوی کیفیات ظہور (امکان) میں کہ ہر فرد کو افراد انسانی سے اپنی حقیقت کے ساتھ ایک پوشیدہ سودا اور ایک وجدانی معاملہ ہے باوصف تمام نقصان نقد انفاس کے ہر معاملہ کی جیب میں ایک نفع برقرار اور ہر سودا کی طبیعت میں ایک فائدہ ملا ہوا ہے یعنی صرف انفاس سے یاد الہی بیہودہ جاری ہیں - باقی نفع ہی نفع خیال کیا جاتا ہے یہاں نالہ رواج کی تعمیر تک نہیں پہنچا یعنی نالہ کو اسوقت تک رواج نہیں ہوتا جبتک دل کی قیمت شکست کا نقصان نہیں اٹھاتی یعنی نالہ بے اثر جاتا ہے اور دل ٹوٹتا ہے اور کسی نگاہ نے اسوقت تک تحیر کی دوکان آراستہ نہیں کی جبتک مژگان کا اسباب تجارت برہم نہیں ہوا یعنی پلکیں کھولتے ہی حیرت طاری ہوتی ہے ہر ساغر کا گردش کرنا ایک کیفیت کے ظہور کا مقدمہ ہے اور ہر وضع کا انقلاب میں جوش مارنا ایک خاصیت وقوع کی تمہید ہے یعنی عالم امکان میں جو کچھ ہے شہود وجود سے ہے اور یہ سب اُسکے خواص ہیں -

ہر دل از نالہ بہار اثرے میخواہد رشتہ پیرائی ہر تخم پرے میخواہد

حل - ہر دل نالہ سے اثر کی ایک بہار چاہتا ہے اور ہر تخم کی رشتہ پیرائی ایک پر چاہتی ہے کہ اسی اُڑ جاسکے -

ہر کجا نکہت گل پیرہن رنگ درید نیست پوشیدہ کہ از خود سفرے میخواہد

حل - جس جگہہ پھول کی خوشبو نے رنگ کا پیراہن پھاڑا (رنگ سے باہر نکلی) یہ بات

پوشیدہ نہین کہ اپنے سے سفر کرنا چاہتی ہے

اضطراب پر و بال آئینۂ پروازی سّت   بازگردیدن مژگان اثری میخواہد

حل - پر و بال کا مضطرب ہونا پرواز کا آئینہ ہے یعنی اس سے اڑنا صاف معلوم ہوتا ہے - پلکون کا کہلنا ایک اثر چاہتا ہے یعنی پلکین بلا وجہ نہین اٹھتین -

قطرہ ہرگاہ کشد سر بہوائی نیسان   شوق جمعیت وضع گہرے میخواہد

حل - قطرہ جب نیسان کی ہوا مین سر نکالتا ہے تو اسکا شوق وضع گوہر کی جمعیت چاہتا ہے یعنی حالت انتشار سے گذر کر گوہر بنجاتا ہے -

ہر کجا چشم پر و مژدۂ دیداری ہست   ہر کجا دل تپش آرد خبرے میخواہد

حل - جہان آنکہہ پھڑکی ہے ایک دیدار کا مژدہ ہوتا ہے اور جہان دل تڑپتا ہے وہ ایک خبر چاہتا ہے -

برق ہر جلوہ تقاضائی نازِ دگرست   عرض خورشید غبار سحرے میخواہد

حل - ہر جلوے کی برق ایک اور ہی ناز کی تقاضائی ہے آفتاب کا نکلنا صبح کا غبار چاہتا ہے (شعاع مین غبار کے ذرّے اڑتے ہین -)

نکتہ - توجہ خاطر بالفت فقر از علامات لطافت طبع ست یعنی دماغ خلقت درین فشا وبحسب فرط نزاکت تاب کدورت اسباب نیآمد و تعلق ضمائر بہ محبت جاہ از دلائل آثار کثافت کہ بار کلفت گیر و دار بغیر از دوش خشونت بر سنے دارد - امّا بے توہم لطافت کثافت شخص حقیقت را در ہر صفت جز پاس ناموس ظہور متصور نیست از آثار حب جاہ آرائیش بسا دل عظمتش در پیش است واز اوضاع رغبت مدعا حصول سر منزل راحت خویش -

حل - فقر کے ساتہہ دل کی توجہ لطافت طبیعت کی علامات سے ہے یعنی خلقت کا دماغ اس معاملہ مین نزاکت کی زیادتی کے موافق کدورت اسباب دنیوی کی تاب نہین لاتا یعنی جو لوگ لطیف طبع ہین انکو دنیوی اسباب عیش کی تاب نہین ہوتی اور دلون کا تعلق جاہ دنیوی کی محبت کے ساتہہ آثار کثافت کے دلائل سے ہے یعنی طالبان جاہ دنیا کثیف الطبع ہوتے ہین کیونکہ گیر و دار کا بار کلفت بجز دوش خشونت کے کوئی نہین اٹہا سکتا لیکن بغیر وہم لطافت وکثافت کے حقیقت والے

(عارف) کو ہر صفت میں عجز ناموس ظہور قدرت کے کسی کا پاس منظور نہیں اُسکو آثار حُب جاہ سے بباط عظمت قدرت کی آرایش درپیش ہے اور طرح طرح کی رغبت سے اپنی سر منزل کی راحت کا حصول اُسکا مدعا ہے - یعنی عارف ہر حالت میں منزل مقصود پر پہنچنا چاہتا ہے اسکو لطافت وکثافت سے کچھ کام نہیں -

حقیقت ہر کجا آہی ست آزادی است منظورش
بہر جا داغ بجوشد فراغ کردہ مسرورش

حل - حقیقت جہان آہ ہنگی ہے اُسکو آزادی منظور ہے جہاں داغ جوش مارتا ہے ایک فراغت اُسکو خوش رکھتی ہے یعنی جب داغ ناکامی لگ گیا اطمینان حاصل ہو گیا -

نظر بر خویشتن اگر دست گر بینند بیدا لیش
بجیب خود فرو رفتہ ست گر یابند مستورش

حل - اگر اسکو برملا دیکھتے ہیں تو یہ سمجھنا چاہئیے کہ وہ آپ اپنے کو دیکھنا ہے اور اگر اُسکو پردے میں پاتے ہیں تو یہ سمجھنا چاہئیے کہ وہ اپنی جیب میں اُتر گیا ہے - یعنی ناظر ومنظور اور شاہد ومشہود وہی ہے -

غرور عجز انجا نے نیاز غیر پیدا شد
سلیمانی بخود مینازد از جمعیت مورش

حل - یہاں غرور عجز کو غیر کی پرواہ نہیں ہوتی اُسکی چیونٹیوں کی جمع ہونے پر سلیمانی اپنے اوپر ناز کرتی ہے یعنی عارف کے غرور عجز کا یہ منتہیٰ ہے -

نگہ شوق جہان بینش تغافل ذوق تسکینش
ادب مینا تمکینش جنون پیمانہ شورش

حل - اسکی نگاہ اک جہان بین شوق ہے یعنی چاہتی ہے کہ جہان کو دیکھے اُسکا تغافل ذوق تسکین ہے یعنی اُسکو تغافل ہی سے تسکین ہوتی ہے ادب اسکی تمکنت کا شیشہ اور جنون اُسکے پیمانہ کا شور ہے -

ضیا رلکہ می بینی حضورش دار دایجا سے
سراب اکہ می بینی سیاہی میکند نورش

حل - جس پیالے کو تو چاہتا ہے وہ اُسیکے حضور کا اشارہ کرتا ہے اور جس سراب کو تو دیکھتا ہے اُسیکا نور اُسکو سیاہ کرتا ہے یعنی دھوکے کو اُسکا نور مٹا دیتا ہے -

نکتہ - روح انسانی جوہر لیست بسیط و بحسب لطافت بر جمیع اشیاء محیط - ہر گاہ نفس تعلق اعتبار سے بے بند و بترکیب کیفیات عنصری سے پیوند و مشاہدہ تقاضا دستگاہ اصلی توجہ اش مصروف این اندیشہ میدارد کہ از ہر چہ از مراتب اعتبار کونی ست باحتیاط در تصرف آرد ناچار خود را محتاج جمیع اشیاء می یابد و سبب احتیاج

بطلب حصول آن سے شتابد خواہ آن اشیا از امور ذہنی باشد مثل معلومات
حقائق و معانی و خواہ از اسباب خارجی مثل محسوسات دستگاہ امکانی۔ دوست
داشتن ہر چیز پیش دلیل احتیاج ہست۔ محتاج ہر چہ بدست آرد مفت می شمارد
اما رفع احتیاجش در ہیچ حالتے ممکن نیست کہ تا ترکیب جزئی باقی ہست احرام
بساطت کلی نمیتوان بست و تا کثافت جسمانی متصور ست بہ لطافت روحانی نمیتوان
پیوست اینجا معلوم شد کہ این جوہر مقدس جمعیت از دست داد خود را در صورت
فراہم آوردن اسباب مے جوید و تا بسر منزل تنزہ پیوستن ہمان ہر جادہ اضطراب
سے پوید۔

حل۔ انسانی روح ایک جوہر غیر منقسم ہے اور لطافت کے باعث جمیع اشیا
پر محیط۔ جب اُسکا نفس اعتبار کا تعلق باندھتا ہے اور کیفیات عنصری کی
ترکیب سے ملتا ہے اور مشاہدہ نقصان دستگاہ اصلی کا اُسکی توجہ کی ہی کو اس
اندیشہ مین مصروف رکھتا ہے (یعنی دنیا سے جب اُسکا تعلق ہوتا ہے تو وہ
اُسمین اپنے اصلی دستگاہ معرفت الٰہی کا نقصان دیکھتا ہے کہ جو کچھ مراتب
اعتبار کونی سے ہے احتیاط کے ساتھہ اپنے تصرف مین لاوے ناچار اپنے
کو تمام اشیا کا محتاج پاتا ہے اور بے اختیار اُسکے حصول کی طلب مین دوڑتا
ہے خواہ وہ امور اشیاء ذہنیہ سے ہون مثل معلومات حقایق و معانی کے اور
خواہ اسباب خارجی سے ہون مثل محسوسات دستگاہ انسانی کے۔ اُسکا
ہر شئے کو دوست رکھنا احتیاج کی دلیل ہے محتاج کے ہاتھ مین جو کچھ آتا ہے
وہ اُسکو مفت تصور کرتا ہے لیکن اُسکی رفع حاجت کسی حالت مین ممکن نہین
جب تک جزئی ترکیب باقی ہے وہ بساطت کلی کا احرام نہین باندھ سکتا یعنی
دنیا مین آکر نفس انسانی بسیط نہین رہ سکتا اور جب تک کثافت جسمانی متصور
ہے روحانی لطافت سے نہین مل سکتا۔ یہان معلوم ہوا کہ یہ مقدس جوہر جسنے
جمعیت کو کھو دیا ہے اپنے کو اسباب کے فراہم لانے کی صورت مین ڈھونڈھتا
ہے اور تنزہ ذات کی سر منزل پر پہنچنے تک مضطرب رہتا ہے ؎

ہر کسے کو دور ماند اصل خویش ؛ باز جوید روزگار وصل خویش

چہ نقش ہا کہ نشد جلوہ گر ز پردۂ شوق — چہ رنگ ہا کہ ندارد طلسم غنچۂ ذوق

حل - کونسے نقش پردۂ شوق سے جلوہ گر نہین ہوئے غنچۂ ذوق کا طلسم اپنے اندر کیا کیا رنگ نہین رکہتا یعنی عارف ہر شے مین صفات الہی کا جلوہ دیکہتا ہے

ہمین نفس کہ غبار تعلق وہمی است — ہزار پیچ و خم آوردہ شد بگردن طوق

حل - یہی سانس کہ وہی تعلق ممکنات کا غبار ہے اسکے طوق بنانے مین ہزار پیچ و خم ڈالے گئے ہین یعنی سانس اگرچہ بے حقیقت ہے مگر اسکے تعلقات کا طوق بہت مضبوط ہے جس سے رہائی نہین ہو سکتی -

سواد جوش تمنا چہ آسمان چہ زمین — نوای زیر و بم آرزو چہ تحت چہ فوق

حل - کیا آسمان اور کیا زمین سب جوش تمنا کا سواد ہے کیا تحت اور کیا فوق سب آرزو کے زیر و بم کی آواز ہے یعنی ہر شے انسان کے مدعا کیلئے بنائی گئی ہے -

شدہ دہر ہا کہ نشاندہ ام بہ کمین اشک چکیدہ — دلی ز نالۂ بی اثر گرہ نزدہ رشتہ بریدہ

ترکیب - مصرعہ اولی کے نشاندہ کا مفعول مصرعہ ثانیہ ہے -

حل - مدتین ہوئین اشک چکیدہ کی گہات مین بیٹہا اپنے دل کو جسکا نالہ بے اثر ہے بٹہا رکہا ہے یعنی جب نالہ مین اثر نہین اور رشتہ کی گرہ نہین کہاتی اور اسلئے مجبور ہو کر اسکو رشتہ سے کاٹ ڈالا ہے تو بجز اسکے کہ ایسی حالت مین رووں اور کیا کر سکتا ہوں -

بکجاست آنکہ بدستم رسد ز طاقت دل نفس — چو حباب میکشم از ہوس عرق بہ روش خمیدہ

حل - مجہہ مین وہ دسترس کہان ہے کہ طاقت دل سے ایک سانس بہی لے سکون یا طاقت دل کا دم بہرون - مین تو حباب کیطرح محض ہوس سے اپنے روش خمیدہ پر عرق کہینچتا ہون یعنی بے طاقتی کے باعث نادم ہون -

منم برق سیر جنون قدم بکدام مرحلہ افتم — کہ چو شمع شدہ ہمہ عضو من کف پای آبلہ دیدہ

حل - مین کہ برق سیر اور جنون قدم ہون کونسی منزل پر گرون کیونکہ تمام اعضا مثل شمع آبلہ دیدہ کف پا بنے ہوئے ہین شمع کی بتی سفید اور تیل مین پہولی ہوئی آبلہ کی مانند ہوتی ہے یعنی جب ہر عضو آبلہ دار کف پا بنا ہوا ہے تو مین کیونکر چل سکتا ہون -

زخمارِ فطرتِ نارسا بدو جام شعلۂ فسون برآ　　　زدہ شور مستیم این صلا ز دماغ نشۂ رسیدۂ

حل ۔ فطرت نارسا کے خمار سے دو جام پینے کے ساتھ جو شعلۂ فسون ہے باہر آ ۔ یعنی معرفت الہی کی شراب پی اور اپنی نارسا فطرت سے نکل ۔ شور مستی ۔ نے دماغ سے جو نشہ رسیدہ ہے یہی آوازہ مارا ہے ۔ یعنی جسطرح مین شراب عرفان سے مست ہون تو بھی اسیطرح مست ہو ۔

حذر از فضولی عز و شان کہ مباد در دم امتحان　　　ہوست ز نقش نگین خورد غم پشت دست گزیدۂ

حل ۔ عز و شان کی فضولی سے احتراز کر ایسا نہو کہ امتحان کیوقت تیری ہوس نقش و نگین سے ویسا ہی غم کہائے جیسے ہاتھ کی پشت کا اٹہوا غم کہاتا ہے یعنی آخر مین افسوس کرنا پڑے نگین کے نقش سے شہرت ہوتی ہے مگر اسکو بالآخر افسوس سے پشت دست کاٹنا پڑتا ہے ۔ نگین کا نقش خود کٹا ہوا ہوتا ہے امتحان یعنی مرنے کے بعد صرف نگین باقی رہجاتا ہے مگر فضول کیونکہ مہر اسیوقت تک کام کی ہے جبتک انسان زندہ ہے ۔

بخیال گوشۂ عافیت چو غبار ہرزہ فسردہ ام　　　بکجاست وحشتِ ہمت کہ رسم بدامن چیدۂ

حل ۔ مین گوشہ عافیت کے خیال مین غبار کیطرح فضول افسردہ ہون وحشت کی ایسی ہمت کہان ہے کہ اڑکر کسیکے چنٹ دار دامن تک جا پہونچے تاکہ یہی گوشہ عافیت بنجائے ۔

ز وداع فرصت بیر فشان بکدام نالہ دہم زبان　　　مگر این جریدہ رقم زنم بخط غبار رمیدۂ

حل ۔ فرصت تیر چٹھاتی ہوئی رخصت ہوگئی ۔ اب مین کونسا نالہ زبان سے نکالو ۔ یعنی نالہ کرنے کی بھی فرصت نہین مگر اب اپنا دفتر خط غبار رمیدہ سے لکھون (غبار بھی رسیدہ بہلا کیونکر لکھنا ممکن ہے)

بفنا شود مگر آشکار اثر سجود دوام من　　　ز حیا بجبہہ نہفتہ ام عرق جبین زمین نرسیدۂ

حل ۔ میرے دائمی سجدہ کا اثر شاید فنا ہونیکے بعد ظاہر ہو ۔ سجدے سے جو پسینے زمین پر نہین پہنچا اسکو حیا سے اپنی پیشانی مین چھپائے ہوئے ہون ۔ یعنی مین اپنے سجدے کو کسی پر ظاہر کرنا نہین چاہتا ۔ کیونکہ یہ ریا ہے اور حدیث شریف مین وارد ہوا ہے کہ ریا شرک ہے ۔

زقبول معنی دلنشینم آنقدر بے اثر قرین ۔ کہ گوش من نشد آفرین سخن کس نشنیدہ

حل ۔ معنی دلنشین کے قبول کرنے سے مین اثر سے اتنا ہی نزدیک نہین کہ میرے کان مین کسی کا سخن جو مینے اب تک نہین سنا آفرین کہنے ۔ یعنی میرے سخن دلنشین کو نہ کوئی قبول کرتا ہے نہ داد دیتا ہے مصرعہ ثانیہ مین آفرین کشد کا مفعول اور سخن زکس نشنیدہ فاعل ہے ۔

نہ زشور انجمنم خبر نہ شوخی چمنم نظر ۔ مژہ چو چشم کشودہ ام بغبار رنگ پریدہ

حل ۔ نہ مجھے شور انجمن کی خبر ہے نہ چمن کی شوخی پہ میری نظر ہے مین اُڑے ہوئے رنگ پریدہ کے غبار مین چشم کشودہ کی پلک ہون یعنی متحیر ہون ۔ مژہ چو چشم کشودہ ام دراصل مچو مژہ چشم کشودہ ہے ۔ ضرورت شعری سے مضاف اور مضاف الیہ کے مابین حرف تشبیہ حائل ہو گیا ۔

من بیدل از چمن وفا چو دل شکستہ دمیدہ ام ۔ ثمر نہال ندامتم بہزار نالہ رسیدہ ام

حل ۔ مین بیدل چمن وفا سے ٹوٹے ہوئے دل کی طرح اُگا ہون مین نہال ندامت کا ثمر ہون اور ہزار نالون سے پہنچا ہون یعنی نالون نے ندامت کے سوا کچھ حاصل نہین کیا ۔

نکتہ ۔ اینکہ عالم میخوانیم صفحۂ دل مطالعہ کردہ ایم وآنچہ آشنا میدانیم سطر نگاہ ہے تحیر آوردہ ۔ دل اجتماع کیفیات علوم ہست و علوم ادراکات معانی نامفہوم ۔ وسوسہ از خود تراشیدن ہم صنعیے ہست داوہام برخود بستن نیز قدرتے ۔ در وادی ظہور تلاش کسب باغربت ہست نہ اظہار غیبت ۔ ہر قدر توانی درلباس کوش ۔ وتنا ممکن ہست خود را درخود بپوش ۔

حل ۔ جس شے کو ہم عالم کہتے ہین وہ صفحۂ دل ہے جسکا ہمنے مطالعہ کیا ہے یعنی عارف کے دلمین سب کچھ موجود ہے دل کیا شے ہے ۔ کیفیات علوم کا اجتماع ہے اور علوم کیا ہین معانی نامفہوم کے ادراکات ہین یعنی جو شے معلوم نہین ہوتی وہ ادراک سے معلوم ہو جاتی ہے از خود وسوسہ تراشنا ہی ایک صنعت ہے اور اپنے اوپر وہم باندھنا ہی ایک قدرت ۔ کیونکہ وسوسہ اور وہم بھی علم کی قسمین ہین جو آخیر مین علم الیقین اور حق الیقین ہو جاتے ہین ظہور کی وادی مین کسب کی تلاش

غربت (سفر) سے وابستہ ہے تک غائب ہونیکا اظہار بھی کسی ... اور تلاش (...)
سے ہر شے ہو ... جاتی ہے تلاش کرنا اس بات کا اظہار ہے ...
غائب ہے ... باشندہ تلاش ... والے کو ... کوئی ...
پہلے ... حاضر ... موجود ہوتی ہے ورنہ اسکا ملنا محال ہو جاتا ہے ...
اخفا راز ہیں کو ... کیا اور ... اپنے کو اپنی ذات ...
الہ جو ... باقی ... عیان ہو گئی۔

باشوخی لباس عیان سرِ غیب باش
در عالم شهود ز نظارگان غیب باش

حل - شوخی لباس (اظہار عالی) کے ساتھ سر بجیب (مراقب) اور عالم شہود میں نظارگان غیب رہ۔

ناز حقیقت است نیاز مجاز ما
پیچیده شوق موسی و درد شعیب ما

حل - ہمارے مجاز کا نیاز حقیقت کا ایک ناز ہے تو لپٹا ہوا (چھپا ہوا) موسیٰ کا شوق اور شعیب کا درد رہ۔

ہنگامۂ خیال دوئی گرم کرده ایم
ما ہم ز عرض آئینہ گو جلوہ غیب با

حل - ہم نے تو دوئی کے خیال کا ہنگامہ گرم کر رکھا ہے - ہمکو تو آئینہ پیش کرنا چاہیئے اور ہمیں - اگرچہ جلوہ غائب ہو - یعنی آئینہ اور جلوہ - دو کو ایک سمجھنا چاہیئے -

نکتہ - حل کردن رموز غیب و شہادت موقوف بر تجربۂ دل است کہ ہرچند نشگافند این پرده ست مجهولی است و باطل - جہان حرکت بے نشان بر زبانہا بیان است و در دیده ناشناسائی - و جہان قدرت پنہان در قدمہا رفتار و در پنجہ ناگیرائی - بقدر جنبش انفاس شامل حرکات نبض امکان است و باندازۂ تامل نظر غواص حقیقت اعیان - آغاز از ازل تا انجام ابد پے سپر اندیشہ بدایت و نہایت اوست امواج محیط تا ادوار سپہر مسخر اطاعت و سرایت او سلسلہ قدرت اش چون جوہر آئینہ بر افعال و آثار پیچیده و ریشۂ تصرفش در طبع ظلمت و انوار دویده - چہ غفلت و چہ آگاہی و چہ کونی و چہ الہی تا بہر جا طبیعت از آئینہ تمثال حقائق یافتہ اند دل آنجا بمطالعہ حقیقت خود پرداختہ است و ہرجا از تحقیق بے جوہر دیده نہ بحکم بے نیازی نظر بر کیفیت خود نینداختہ ... کہ نقاب امور امکانی از پرده تحقیق دل کشوده نہ شوخی ہر

اندیشہ قبل از وقوع بیان در طبیعت انفاس اعیان مشاہدہ نمودہ اند۔ چون توجہ
اکثر خلائق مصروف اشتغال ظاہری است نسخۂ حقیقت دل را از شیرازہ بندی گسیختگی چارہ
نیست وگرنہ نہان کہ نگاہ محرم اشارۂ نگاہ ہست و وسعت از مساس وسعت آگاہ
دلہا نیز آئینۂ ارادۂ ہم توانند بود واز تأمل ہم نقاب اسرار یکبارگی تواند کشود۔

حل۔ رموز غیب و حاضر کا ظاہر ہونا دل کی تحریک پر موقوف ہے یعنی اگر دل کسی شئی
کا انکشاف نچاہے تو وہ غائب ہے اور چاہتا ہے تو حاضر ہے۔ کیونکہ جو شئی پردۂ دل سے
نہاں چھپی گئی (ظاہر نہیں ہوئی) نامعلوم اور باطل ہے۔ دل کی وہی بے نشان
حرکت زبانوں پر بیان ہے اور آنکھوں میں نمایاں۔ اور وہی چھپی ہوئی قدرت پاؤں
میں رفتار اور ہاتھ کے پنجوں میں گرفت ہے اور وہی قدرت بقدر جنبش انفاس کے
حرکات نبض امکان کو شامل ہے۔ اور بانداز تامل نظر کے اعیان ثابتہ کی حقیقت
کی خواص ہے یعنی انکی حقیقت کی تہ تک پہنچی ہے ازل کا آغاز اور ابد کا انجام تک
اُسی قدرت کے اندیشہ بدایت ونہایت کے پیچھے سپہر (چلنے والا) ہے اور دریا
کی موجیں اور آسمان کے چکر اُسکے احاطے اور اثر کے مسخر ہیں۔ دل کی قدرت کا سلسلہ
آئینہ کی جوہر کی طرح افعال اور آثار پر لپٹا ہوا ہے اور اُسکے تصرف کا ریشہ سانس
کی طرح ظلمت و نور کی طبیعت میں دوڑتا ہے۔ کیا غفلت اور کیا آگاہی اور کیا گمراہیاں
اور کیا ہدایات ہر جگہ ایک طبیعت کو عارفوں نے تمثال حقائق کا آئینہ پایا ہے
یعنی ہر شئے کی طبیعت میں ایک حقیقت موجود ہے دل وہاں اپنی حقیقت کے
ارشاد میں مشغول ہے اور جہاں کہیں دلکو تحقیق سے بےخبر دیکھا ہے بے پروائی کے
حکم سے اُسنے نظر اپنی حقیقت پر نہیں ڈالی۔ یعنی جو دل حقائق اشیا میں اپنی
حقیقت نہیں دیکھتا وہ خود اپنے سے بےخبر ہے جس جماعت (عرفا) نے امور امکانی
کا نقاب تحقیق دل کے پردے سے کھولا ہے انہوں نے ہر اندیشہ کی شوخی کو وقوع
بیان کے قبل انفاس و اعیان کی طبیعت میں مشاہدہ کیا ہے۔ یعنی قبل از بیان
اُنکو معلوم ہے کہ ہر شئے اپنی طبیعت میں کیا اُدھیڑبن رکھتی ہے۔ چونکہ اکثر
خلائق کی توجہ اشتغال ظاہری میں مصروف ہے اسلیے حقیقت دل کے نسخے کو پراگندگی
سے چارہ نہیں یعنی دل کی حقیقت منتشر ہو جاتی ہے معلوم نہیں ہو سکتی۔ ورنہ

جسطرح نگاہ اشارۂ نگاہ کی محرم ہے اور باتخود اپنے چھونے سے آگاہ ہے دل بھی ایک دوسرے کے ارادہ کا آئینہ ہوسکتا ہے اور تامل سے بھی ایک دوسرے کے اسرار کا نقاب کھول سکتے ہیں - یعنی جب انسان ایک دوسرے کے ارادے کو تفرس سے معلوم کر لیتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ دل جسمیں اسقدر قدرت ہے کسی حقیقت کو معلوم نکر سکے -

افسوس کہ ما دامن پندار گرفتیم　　خورشید عیان بود شب تار گرفتیم

حل - افسوس ہے کہ ہمنے پندار (وہم) کا دامن پکڑا - خورشید عیان تھا مگر ہمنے شب تار اختیار کی -

از غفلت دل معنی ز پردہ نہان ما　　صد جلوہ در آئینۂ زنگار گرفتیم

حل - دلکی غفلت سے وہ معنی جو بالکل بے پردہ تھے چھپ رہے ہمنے جلوون کا زنگار کے آئینہ مین ظاہر ہونا چاہا -

در گلشن تحقیق نشستیم بتقلید　　اینہا ہمہ رنگ است کہ دیوار گرفتیم

حل - ہم گلشن تحقیق مین تقلید کیساتھ بیٹھے یعنی تحقیق ہی کی تو اورون کی تقلید سے یہ ہمنے رنگ کو پکڑا ہے یا دیوار کو - یعنی سہارا تو دیوار ہے نہ کہ دیوار کے رنگ

جان بود کہ ما جسم نمودیم تصور　　گل بود کہ با گنج تفران خار گرفتیم

حل - جسکو ہمنے جسم تصور کیا وہ جان تھی اور جسکو ہمنے خار سمجھکر پکڑا وہ پھول تھا

عالم ہمہ یک نسخۂ آثار شہود است　　غفلت چہ فسون خواند کہ اسرار گرفتیم

حل - عالم آثار شہود کا ایک نسخہ ہے یعنی اسمین حقیقت وجود عیان ہے غفلت نے کیا افسون پڑھا کہ ہمنے اسرار کو پکڑا - یہان تو حضرت بیدل بظاہر مذہب وحدت الوجود کی نفی یا رد کرتے ہیں (وحدت شہود کا اثبات کرتے ہیں) فافہم -

آوارۂ وہم نمودیم یقین را　　یعنی ز تامل رہ رفتار گرفتیم

حل - ہمنے یقین کو آوارۂ وہم کر دیا یعنی وہم سے یقین کو کھو دیا - یعنی محض تامل سے چلنے کی راہ بند کر دی -

سودائی وہم است تخیل - چہ توان کرد　　از تنگی دل خانہ ببازار گرفتیم

حل - تخیل وہم کا سودا خریدنے والا یا وہم کا دیوانہ ہے ہمنے دلکی تنگی سے

بازار میں گھر بنایا ہے یعنی دل چونکہ تنگ تھا اسمیں ہماری سمائی نہوئی اسواسطے بازار میں جا رہے ہیں۔

تاثیر۔ در عنصر آباد کیفیت ظہور بعضے سنگ بعضی مہ تحکم طبیعت افسردگی مزاج اند و بعضے آئینہ بمقتضائے طبیعت لطافت امتزاج۔ آئینہ گل کردن طبائع نتیجۂ رفع حجاب ہست یعنی کسب ورع و نیام کدورت۔ و رسانا نقش بستن حصول آرایش نقاب یعنی تماشای واہمگاہ صورت در طبع آئینہ فطرتان آب غبار خاک بشکستہ است۔ و در مزاج خارانشینان خاک بر روی آب نشستہ لاجرم آنجا ہر چند جنبش نقش بجنبش آمدہ باشد اثرش بر صفحۂ شہود منقوش ہست۔ و اینجا اگرچہ تیغ و ہلال است لوح صفا منقوش۔

حاصل۔ کیفیت ظہور (دنیا) کے عنصر آباد میں بعض انسان مصلحتی پتھر کی طرح ہیں اسی حکم سے کہ انکی طبیعت میں افسردگی نے رواج پایا ہے اور بعض انسان آئینہ ہیں اس اقتضا سے کہ انکی سرشت میں لطافت ملی ہوئی ہے (گروہ اول دنیا داروں کا ہے اور گروہ ثانی عارفوں اور اہل اللہ کا) آئینہ گل کرنا طبائع کا یعنی آئینہ کی طرح انکا صاف و شفاف ظاہر ہونا حجاب کے اٹھ جانیکا نتیجہ ہے یعنی انکو ہر شے میں واجب الوجود ہی نظر آتا ہے مراد یہ ہے کہ اوہام کدورت کا رخصت کرنا اور پتھر پہ نقش باندھنا حصول عرفان کا جسکی آرایش صرف نقاب (حجاب) لازم ہے انہوں نے اخذ کیا ہے (سیکھا ہے) یعنی واہمگاہ صورت (عالم امکان) کا تعلق جو آئینہ فطرتوں (صاف دلوں) کی طبیعت میں گویا پانی نے خاک کا غبار توڑ ڈالا ہے (پانی چھڑکنے سے غبار بیٹھ جاتا ہے) اور خاک کے خارانشینوں (دنیا داران سنگدل) کے مزاج میں گویا پانی پر خاک بیٹھی ہوئی ہے یعنی انکی طبائع مکدر ہیں۔ بالضرور وہاں (اہل اللہ کے معاملے) میں جسقدر نقش کا قلم (قلم قدرت) جنبش میں آیا ہے اسکا اثر صفحۂ شہود پر منقوش ہے اور اہل اللہ کو نظر آتا ہے اور یہاں یعنی دنیا داروں کے معاملے میں اگرچہ ہر شے خنجر اور ہلال کے مانند تیز اور صاف شفاف ہے مگر لوح صفا مانند ہے۔

غفلت ہمہ تحقیق بار اعتبار آئینہ است　　پر ز فکر اندیشہ کی بازد و حیا آئینہ ہست

حل - ہماری غفلت اور تحقیق کیلئے اعتبار گویا آئینہ ہے یعنی ہم غافل ہیں اور انکو اعتبار نہیں مگر ہر طرف دوڑتی ہے حالانکہ آئینہ سامنے ہے اسمین جلوہ و قدرت نہیں دکھایا۔

گر نگہ بالد مقابل جز بہار جلوہ نیست　　ور بہم آوردہ مژگان غبار آئینہ است

حل - اگر نگاہ بڑھے تو سامنے بجز بہار جلوہ کے کچھ نہیں اور اگر تو پلکوں کو بند کرے تو آئینہ بھی غبار ہے۔

در جہاد بیہ ماغی یاس مطلب جبرو است　　در نگارستان امید انتظار آئینہ است

حل - جہاد بیہ ماغی (غفلت) اپنے مطلب کی نا امیدی روبرو ہے اور نگارستان امید مین انتظار بھی آئینہ ہے۔

خوب و زشت اعتبار خلق را انکار نیست　　جلوہ در کار است اینجا صد ہزار آئینہ است

حل - خلق کے خوب و زشت کے اعتبار کا جھگڑا نہیں جلوہ درکار ہے یہاں سو ہزار آئینے موجود ہیں۔

نکتہ - از ارادۂ حق چیزے بظہور نمے پیوند مگر خلق را حیرت آیات و از شیون ذاتی مثالے مرئی نیست جز الا صفات قدرت علامات۔ با آنکہ ارادۂ خلق حق است و مراد مقید بہ خلق۔

حل - خدا تعالے کے ارادہ سے کوئی شے مخلوق کیلئے بجز آیات حیرت ظاہر نہیں ہوتی اور ذات الہی کی شانون سے کوئی مثال بجز علامات صفات نظر نہیں آتی۔ یعنی خدا تعالے جسکی صفت فعال لما یرید ہے۔ جو کچھ ارادہ کرتا ہے اس سے مخلوق کو حیرت ہوتی ہے کہ ایسا ارادہ کیون کیا باوصف اسکے کہ خدا تعالے کا ارادہ جو مخلوق کی نسبت ہے وہ حق ہے اور اسکی مراد مقید مطلق سے یعنی اسکے علم مین قید ہے جسکو کوئی نہیں جانتا۔

چہ پرسش آستان حضور دل کہ فرصت دیدہ و حرم گشتی　　بجریدہ سابق و فا نزدی از رقم قلم کہ سکتی

حل - دل کی حضوری جو جناب باری میں رہتی ہے اسکی جو پرسش کیا ہوگی کہ تو دیدہ و حرم نہیں جانے کی تکلیف اٹھاتا ہے یعنی اگر دل حاضر ہے تو سب کچھ ہے۔

تو نے تو ابھی دفتر کے لکھنے کی مشق ہی نہیں کی کہ لکھنا شروع کر دیا - یعنی تو بیہودہ ظاہر
کبھی تھانے میں مارا مارا پھرتا ہے کبھی حرم میں -

بقبول صورت بی اثر کلکش انفعال فسردگی ‖ چہ قدر مصوّر عبرتی کہ چو سنگ بار صنم کشی

حل - جو تصویر بالکل بے اثر ہے اسکے قبول کرنے سے افسردگی (دون ہمتی) کی
خجالت کیوں کھینچتا ہے تو عبرت کا مصوّر یعنی اوروں کیلیے اپنی دون ہمتی سے کسقدر
کرنے والا ہے کہ پتھر کی طرح بت کا بوجھ کھینچتا ہے - قاعدہ ہے کہ پتھر کی جو صورت
بنائی جاتی ہے اُس سے پتھر پر کچھ اثر نہیں ہوتا -

کسی پر کہ کلکش رشتہ بتنگ دام و قفس کشد ‖ تو ساغری کہ ہوس کشد بدماغ سوختگی کشی

حل - جس شخص کے پاس ایسا پر ہے جسکو تکلی کھینچتی ہے وہ کس لئے جال اور
قفس کا غم کھینچے کیونکہ تکلی کو دام و قفس میں کون پکڑتا ہے پس جس ساغر (خواہش
دنیا) کا غم ہوس کھینچتی ہے تو اسکو اپنے سوختہ دماغ میں نہ کھینچ - یعنی خواہش
دنیا کو خیال میں نہ لا -

ستم است صورت نشئہ ہوس فسون گل عدم ‖ چو حباب سعی کمال کہ نفس بپیکر تہ کشی

حل - تیری صورت نشۂ ہستی ایک رمق ہے یعنی اپنی ایک دمی ہستی کو غنیمت جان
تو بلبلہ کی طرح جو اپنے پیکر تہ میں سانس لیتا ہے تو اسکو کچھ کم نہ سمجھ - یعنی
اپنی ایسی جلد فنا ہو جانیوالی زندگی کو غنیمت جان - اس سے زیادہ کیا جاتا ہے -

بخیال غربت سپہم وطن تپسند دوری بیٹ ‖ عرق است حاصل علم و فن کہ فقا باد عدم کشی

حل - وہم وطن کی مسافرت میں وطن سے اپنی جدائی پسند نہ کر یعنی بیکار مت پھر کہ
یہاں وطن میں بیٹھکر تحصیل علم و فن کرونگا کیونکہ علم و فن کا ماحصل عرق ندامت ہے
جو باد عدم کے غبار سے پیدا ہوتا ہے یعنی عرق ندامت باقی رہ جائیگا اور علم
و فن معدوم - مطلب یہ ہے کہ زمانہ میں حصول علم و فن کا کوئی قدر
داں نہیں ہے -

اگرت دلیل رہ وفا بمروتی کشد آشنا ‖ بدر آمدن ز قفا بر آر کہ خار از قدم کشی

حل - اگر راہ وفا کا رہبر تجھکو مروت سے آشنا کرے تو جو کانٹا تو اپنے پاؤں سے
نکالے اُسکو زمین پر نہ گرا کیونکہ وہ اور دوسرے کے پاؤں میں چبھیگا - یعنی اپنے

ساتھ اس خوفی سے پہلائی تکہ کہ اندرون کو نیراثی نہ پہنچے۔

بہ یقین معرفت الٰہیات تفکر عزم گمان — چو کشف نگر نجیال تا بہ دی نو نگر کشتی

حل - یہ ان گمان نہ رہین کیونکا تیری فکر ان اگرچہ کے یقین تک پہنچیگی جو معرفت الٰہی سے آگاہ ہیں یعنی جیسے بعین الیقین کا وہی مرتبہ حاصل ہو جائیگا جو انکو حاصل ہے ان تو کچھ سے کیطرح روزی کی تلاش مین جائیگا اور اپنا سر پیٹ مین چھپائیگا۔

مطلب یہ ہے کہ نکم پرستون کو معرفت خدا حاصل نہین ہوتی -

بہر ثبات چو جوہر آئینہ نقش دوست نسخہ نازدل — بہ بیت تا اگر نفس نہ کشی بجائی رقم کشتی

حل - تیری بغل مین آئینۂ معرفت کے جوہر سے دل ایک نسخہ لکھنے والا اور قابل ہے لیس اسی سے کام لے ورنہ اگر تو ایک سانس بھی بجائے رقم کھینچیگا تو تیرا کام نامہ سیاہ ہو جائیگا کیونکہ پھونک مارنے سے آئینہ سیاہ (یکدرم) ہو جاتا ہے - یعنی معرفت اور یاد الٰہی کا کام ہر وقت دل سے لے -

گذر از تردد بی اثر بستی آمنصب بال و پر — چو نہال صبر کن آنقدر کہ بپا خفتہ علم کشتی

حل - بے اثر تردد سے گذر - تو بال و پر کا منصب حاصل نکریگا پودے کی طرح اتنا صبر کر کہ پاے خفتہ تمام کھینچے - پودے کے پاؤن خفتہ ہوتے ہین وہ چل نہین سکتا مگر صبر کی بدولت اپنا جھنڈا اسقدر بلند کرتا ہے -

نہ دمید صبح ازین چمن کہ بہ نسبت صورت نہ شبنمے — عذر از مآل تردد کہ نفس گداز نمی نم کشتی

حل - چمن دنیا مین کوئی صبح ایسی طلوع نہین ہوئی کہ شبنم پیدا نہ کرتی ہو - پس ایسے تردد سے خوف کر کہ تو اپنی سانس گلا رہا ہے اور مآل کار ایک نم پیدا کرے -

صبح کے وقت شبنم پیدا ہوتی ہے -

من زار بیدل ناتوان ہمہ آنقدر بدلت گران — کہ چو بوی گل دم امتحان نہ ترازوی نفسم کشتی

حل - مین عاجز اور ناتوان بیدل تیرے دل پر اسقدر بھاری نہین کہ تو امتحان کے وقت مجھکو بوے گل کیطرح سانس کی ترازو مین تولے - یعنی مین ناتوانی کے باعث بوے گل سے بھی زیادہ سبک ہون -

نکتہ - آئینہ تحقیق مظہر است کہ ہرچہ از عالم غیب بشہادت خواہد رسید و آنچہ از خفا بظہور خواہد انجامید منقش است این ہمہ مجملا اسرار اوست و صورت علامات و آثار

او مثل آں چہ پیش چشم پیش از گل کردن تقدیر خیر و شر بدیدن دل قبل از ظہور اسبابِ
نفع و ضرر چون عقل جزئی بحسب اکتساب علوم امکانی مملو ست از اعتبار مراتبِ
شک و یقین و محشی بعبارات او ہام شبہہ و تلقین در حکم تحقیق تا گریبان شمار
شمار نمیدن و در انکشاف رموز یقین بے اختیار تغیر نگاری اگر راہی بخلوت اسرار برد حلقہ
حلقۂ تغیر بعدی گرد و اگر عقدۂ شہادت می کشود سررشتۂ تقریر ہیچ تنبیہ صحیح حقائق
بے واسطۂ عقل پرتو کشوف است و تو جلوت انتباہ در شغل حجاب آرائی مصروف
مانع شہود حقیقی ہمین معلومات عقل جزئی است کہ از طور دیگر کسب شدہ عقل
کلی بکیفیت آن اصلا چشم نکشودہ ۔۔

حل - تحقیق کا آئینہ یہ خبر دینے والا ہے کہ جو شے عالم غیب سے عالم ظہور میں پہنچی گی
اور جو کچھ پوشیدگی سے ظاہر میں آئیگا اسکی حقیقت خدا نما ہے کے اسرار کی بخیہ ادا اور اسکی
قدرت کی علامات و آثار کا آئینہ ہوگی مثلاً آنکھ کا پھڑکنا خیر و شر کے وقوع سے پہلے
اور دل کا تڑپنا اسباب نفع و ضرر کے ظہور سے پہلے - جبکہ عقل جزئی دنا تمام علوم
سیکھنے علوم امکانی کے مراتب شک و یقین کے اعتبار سے بھری ہوئی ہے اور
عبارات او ہام شبہہ اور تلقین سے محشی ہے تو تحقیق کے حکم میں یہ سب اشیا
کا شمار کرنا اور انکشاف رموز یقین میں بے اختیار ایک قسم کی تغیر نگاری (تغیر
کا لکھنا) ہے اگر عقل جزئی کوئی راہ اسرار کی خلوت میں پاتی تو وہ تغیرات
کا حلقہ بنتی کہ ابھی کچھ ہے اور ابھی کچھ اور اگر عقدۂ شہادت (حقیقت
عالم شہود) کی گرہ کھول سکتی تو محض تقریر کا سررشتہ نہ تنتی یعنی عقل تقریر کے سوا
کچھ نہیں - تمام حقیقتیں بے واسطۂ عقل کھلی ہوئی ہیں اور توجہات انتباہ
حجاب آرائی کے شغل میں مصروف ہے یعنی جسقدر عقل گھیر بنتی ہے
اسیقدر ہم ادراک حقائق پر پردہ پڑتا ہے شہود حقیقی کی مانع یہی عقل کی جزئی معلومات
ہیں جو ایک دوسرے کے طور سے تو نے سیکھی ہیں - عقل کلی نے اسکی کیفیت
پر اصلاً آنکھ نہیں کھولی یہ سب خرابیاں عقل جزئی کی ہیں -

فرمایا کہ تو گمان ستم و اکرہ ویم — خورشید بخاک تیرہ سود اکرہ ویم

حل - فرمایا ہو کہ تو نے ظلم کی وو کان کھولی - اپنے آفتاب (حب دنیا) کا [illegible]

کیا جو تیرہ خاک میں ملا ہوا ہے یعنی تاریک ہے۔

کثرت پیش از تمیز ما وحدت بود آئینہ شدیم عکس پیدا کردیم

حل۔ کثرت ہماری تمیز سے پہلے وحدت تھی۔ ہم خود آئینہ ہوئے اور عکس پیدا کیا۔ آپ ہی ناظر آپ ہی منظور بنے۔

نکتہ۔ باہمہ بے تعینی غیر عبارت تعین ما ہست یعنی حصول توہم پیدائی عین اصطلاح بے صفتی یعنی تغافل او ضارع خود نمائی۔ صفت بے ذات معدوم است تاملی باید فہمود و ذات بے صفت موہوم۔ چیزے نمیتوان نمود۔ ہر جا موہوم صفات ہستیم ذاتیم واگر ہمہ ذات باسم آمدہ ایم صفاتیم۔

حل۔ غیر کی تمام بے تعینی کیسا مراد ہمارا تعین ہے۔ یعنی غیر موجود نہیں ہیں ہم موجود ہیں اور وہ غیر کیا صرف ظہور کے حصول کا توہم اور بے صفتی کی عین اصطلاح۔ یعنی خود نمائی کے اوضاع سے تغافل۔ یعنی ہمکو واجب الوجود کے ظہور کا توہم ہے کہ وہ موجود ہے یا نہیں حالانکہ وہ موجود ہے اور یہ وہم بے صفتی کی اصطلاح ہے۔ یعنی اُسکی ذات بغیر صفت کے جلوہ گر ہے ورنہ ذات اور صفت میں دوئی ہوگی ذات بغیر صفت کے معدوم ہے غور کرنا چاہئے اور صفت بغیر ذات کے موہوم۔ اگر صفت نہیں تو کچھ معلوم نہ ہوگا۔ مطلب یہ ہے کہ ذات عین صفات اور صفات عین ذات ہیں جہاں کہیں ہم صفات سے موسوم ہیں ذات ہیں اور اگر ہم ذات ہی ذات سے موسوم ہیں تو صفات ہیں۔ یعنی کسی کا اسم سے موسوم ہونا بھی صفت ہے۔

گہر و محیط تو ہی نہ سفر گزین نہ اقامتی قدم و حدوث تخیلی نہ شکستگی نہ سلامتی

حل۔ تو تو ہم کا گوہر اور دریا ہے نہ مسافر ہے نہ مقیم ہے۔ تو قدم و حدوث کا تخیل ہے نہ شکستہ ہے نہ سالم ہے۔

چمنست حقیقت بیخزان وطنت طربگہ جاودان الم تجھ نہ بری گمان کہ تو عبرتی نہ ندامتی

حل۔ تیرا چمن ایک بیخزان حقیقت ہے تیرا وطن ہمیشہ کی طربگاہ ہے تو اپنے کو کسی تکلیف کے پہونچنے کا گمان نکر کیونکہ تو نہ عبرت ہے نہ ندامت ہے۔ تکلیف کے پہنچنے سے عبرت ہوتی ہے اور ساتھ ہی ندامت۔ اسلئے کہ تکلیف کسی برے کام کا نتیجہ ہوتی ہے۔

بفلک فروغ تو در نظر بزمین بہار تو جلوہ گر بچمن سحاب و بگل سحر ہمہ جا ظہور کرامتی

حل۔ آسمان مین تیری روشنی سامنے ہے زمین پر تیری بہار جلوہ گر ہے تو چمن کیلئے ابر ہے اور پہول کے لئے صبح ہے الغرض تو سب جگہہ کرامت کا ظہور ہے۔

چو زخود بخود نظری کنی روی آن خود دگری کنی ۔۔۔ تو مگر چنین ہنری کنی کہ بگویمت چہ علامتی

حل۔ تو اگر آپ اپنے مین نظر کرے تو خودی سے گزر کر اپنے کو دوسرا بنائے کسیطرح ایسا ہنر کرتا کہ مین کہون کہ تو کیا علامت ہے یعنی کس شے کی علامت ہے۔

بہ بیان کمال شریعتی بعمل شکوہ طریقتی ۔۔۔ بخیال خیر حقیقتی تو قیامتی تو قیامتی

حل۔ تو بیان مین شریعت کا کمال ہے تو عمل مین طریقت کا شکوہ ہے تو بہلا ہی خیال کے اعتبار سے حقیقت ہے تو قیامت ہے تو قیامت۔

نکتہ۔ معنی کرم در جمیع احوال ابہ ور طبائع کوشیدن است و در ہمہ اوقات بر غمخوارہا جوشیدن۔ بے نوایان را بدرہم و دینار نواختن۔ و بیماران را بعیادت و مداوا خورسند ساختن۔ امداد نابینایان بدستگیری عصا و اعانت گم گشتگان بتحریک رہنما۔ آبلہ پایان را تکلیف رفتار نمودن و بیدماغان را بصحبت دعوت نفرمودن پیش ناتوانان ترک اظہار توانائی و در چشم معلسان تغافل او فلاح خود آرائی۔ بر قبور تکبیر گفتن و فاتحہ خواندن۔ و در زمین ہای خشک آب پاشیدن و نہال نشاندن۔ غائبان را بہ نیکی یاد سے۔ و حاضران را بدارا امداد سے۔ القصہ بقدر طاقت زبان جز بغرض فوائد نیاراستن و بوسع امکان از ہیچ کس غیر از عذر نخواستن ازین عالم با ہرچہ پردازند از شیوہ ہای جود و سخا است و ازین دشت آنچہ از دست بر آید از شیوہ ہای مروت و وفا

حل۔ کرم کے معنی ہر حالت مین الہیعتون کا خوش کرنا ہین اور ہر وقت دلون کے راضی کرنے مین جوش مارنا۔ محتاجون کو درم و دینار سے نوازنا اور بیمارون کی بیمار پرسی اور معالجہ سے خوش کرنا۔ لاٹھی سے اندھون کی دستگیری کرنا۔ اور گم گشتون کو راہ پر لانے کی مدد دینا۔ آبلہ پایون کو چلنے کی تکلیف نہ دینا اور بے دماغون یعنی ناخوشون کو صحبت مین نہ بلانا۔ ناتوانون کے آگے توانائی کا اظہار نہ کرنا۔ مفلسون کی آنکہ مین خود آرائی کی اوضاع سے تغافل کرنا۔ قبرون پہ تکبیر

کہنا۔ فاتحہ پڑھنا۔ خشک زمینوں مین پانی چھڑکنا۔ پردے لگانا۔ غائبون کو نیکی سے یاد کرنا۔ حاضرون کو مدارات سے مدد دینا۔ الغرض بقدر طاقت تربان کو فائدہ پہونچانے کی غرض سے سوا آراستہ نکرنا اور حتی الوسع کسی سے بدلا سے عذر کے پہونچانا۔ یعنی سب سے عذر خواہی کرنا۔ اِس عالم سے جس شے کے ساتھ مشغول ہون جود و سخا کے شیوون سے ہے اور اِس جنگل سے جو کچھ ہاتھ سے برآئے مروت و وفا کے شیوون سے ہے۔

بیدل دارد بطبع اہل ہمت ✤ آثار سخا بجلوہ چندین صورت
بیچیزان پند بہ محتاجان سیم ✤ برخوردان لطف با بزرگان خدمت

حل۔ بیدل اہل ہمت طبائع مین کتنی ہی صورت سے جلوہ کے آثار دکہاتا ہے بیچیزون کو نصیحت محتاجون کو چاندی۔ چھوٹون پر مہربانی۔ بزرگون کی خدمت۔

نکتہ۔ تمثال ظہور در آئینہ خیال دیدن۔ کیفیت صور در ہیولٰی مشاہدہ نمودن است و نقاب آتش در طبیعت سنگ کشودن۔ چون مدرکہ را باین جنس وقائع اکثر معاملہ امتحان است و در عالم بیداری تعبیر ہاے تخیل سود و زیان بحکم تقابل دو نشأ کہ یکے در نہایت مرتبہ ضعیف است و دیگرے در کمال درجہ قوت نتیجہ مترتب بحصول مے پیوندد و بحسب اتفاق کیفیتے نقش مے بندد۔ گاہ مطابق ارادہ معتبر و گاہ مخالف۔ و ازینجاست کہ اختلاف احکام تعبیر در خواب انبیا نیز یافتہ اند با آنکہ این طائفہ را در بیمن مثال رموز ظہور حضور کہ ختم تجلیات الٰہی است مشہود است و در جلوہ گاہ کیفیات صور پنہان اسرار مثال کہ قرب لطافت حقیقی را آئینہ دار نبود۔ پس صور مثالی کیفیتے است کہ بہ تفتیش چشم کشودنی رنگ اثرے ازان در نتوان یافت و جز بہان بستگی مژگان نقاب تماشا باش نمیتوان شگافت صورت و قوع بعضے ازان احوال از غرائب و قائع فہمیدن است و ظہور آثار آن معانی از نوادر اتفاقات اندیشیدن۔

حل۔ ظہور احوال کی صورت کا خیال کے آئینہ مین دیکہنا ہیولے یعنی صورتو کی کیفیتون کا مشاہدہ کرنا ہے (یعنی خیال مین تمام صورتین جلوہ گر ہو سکتی ہین جسطرح موم سے جو تصویر چاہین بنا سکتے ہین) اور آگ کا پردہ پتھر کی طبیعت

کہولنا ہے (پتہرین آگ ہر وقت موجود ہے جب چاہین نکال سکتے ہین) چونکہ
قوت مدرکہ کو اس قسم کے وقائع سے اکثر امتحان کا معاملہ ہوتا ہے اور عالم
بیداری مین سود و زیان کے تخیل کی تعبیرین معلوم ہوتی رہتی ہین - بحکم تقابل دو
نشاؤن کے ضمن سے ایک نشاد نہایت ضعیف ہے اور دوسرا کمال قوی -
ایک معتدل نتیجہ حاصل ہوتا ہے اور بحسب اتفاق ایک کیفیت نقش باندھتی
ہے - کبھی مطابق ارادے کے معتبر اور کبھی مخالف - یہی وجہ ہے کہ خواب
مین تعبیر کے احکام کا اختلاف انبیاء نے بھی پایا ہے باوصف اسکے کہ اس گروہ
کو عین عالم مثال (برزخ) مین صورتون کے ظہور کی جو تجلیات حقیقی کی ختم کرنے
والی یا مظہر ہین مشاہدہ کی گئی ہین اور صورتون کی کیفیت کے جلوہ گاہ مین اسی
طرح عالم مثال کے بہید جو لطافت حقیقی کا قرب ہے آئینہ کیطرح نمودار
ہین مثالی صورتین ایک کیفیت ہین کہ آنکہہ کہولنے کی تفتیش سے کسی رنگ
کا اثر اس سے نہین پا سکتے اور سوا اسی بند کرنے نقاب تماشائی پلکون کے اسکا
دروازہ نہین کہول سکتے - یعنی حواس ظاہری کو معطل کر کے مراقب ہو اور
حواس باطنی کو کام مین لاؤ - تب معرفت کا جلوہ نظر آئے اسکے بعض احوال
کا سمجھنا نادر وقائع کا سمجھنا ہے اور اسکے معنی آثار کا ظہور نادر اتفاقات قدرت
کا سوچنا ہے -

مشاہد قدرت کہ اخفا و نمود او یکیست — در جہان غیب دیگر در شہادت دیگر است

حل - مشاہد قدرت جسکی پوشیدگی اور ظہور دونون ایک ہین وہ جہان غیب مین
اور اور جہان ظاہر مین اور ہے -

از ورق گردانی تجدید نیرنگی مپرس — لطف یک معنی بغرض ہر عبارت دیگر است

حل - تجدید نیرنگی کی ورق گردانی کی کیفیت کچھہ نہ پوچھہ ایک ہی معنی کا لطف
ہر عبارت کے پیش کرنے مین اور ہے - یعنی ہر عبارت کے ایک ہی معنی
مین نیا لطف ہے -

بے نیازیہاست اینجا انحصار جلوہ نیست — شاہ ما در انجمن دیگر بخلوت دیگر است

حل - یہان تو بے نیازیان ہین کسی شے پر جلوہ منحصر نہین - ہمارا بادشاہ انجمن

ہین اور۔ خلوت میں اور ہے۔

جلوہ ہا دارد مقام اعتبارات وجود ‖ رنگ ما در آئینہ گو دیدہ صورت دیگر است

حل۔ اعتبارات وجود کا مقام بہت سے جلوے رکھتا ہے ہمارا رنگ اگرچہ کسی نے آئینہ میں دیکھا مگر صورت اور ہے (ممکن میں واجب الوجود ہے)

محرم نیرنگ شوخیہای کثرت نیستم ‖ اینقدر دانم کہ ہر جا شخص وحدت دیگر است

حل۔ ہم شوخیون کی کثرت کے نیرنگ سے ناواقف ہین۔ ہان مین اسقدر جانتا ہون کہ شخص وحدت ہر جگہہ اور ہے۔

عبث اے دشمن تحقیق دل از وسوسہ خستی ‖ ہمہ ہمین آئینہ بودی بچہ امید شکستی

حل۔ اے دشمن تحقیق تونے اپنا دل وسوسہ سے عبث زخمی کیا تو خود اسی آئینہ مین انعکاس امید پر تونے آئینہ کو توڑا یعنی وسوسہ (بدگمانی) نے تجہکو کہو دیا تو خود اس آئینہ مین موجود تھا یعنی تیری صورت مین واجب الوجود تھا۔

چہ خیال است بقدر جسد آزاد نشستن ‖ امل آشفت دماغ تو شدی غرۂ رستی

حل۔ بقدر جسم آزاد (تارک الدنیا) ہوکر بیٹھنے کا کیا خیال ہے اُمید کا دماغ پریشان ہوگیا تو مغرور ہے کہ مین چھوٹ گیا۔ یعنی گوشہ نشین ہوجانے سے خدا نہین ملتا اورنہ تو آزاد ہوسکتا ہے۔

مثل موج و گہر آئینہ دار است درینجا ‖ گرہ دام تو گردید کمندیکہ گسستی

حل۔ یہان موج اور گُہر کی مثل سامنے ہے۔ یعنی ایک دوسرے سے جدا نہین جس کمند کو توڑکر تونے قید سے نکلنا چاہا ہے وہی تیرے دام کی گرہ بنگئی ہے۔ یعنی آزادی ہی قید ہوگئی۔

بتماشاگہ فرصت نشوی محو فسردن ‖ نفس آئینہ غبار است درین کوچہ کہ ہستی

حل۔ تماشاگاہ فرصت مین افسردگی مین محو نہو۔ جس کوچہ مین تو موجود ہے وہان سانس غبار کا آئینہ ہے یعنی ہر وقت اُڑتا ہے (فنا ہوتا ہے) پس تو فرصت کو غنیمت جان اور قدرت کا تماشا (نظارہ) کر۔

نگہے صرف تامل ننمودی چہ کند کس ‖ قدح ناز تو لبریز وداع است تو مستی

حل۔ تونے ایک نگاہ بھی تامل مین صرف نہین کی۔ تیرے ناز (غرور) کا جام

وداع ہونے کو لبریز ہے اور تو مست یعنی غافل ہے - پس کوئی کیا سر دے مارسکے -

چو نفس مغتنم انگار پریشانی وحشت　　　　که بگرد دو جہان آب زدی گر تو نشستی

حل - سانس کی طرح وحشت مین پریشان رہنے کو غنیمت جان سانس ہر وقت چلتی اور گردش کرتی رہتی ہے کیونکہ اگر تو بیٹھ جائیگا تو دو جہان کی گرد پر پانی چھڑکیگا

نگہ آئینۂ تحقیق نشاید مژہ بستن　　　　قدر از خیرگی چشم بخورشید پرستی

حل - تحقیق کا آئینہ دیکھ - آنکھ بند کرنا مناسب نہین - آفتاب پرستی سے آنکھون کے خیرہ ہو جانیکا خوف کر -

من اگر با ہمہ کوشش بکناری نرسیدم　　　　تو ہم ای موج درین بحر چہ بستی چہ شکستی

حل - مین اگر باوصف تمام کوشش کے کنارے پر نہ پہونچا - اے موج تو نے بھی اس دریا مین کیا باندھا اور کیا توڑا -

نفسے چند غنیمت شمر از دل نگذشتن　　　　چہ قدر مرحلہ طی شد کہ تو این آبلہ بستی

حل - چند سانس دل سے نگزرنے کے غنیمت جان - کسقدر منزل طے ہوئی ہے کہ تو نے یہ آبلہ پیدا کیا - یعنی انسان اگر اپنے دل سے (نفس سے) نہین گزرتا اور معرفت کی راہ نہین چلتا تو اُسکا دل گویا آبلہ ہے جو چلنے سے مانع ہے -

مژہ بیہودہ درین بزم کشادم من بیدل　　　　بعدم رفت چو شبنم عرق خجالت ہستی

حل - اے بیدل مینے اس محفل مین بیہودہ (فضول) آنکھ کھولی شبنم کی طرح عدم مین ہستی کی خجالت کا عرق چلا آیا - یعنی میری ہستی بالکل بے ثبات تھی -

نکتہ - جمیع خلائق بحکم مصاحبت طبعی محتاج ہم اند و کار روائی ہمہ حقیقت گری از آئینۂ ہر فرد سے بظہور پیوستہ - و بذوق اشتغال شوق در کمین امداد دیگرے نشستہ - زبان مطلب محتاج ہوا سے وصول جمعیت خود سائل - و سحر احسان منعم بجز بین ہوش بیخ خاصیت خود مائل - سنگ و گل محتاج آفتاب در کسب کمالات آب و رنگ و آفتاب در عرض جوہر تربیت مشتاق گل و سنگ - بائع نقد را از اجناس سود سے شمارد و مشتری جنس را غنیمت نقد سے انگارد و نقد ہا

معروف جنس شماری ہست و جنسہا موضوع نقد انگاری یعنی تا بکار دیگرے نیائی چشم بر حصول مطلب چون کشائی - پس کریم در خود ناچار ہست و محتاج در طلب بے اختیار -

حل - تمام مخلوق طبعی مصلحت کے حکم سے ایک دوسرے کی محتاج ہے اور تمام حقیقتون کی گرمی کی کامروائی ہر شئے کے آئینے سے ظاہر ہوتی ہے اور بھڑک اُٹھنے کے شوق مین ایک دوسرے کی مدد کی گھات مین بیٹھی ہوئی ہے محتاج کی زبان مطلب اپنی دلجمعی حاصل کرنے کی سائل ہے اور منعم کے احسان کی سعی اپنی خاصیت کرم کے موقع پر مائل ہے یعنی جسطرح محتاج منعم کو ڈھونڈتا ہے اسیطرح منعم محتاج کی تلاش مین ہے - پتھر (لعل و جواہر) اور پھول کامل آب و رنگ حاصل کرنے مین آفتاب کے محتاج ہین اور آفتاب انکی پرورش کا جوہر پیش کرنے مین لعل اور جواہر اور پھولون کا مشتاق ہے بیچنے والا نقد کو فائدے کی جنس سے گنتا ہے اور خریدار جنس کو نقد کی لوٹ سمجھتا ہے تمام نقد جنس شماری مین مصروف ہین اور تمام جنسین نقد کے پہچاننے کو وضع کی گئی ہین یعنی تو جب تک دوسرے کے کام مین نہ آئیگا حصول مراد پر کیونکر آنکھہ کھولیگا - پس صاحب کرم اپنے فعل مین ناچار ہے اور محتاج اپنے مدعا کی طلب مین بے اختیار -

آواز کریم را صلا میخوانند سائل در میزند دعا میخوانند
یک نغمۂ شوق است چہ فقر و چہ غنا کز پردۂ ہر ساز جدا میخوانند

حل - کریم کی آواز دعوت کو صلا کہتے ہین اور سائل جو دروازہ کھٹکھٹاتا ہے تو اسکو دعا کہتے ہین فقر ہو یا تونگری - دونون مین ایک ہی نغمہ ہے جیسے ہر ساز کے پردے سے جُدا جُدا گاتے ہین -

نکتہ - تاثیر در طبائع ارباب کرم چون موج بر آب پیچیده و از طینت اہل خست چون ملائمت از سنگ رمیده - طبع کریم از فرط نزاکت زبان سائل را نشتر میداند - تغافل نہ نشتر تاب رحم آوردن است و مزاج لئیم از جوش خشونت پروائے مساس ندارد و توجہ مانع رنگ اثر سے بردن -

حل - اہل کرم کی طبیعتوں میں کرم کی تاثیر موج کی طرح دریا پر لپٹی ہوئی ہے اور اہل خست کی طبیعت سے کرم اس طرح بھاگا ہوا ہے جیسے پتھر سے نرمی۔ کریم کی طبیعت نزاکت کے باعث سائل کی زبان کو نشتر جانتی ہے یعنی وہ سوال کرنے کو بُرا سمجھتا ہے۔ اور خود دیتا ہے۔ تغافل رحم کی تاب لانے کی شے نہیں۔ یعنی رحم میں تغافل بیجا ہے۔ اور بخیل کا مزاج سختی کے جوش سے اس کرنے کی پروا نہیں رکھتا۔ یعنی بخیل ہے۔ توجہ خود کسی رنگ کے قبول کرنے کی مانع ہے۔

سرمایۂ ہر غبار و هستی کرم است — پیرایۂ ہر بلند و پستی کرم است
گویند کہ مرگ انقلاب ہستی است — اینست دلیل آنکہ ہستی کرم است

حل - ہر غبار ہستی کا سرمایہ کرم ہے ہر بلندی اور پستی کا لباس کرم ہے کہتے ہیں کہ موت ہستی کا انقلاب ہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ہستی کرم ہے۔

نکتہ - اعیان محفل امکان را تا شمع وار سر تا پا منتہی نمیگردد تشویش ہرزہ نگاہی باقی است و تا سر اندیشہ بزانوے ساغر نے رساند گداز کلفت ساقی۔ اگر بوسے از بہار معنی سے بروند عبارت اینہمہ رنگ نے ریخت و اگر با اصل کار راہے مے شگافتند بر شاخ و برگ انیقدر غبار نے انگیخت۔ ساحل گزینان پیوستہ موج و کف مے شمارند و فرو رفتگان محیط از خود ہم خبر ندارند ناظری گریبان بصد دامن دست التجا ہے برد و ناآشنائی خویش ہزار ہنگامہ در خیال مے برآرد۔

حل - جو لوگ محفل امکان کے اعیان ہیں جبتک شمع کی مانند انکا سر تا پاؤں تک منتہی نہیں ہوتا بیہودہ نگاہ دوڑانے کی تشویش باقی ہے اور جبتک فکر کا سر ساغر کے زانو تک نہیں پہنچاتے ساقی کی کلفت میں گلنا ہوگا۔ یعنی ساقی کی ناراضی کا غم رہیگا۔ اگر یہ لوگ معنی کی بہار سے ایک خوشبو لیجاتے تو انکی عبارت یہ تمام رنگ نہ چھڑکتی اور اگر اصل مدعا کی راہ پیدا کرتے شاخیں اور پتے اسقدر غبار پیدا نکرتے۔ جو لوگ کنارے پر بیٹھے ہیں ہمیشہ دریا کے جھاگ اور موج گنتے رہتے ہیں اور جو لوگ محیط معنی میں مستغرق ہیں وہ اپنی خبر نہیں رکھتے۔ گریباں کی ناظری سو دامن کے ساتھ التجا کا ہاتھ لیجاتی ہے اور اپنی حقیقت سے ناآشنائی

خیال میں ہزار نگاہیں نکالتی ہے۔

تو گر از خود برآئی نیست عالم غیر دیدارش　　　خودی آئینہ دارد کہ محرومی است اظہارش

حل۔ تو اگر اپنے کو نہ دیکھے تو تمام عالم بجز جلوۂ دیدار کے کچھ نہیں۔ خودی ایسا آئینہ رکھتی ہے جسکا ظاہر کرنا محرومی ہے۔ یعنی خودی کو ترک کر۔ خودی ہے تو خدا نہیں ملسکتا۔

چہ لازم مایل پست و بلند دہر گردیدن　　　تو خود اینجا نہ تا بایدت فہمید مقدارش

حل۔ زمانہ کی پستی اور بلندی پر مائل ہونا لازم نہیں۔ تو خود یہاں نہیں ہے اسکی مقدار (یعنی ناپائداری) کا سمجھنا کیا ضرور ہے۔ نہ سمجھے اور سمجھے

نگاہی بر خود گویا بہ نقد اعتبار خود　　　کہ ہر جنسی پیچی گردی خریدارش

حل۔ اپنے نقد اعتبار کا گویا کان ہے حالانکہ تیرے پاس کچھ نہیں پھر بھی تو ہر جنس پر لپٹا اور اسکا خریدار ہوتا ہے یعنی خود تیری ہستی بے اعتبار ہے تو دوسری چیزوں کی ہستی کیوں بے اعتبار نہ ہوگی۔

بودی اینقدر مالک خدائی مجمع امکان　　　کہ افتادی بچندین جہد در فکر خرد و بارش

حل۔ تو مجمع امکان کا اسقدر مالک کہاں تھا کہ اپنی کوششوں کے ساتھ اسکے گرد اور بوجھ کی فکر میں پڑا۔ یعنی دنیا کی کس کس شے کا مالک بنیگا تیری ہستی تو مختصر ہے۔

بکن تسلیم شو تا وارہی از این آن بیدل　　　بدریا قطرہ چون گم گشت دریا داند و کارش

حل۔ اے بیدل اپنے کو حق کے سپرد کرو۔ جب قطرہ دریا میں گم ہوگیا تو دریا جانے اور اسکا کام۔

نکتہ۔ تو بیاستہ از اعتبارات تا بعرض آید یکی دمیدہ است و تا نگہ ہا سے چیدن تا جلوہ ریاض رسید افسردگی سرکشیدہ او۔ عبارات سراسر این دیوان یکسر منتظم است معرفت پیرایان در لباس خاموشی و از کم فرصتی ہا سے زبان نالۂ اجزا این نسخہ یک لفظ سہو ہست غنیمت تغافل ادایان مکتب فراموشی۔ اینجا معنی در ذہن صورت نہ بست کہ تا بہ فہمش وارسند ورق بر نگرداند و لفظ در مخارج مرقوم نگردید کہ تا شرح برہم زنند صفحہ بجلی نہ رسانند۔

حل ۔ اعتبارات کے طرز کی نوی جبتک ظہور مین آوے کہنگی اسیر اُگی
ہوئی ہے اور مادہ مین (غیر ذوالعقول وذو العقول) کی تازگیون کا درس تعلیم
جبتک یاس کے تکرار (دوہرانے) پر پہنچے افسردگی اُس سے سر نکالے ہوئی
ہے ۔ اس دیوان کی تمام عبارتین بیدماغان طریقۂ خاموشی کے لئے مفت ایک
مقطع ہے یعنی وہ کچھ نہین بول سکتے اور تامل کے زمانے کی کم فرصتیون سے
اس نسخہ کے تمام اجزا سہو کا ایک نقطہ ہین جو کتب فراموشی کے تغافل ادا ہو
کیلئے لوٹ ہے ۔ یعنی دنیا مین غفلت اور سہو کے سوا کچھ نہین ۔ یہان ذہن مین
ایسے کوئی معنی پیدا نہین ہوتے کہ جبتک اُسے سمجھ لین ورق لوٹائین یعنی
ایک ہی لفظ کے معنی سمجھنے مین رہ جاتے ہین ورق لوٹنے کی نوبت ہی نہین
آتی ۔ اور خارج مین کوئی ایسا لفظ لکھا ہوا نہین کہ جب تک پلک جھپکائین
سمجھ کو حل نکر سکین ۔

هرچه دارد جهان بے بنیاد   مشت خاکیست در قلمرو باد

حل ۔ جہان بے بنیاد جو کچھ اپنے قبضہ مین رکھتا ہے وہ ہوا کی ولایت مین خاک کی
ایک مٹھی ہے خاک کو ہوا اُڑا دیتی ہے ۔

بے ثباتی بامتحان وقار   محملے میکشد بدوش غبار

حل ۔ بے ثباتی وقار کے امتحان مین غبار کے دوش پر اپنا محمل کھینچتی ہے وقار
کے امتحان مین غبار پورا نہین اُترتا وہ تو اوڑتا ہی رہتا ہے ۔

روشن است از حقیقت مبهم   شمع اندیشهٔ وجود و عدم

حل ۔ فکر وجود و عدم کی شمع حقیقت مبہم کی روشن کی ہوئی ہے یعنی اگر انسان فکر
کریگا تو وجود و عدم کو بے حقیقت سمجھیگا ۔

بسکه رنگ ثبات پرواز است   کوه با ناله همعنان تاز است

حل ۔ بسکہ رنگ ثبات دونو خالی ہین پہاڑ نالے کے ساتھ ہمعنان دوڑنے والا ہے
یعنی جیسا نالہ بے ثبات ہے ویسا ہی پہاڑ بے ثبات ہے ۔

همه جهدیم و مدعا مجهول   همه هوشیم و آگهی معزول

حل ۔ ہم سرتاپا کوشش ہین مگر مدعا مجہول ہے ہم اپنا سرتاپا ہوش ہین مگر

خبرداری مستقل ہے۔

جهد ما حرکت طبعی ماست　　مدعائے غبار ما پیداست

حل ۔ ہماری کوشش ایک طبعی حرکت ہے۔ ہمارے غبار کا مدعا ظاہر ہے کہ بجز اوڑنے اور فنا ہونے کے خاک بھی نہیں۔

هر چه از خلق عرض زشت و نکوست　　عکس آئینهٔ حقیقت اوست

حل ۔ مخلوق سے جو کچھ برے اور اچھے کا پیش ہونا ہے وہ حقیقت کے آئینہ کا عکس ہے۔

خلق موهوم را چه علم و چه فن　　شخص معدوم را چه ما و چه من

حل ۔ خلق موہوم کیلئے کیا علم اور کیا فن ۔ وجود معدوم کیلئے کیا ما اور کیا من مخلوق مین یا تو علم و فن ہے یا غیر ذوی العقول اور ذوی العقول ہین مگر یہ سب فانی ہین۔

گر فگندی نظر به معنی خویش　　ناز فطرت نبردی از همه بیش

حل ۔ اگر تو اپنی حقیقت پر نظر ڈالتا تو سب سے زیادہ فطرت کا ناز نہ لیجاتا یعنی تیری فطرت کا غرور جاتا رہتا

شخص جائیکه گل کند معدوم　　عکس معلوم حکم آن معلوم

حل ۔ وجود جہان معدوم کا ظہور کرے اُسکا عکس اور اُس کا حکم پہلے ہی معلوم ہے۔

هستی کز دل عدم گل کرد　　هم عدم باید ش تخیل کرد

حل ۔ جس ہستی نے عدم کے دل سے ظہور کیا ہے اُسکو بھی عدم خیال کرنا چاہئے۔

در عدم ناز هستی است اینجا　　در دل تاک مستی است اینجا

حل ۔ یہان ہستی کا ناز عدم مین ہے یعنی ہستی اپنے معدوم ہونے پر ناز کرتی ہے یہان انگور کے دل مین مستی ہے جو اسوقت معدوم ہے۔

بیخبر از خود مگذر جانب دل هم نظرے　　ای چمنستان جمال آئینه دار ازهر سے

حل ۔ اپنے سے بیخبر نہ گزر ۔ دل کی جانب بھی نظر کر ۔ اے چمنستان جمال کے

معشوق تو صبح کا آئینہ دار ہے (چمن میں غنچہ و گل صبح کو کھلتے ہیں)۔

نیست در ہفت چمن چون قدت اے غنچہ دہن — گلبن نیرنگ کہ سرو قیامت ثمرے

حل۔ اے غنچہ دہن اس ہفت چمن یعنی ہفت زمین میں تیرے قد کے مانند کوئی پھول نہیں جس کا گلبن نیرنگ ہو اور کوئی سرو ایسا نہیں جس کا ثمر قیامت ہو۔

ہر ہوس نشو و نما مفت خیال است بقا — ورنہ در اقلیم فن یاس ندارد ہنرے

حل۔ نشو و نما کی ہوس میں بقا کا خیال فضول ہے ورنہ اقلیم فن میں ناامیدی کوئی ہنر نہیں رکھتی۔

با تو شمعم ہمہ تن سوختۂ پاس وطن — داغ و آہے ہمہ دست نہ زمن گر طلبی پا و سرے

حل۔ میں تیرے پاس وطن کی جلی ہوئی شمع ہوں اگر تو مجھ سے سر اور پاؤں طلب کرے تو صرف ایک داغ اور ایک آہ موجود ہے۔

قابل آگاہی او نیست خیال من و تو — حسن خدائی نشود آئینہ دار دگرے

حل۔ میرا اور تیرا خیال اس کے آگاہ ہونے کے قابل نہیں خدا کے حسن کا بجز حسن کے کوئی اور آئینہ دار نہیں۔

جوش حبابا انجمن شوکت دریا نشود — ما ہمہ صیقل زدہ ایم آئینہ لے جگرے

حل۔ وہ جوش جس کی انجمن حباب ہے دریا کا شکوہ نہیں بن سکتی ہم سے ایک جگر گوشہ پر فضول صیقل کر رہے ہیں۔

نیست ز ہم فرق تما انجمن و خلوت ما — آئینہ دار تہہ ما خانہ بیرون درے

حل۔ ہماری جلوت اور خلوت میں کچھ فرق نہیں ایک ہی گھر اپنے دروازے سے باہر سب جگہ کا آئینہ رکھتا ہے یعنی دل میں سب کچھ نظر آتا ہے۔

در پے ہر زیر و بمے خفتہ فسون عدمے — در ہمہ ساز است رمی با ہمہ رنگست پرے

حل۔ ہر زیر و بم (باجوں کے نام) کی بغل میں عدم کا منتر دم کیا ہوا ہے تمام باجوں میں رم اور تمام رنگوں کے ساتھ پر ہے (باجے بھی اپنی آواز سے اوڑتے ہیں اور رنگ بھی اوڑتے یعنی زائل ہوتے ہیں)۔

پیر وہ صد رنگ ورے تا بچمن باد ہوی — خفتہ بہ بال پری کار گرشمہ گرے

حل - تو سورنگ کا پردہ پھاڑیگا تب چمن میں راہ لیجائیگا پری کی یاد میں شیشہ گر کا کارخانہ چھپا ہوا ہے - پری کو عامل لوگ شیشہ میں قید کر لیتے ہیں گویا پری کے پاس اپنے قید ہو جانے کا سامان موجود ہے -

نیست اقامت گہ کس وادی جولان ہوس — دامن مجنون ست رسا آبلہ پایان سفرے

حل - ہوس کے دوڑنے کا جنگل کسیکی اقامت گاہ نہیں مجنون کا دامن رسا ہے اسے آبلہ پا سفر کرو - یعنی دنیا سے گذر کر منزل مقصود پر پہنچ جاؤ -

نیست امید پروری لازم امثال جہان — بے تری مغز نبالیدہ کسی موی سرے

حل - بیجان امیدون کا پالنا امثال جہان (انسانون) کو لازم نہین بغیر مغز کی تری کے سر کے بال نہین بڑھ سکتے -

شبنم ہستی چو سحر میکشم ہم خون جگر — آئینہ بندم بعدم گر نفس آرم سحرے

حل - ہستی کا شبنم صبح کی طرح میرا جگر خون کر رہا ہے مین آئینہ باندھکر عدم مین جاؤن تا کہ سانس سے خبر لاؤن - یہ قاعدہ ہے کہ آئینے پر سانس دم لیجائیگی تو اسپر غبار سا معلوم ہوگا - لیکن سانس تو معدوم ہو جاتی ہے لہذا عدم مین آئینے پر اسکا پتا کب ملیگا یہ ایک مری ہوس ہوگی - صبح کی سانس بھی معدوم ہو جاتی ہے - اُسکی روشنی کو آئینہ قرار دیا ہے مگر اُس آئینے مین دم صبح کا جو گزر گیا کوئی اثر نہین آتا - بہت نازک شعر ہے غور سے سمجھنا چاہیئے -

لذت این محفل فسون بہ نے ما خواند فسون — داغ شو ای نالہ کنون راہ نفس زد شکرے

حل - اس محفل (دنیا) کی لذت نے ہماری نے پر افسون پڑھ دیا - اے نالہ داغ ہو کیونکہ سانس کی راہ نے نے نا دی - نے مین شکر ہوتی ہے اور نے سانس سے بجتی ہے مگر جب شکر (وہ لذت) رہزن ہو گئی ہے تو نے کیونکر سانس لیگی اور بجیگی -

نکتہ - گفتگو سے ارواح و امثال بیرون اعتبارات جسمانی مہمل است و گیرودار عالم اجسام بے امثال و ارواح معطل - جسم را قبل آثار پیدائی در حقیقت روح مختفی فہمیدن است چون کیفیت کوزہ در گل - و روح را بہ از نشاء ظہور در اجزاء جسم منزوی دیدن چون صورت خیال در دل - تا حضور شعور بعرض جلوہ نیاید معنی ہیولے را در جہان صور باطن اشکال بودن است و صورت مرتبۂ ہیولے معماے ہمان کیفیت کشودن - اگر ہیولے بہ بے صورتی متصف

ہست صور از کجا سے جوشد و اگر صورت از لباس قدرت عاری است ہیولے را کہ بے پوشد۔

حل۔ عالم ارواح اور عالم مثال (برزخ) کی گفتگو بغیر اعتبارات جسمانی کے ہیچ ہے اور عالم اجسام کی گیر و دار بغیر امثال و ارواح کے بیکار ہے۔ یعنی روحون کا تعلق جسمون سے ہے اور جسمون کا تعلق روحون سے ہے۔ یہ غلط ہے کہ ارواح اور امثال بذاتہا کسی عالم مین موجود ہین جیسا کہ بعض لوگ یعنی صوفیہ کا خیال ہے۔ پیدا ہونے کے آثار سے قبل جسم کو ایک چھپی ہوئی روح سمجھنا ہے جیسے کوزے اور مٹی کی کیفیت۔ اور روح کو بعد اثر ظہور کے جسم کے اجزا مین پوشیدہ دیکھنا ہے۔ جیسے خیال کی صورت دل مین جبتک صورتون کی حضوری پیشگاہ جلوہ مین نہ آوے یعنی ظاہر نہو ہیولے کے معنی کو باطن کی صورتون کے جہان مین محض شکل رہنا ہے اور مرتبہ ہیولے کی صورت کیا ہے گویا اسی کیفیت کے منتے کا کھولنا ہے۔ یعنی ہیولا سے مطلق مین صورت ضرور موجود ہے جیسے پتھر چونے مٹی وغیرہ مین عالیشان ایوان۔ اگر ہیولا بے صورتی ہی متصف ہے تو صورتین کہان سے جوش مار رہی ہین اور اگر صورت لباس قدرت سے عاری ہے تو ہیولے پر کیا شے عارض ہوسکتی ہے۔

ہر چند خاکسار ہیولائی گل است گل نادمیدہ ساز ہیولائی خاک شد

حل۔ ہر چیز مٹی پتھر کا ہیولے خاکسار (بظاہر خاک) ہے مگر جو پھول ابتک نہین اگا وہ خاک کے ہیولے کا سامان ہے۔

رمز صفای آئینہ ہا واشگافتیم آں کدورتیست کہ از اشک پاک شد

حل۔ آئینہ کی صفائی کی رمز ہمنے معلوم کرلی وہ ایک کدورت کا نام ہے جو آنسو کے دہونے سے پاک ہوئی ہے۔ آنسو سے مراد آئینے کی آب ہے جو صیقل کے بعد آئینے کو روشن اور مجلیٰ کرتی ہے۔

چون با زہر قش نوبت زنگار در رسید آئینہ را بسنگ ہمان اشتراک شد

حل۔ جب پتھر زنگار کے عارض ہونے کی نوبت پہنچی تو آئینہ اپنی تاریکی مین پتھر کا شریک ہوگیا۔ یعنی جب زنگ لگا تو آئینہ اور پتھر دونون برابر ہوگئے۔ مطلب یہ ہے کہ ریاضت ہی سے انسان کا دل روشن ہوتا ہے ورنہ وہ پتھر ہے۔

خورشید اگرچہ شب بسمک بال می پرند   روزانہ دیدۂ کہ باوج سماک شد

لغت - سمک وہ مچھلی جو تحت الثریٰ میں ہے اور جسکی پشت پر گاو زمین ہے اور سماک وہ ستارہ جو سب ستارون سے بلند تر ہے -

حل - آفتاب اگرچہ شب کو زمین کے نیچے غائب ہو جاتا ہے مگر دن کو تو نے دیکھا ہے کہ ریاضت سے سماک تک پہنچ جاتا ہے -

یک رشتہ بود پا و سر اعتبار خلق   خلقے بپیچ و تاب توہم ہلاک شد

حل - خلق کے سر و پا کا اعتبار ایک ہی رشتہ تھا مخلوق وہم کے پیچ و تاب مین ہلاک ہو گئی (وحدت الوجود)

نکتہ - تا نسخۂ اندیشہ از ہستی رقم توہمی دارد با ہرزہ سوادان مکتب اعتبار ہم سبق بودن ناچاریست و تا خامۂ ما و من از نفس سطر حیات مے نگارد ہم مشقی اطفال این دبستان فرسودن بے اختیاری در آب افتادہ را ہوائے دست از خشکی شستن فطرت است و در آتش نشستہ را ہوائے دامن از دود کشیدن داغ خجلت -

حل - جبتک ہستی سے فکر کی کتاب توہم کی رقم رکھتی ہے مکتب اعتبار کے بیہودہ سوادون سے ہم سبق رہنا ضرور ہے اور جبتک ما و من کا قلم سانس سے زندگی کی سطر لکھتا ہے اس مکتب کے اطفال کی ہم مشقی سے فرسودہ ہونا بے اختیاری ہے اور پانی مین گرے ہوئے کو خشکی کو ہاتھ دھونے کی خواہش عین فطرت ہے اور آگ مین بیٹھے ہوئے کو دھوئین سے بچنا شرمندگی کا داغ ہے -

ہستی جز جان کنی و خون خوردن نیست ❊ از عالم مرگ عیش جان بردن نیست

در خلق بدون از خلق بودن غلط است ❊ صحبت با زندگی است با مردن نیست

حل - ہستی بجز جان کنی اور خون کہانیکے کچھ نہین - مرگ عیش کے عالم سے جان کا سالم لیجانا ممکن نہین یعنی جس شے کو تم عیش دنیا سمجھے ہوئے ہو وہ در حقیقت روح کی موت ہے کیونکہ عیش دنیا مین منہمک رہنے سے روح مردہ ہو جاتی ہے خلق مین خلق سے باہر رہنا غلط ہے صحبت زندگی کے ساتھ ہے مرنے کے ساتھ نہین -

نکتہ - عالم ایجاد سیرگاہ جلوۂ اضداد است و تماشا خانۂ بوقلمون ہا سے مراتب استعداد تا عبارت پریشان نکوشی وصول جمعیت معنی موہوم است و تا بتامل نخیزی فائدہ ما حصل

گریبان خود نابوده سر با بیہودہ باید تاختن تا براحت پا در دامن کشیدن توان
پیمود یا عالمے صحبت باید داشتن تا قدر تنہائی توان فہمید ۔ بے تجربہ سود و زیان دو
کیفیت اختیاری یکے بر دیگرے عرض مراتب جہل است ۔ بے امتیاز نفع و ضرر
دو اثر بالتزام واحدے اقبال نمودن دلیل فطرت سہل ۔ ہر کرا بصحبت ناسنجہا آلفة
متنبہ نمودند ابواب جمعیت تنہائی بروے ایش نکشودند و ہر کرا خار در راہ نہ نشاندند از
زحمت ناسے بر دوش نہ بالند اگرچہ صحبت ہزار رنگ فوائد آبستن است اما خلاصہ
نتائجش قدر انفراد دانستن ۔

حل ۔ عالم ایجاد کیا ہے ۔ ضدوں کے جلووں کی سیر گاہ ہے یعنی دنیا میں بجز اضداد
کے کچھ نہیں ۔ نور و ظلمت سفیدی و سیاہی ۔ خیر و شر وغیرہ ۔ اور عالم ایجاد طرح طرح کے
مراتب استعداد کا تماشا خانہ ہے یعنی ہر شے میں ایک خاص استعداد ہے جب تک
تو پریشان عبارت کے سمجھنے میں کوشش نکریگا معنی کی جمعیت کا وصول ہونا موہوم ہے
اور جب تک بغیر خدا کے تامل میں جوش نمار یگا اپنے گریبان یعنی مراقبہ کے ماحصل کا فائدہ
نہ سمجھیگا ۔ مدتوں بیہودہ دوڑنا چاہئے تاکہ دامن میں راحت کے ساتھ پاؤں پھیلانا
ممکن ہو ایک عالم کے ساتھ صحبت رکھنا چاہئے تاکہ تنہائی کی قدر جان سکے ۔ بغیر تجربہ فائدہ
اور نقصان کے دو اختیاری کیفیتوں میں سے ایک کا دوسرے پر عرض مراتب جہالت ہے
اور بغیر امتیاز نفع و ضرر کے دو اثر والی بات ایک کے لازم پکڑنے کو قبول کرنا سہل فطرتی
(کم ذہانتی) کی دلیل ہے یعنی نفع بغیر نقصان کے اور نقصان بغیر نفع کے معلوم نہیں
ہو سکتا ۔ جس شخص کو مخالف صحبتوں کیلئے متنبہ نہیں کیا گیا تنہائی کی جمعیت کے
دروازے اس پر نہیں کھولے یعنی صحبت کا تجربہ ہو تو خلوت کے فوائد حاصل ہونگے
اور جس شخص کی راہ میں کانٹے نہ بچھائے اسکو ہر دو دوش (سفر میں چلنے اور بوجھ اٹھانے کی)
تکالیف سے نہیں چھوڑا اگرچہ صحبت ہزار رنگ کے فوائد کی حاملہ ہے مگر سب کا خلاصہ
خلوت کی قدر جاننا ہے ۔ یعنی جب تک صحبت (جلوت) کا تجربہ نہ ہو خلوت کی
قدر معلوم نہیں ہو سکتی ۔

ہیچ کس بے شور کثرت طالب وحدت نشد ۔۔۔ رنگ تمیز سلامت در غبار آفت است

حل ۔ کوئی شخص بجز شور کثرت کے وحدت کا طالب نہیں ہوا سلامتی کی تمیز کا رنگ

آفت سے کہ غبار میں ہے یعنی جبتک مصیبت نہ جھیلیگا سلامتی کی قدر نہ ہوگی -

تا نہ بینی رنج نتوانی بمحرم راحت شدن   طبیعت بیمار گیرد قدر دان صحت است

حل - جبتک تو رنج نہ دیکھیگا راحت سے واقف نہوگا بیمار کی طبیعت خود صحت
کی قدر دان ہوتی ہے -

قطرہ از تشویش موج آخر نہان در صدف شد   گوشہ گیریہا خلق از انفعال صحبت است

حل - قطرہ موج کی پریشانی سے بچکر آخر سیپی میں چھپ گیا اس سے ثابت ہو گیا کہ مخلوق
کا گوشہ نشین ہونا صحبت کے انفعال سے ہے -

چون نگہ یکعمر باید دید عرض خوب و زشت   تا شود روشن کہ جمعیت بوضع حیرت است

حل - نگہ کی طرح مدت تک اچھے برے کو دیکھنا چاہیے تاکہ روشن ہو جائے کہ
جمعیت حیرت کی وضع میں ہے -

عالمی چشم از تماشای جہان پوشید و رفت   زین ادا معلوم میگردد کہ ہستی عبرت است

حل - ایک عالم نے جہان کے تماشا سے آنکھ بند کی اور عدم کو چلدیا اس سے معلوم ہوا کہ
ہستی عبرت نما ہے -

نکتہ - روح انسانی شاہدیست ہستی لاریبی کہ جمال استعدادش از بے نقابی آئینہ غفلت
پیدا است و آفتاب کمالش ہمان از دمیدن صبح ادراک لامع و ہویدا - عقل سرچشمہ ایست تراوش
زیبا معنی حیا و حیا آئینہ از حقیقت ایمان چہرہ کشا - اگر عقل در عرصہ فہم ربوبیت نمی تاخت
ہیچ کس سر بخط عبودیت نمی انداخت -

حل - روح انسانی ایک یقینی معشوق ہے جسکی استعداد کا جمال غفلت کے چہرے سے
ظاہر ہے یعنی اگرچہ وہ جسم سے غافل ہے مگر اسکی استعداد ظاہر ہے اور روح کے کمال کا
آفتاب صبح ادراک کے طلوع ہونے سے تابان اور ہویدا ہے - یعنی انسان جب ادراک
سے کام لیگا تو اس کی قابلیت خود ظاہر ہو جائیگی - عقل ایک سرچشمہ ہے جس سے
معنی حیا کا زیبا و تراوش کرتا ہے اور حیا ایک آئینہ ہے جو ایمان کی حقیقت سے چہرہ
کشا ہے - اگر عقل ربوبیت کے فہم کے میدان میں نہ دوڑتی تو کوئی شخص عبادت الہی
کے لیے سر تسلیم خم نکرتا یعنی روح جو جسم سے غافل ہے اور اس پر اپنے کمال ہستی
کا اثر نہیں ڈالتی تو اسکی وجہ حیا ہے اور الحیاء من الایمان حدیث شریف ہے اور عقل

اور عقل بھی چاہتی ہے۔ اگر حقیقت الہی کو سمجھتی تو کوئی شخص خدائے تعالے کی عبادت نکرتا۔

ہر کس ز حقیقت نباشد خبرش
بیہودہ بعبرت نرساند نظرش

حل۔ جس شخص کو حقیقت سے خبر نہو گی نظر اسکو بیہودہ (و بیہیی) عبرت تک نہ پہنچائیگی یعنی عبرت اسی کو ہو گی جو چشم حقیقت مین رکہتا ہو گا۔

از ہستی ذات باز معدومی خویش
چیزے فہمید دل کہ خون شد جگرش

حل۔ ذات کی ہستی اور پھر اپنی معدومی سے دل نے کچہ تو سمجہا کہ اوس کا جگر خون ہوگیا۔

نکتہ۔ از بزرگے پرسیدند بحکم ان مع العسر یسرا کشا د ہر عقدہ بناخن تدبیر سے باز بستہ است و حل ہر مشکلے در کمین چارہ نشستہ۔ سہولت جاندادن از چہ تدبیر سے بسہولت پیوند د و دشواری مرگ بکدام چارہ صورت آسانی بندد۔ فرمود بکسب ایثار باید دانست کہ زندگی قوت اندیشہ است مصروف تعلق اسباب چون تپش موج موجد دائرہ گرداب۔ ہرگاہ اندیشہ از توجہ علائق برآمد و اصل بے تعینی عالم اطلاق گردید چون موج از دام پیچ وتاب گسیخت نقد توہم بجیب ہمواری محیط ریخت۔

حل۔ ایک بزرگ سے کسی نے پوچہا کہ خدائیتعالے کے اس حکم کے بموجب کہ مشکل کے ساتہ آسانی ہے کہلنا ہر گرہ کا تدبیر کے ناخن سے بندھا ہوا ہے اور ہر مشکل کا حل ہونا علاج کے گہات مین بیٹہا ہوا ہے۔ آسانی سے جان دینا کس تدبیر سے آسان ہے اور موت کی دشواری کس علاج سے آسانی کی صورت باندہتے" فرمایا کہ برگزیدگی کے حاصل کرنے سے۔ یعنی انسان اگر خدا کے نزدیک برگزیدہ ہو جاے تو تمام مشکلین آسان ہو جائین۔ جیسے موج کا لپٹنا گرداب کے دائرے کا پیدا کرنے والا ہے جب فکر دنیوی تعلقات سے نکلگیا عالم اطلاق کی بے تعینی مین ملگیا۔ یعنی قید اطلاق سے بہی آزاد ہو کر خدا مین جاملا۔ اور جب موج نے پیچ وتاب کے دام سے قطع تعلق کر لیا تو نقد توہم کا دریا کی ہمواری کی جیب مین ڈالدیا یعنی موج اور دریا دونو ایک ہو گئے گرداب کے دائرے سے علیحدہ رہنا موج کا نیرا وہم تھا اب وہ وہم جاتا رہا۔

در عالم امکان رنگ فطرت دگر است   خلقی مغرور ناز همت دگر است

حل - عالم امکان میں فطرت کا رنگ اور ہے خلقت ناز میں مغرور ہے ہمت دوسری چیز ہے -

تمیز این جنس لو تو ہم کہ بجا زش خوانند   گر دست فشانند حقیقت دگر است

حل - اس جنس کو تو ہم ہے جسکو مجاز کہتے ہیں اگر ہاتھ جہاڑیں تو معلوم ہو کہ حقیقت دوسری شے ہے -

نکتہ - کیفیت سخا بہ نزاکت سرشتہ اند کہ تا کریم سائل را ممنون تصور نماید جوہر مروت را نگ باختہ است و تا باذن خود را مصدر احسان گمان برد معنی حیا رنگ باختہ از ینجا است کہ ابر بر خار و گل یکسان مے بارد تا از نخلہاے بارور خجلت امداد نہ بردارد و آفتاب بر سنگ و گل یکسان مے تابد تا بر لعل و یاقوت منت بر زینت نگذارد -

حل - سخاوت کی کیفیت ایسی نزاکت سے گوندہی گئی ہے کہ جبتک سائل کو کریم اپنا ممنون خیال کرے مروت کا جوہر گلا ہوا ہے - اور جبتک حکم کے ساتھ اپنے کو احسان کا جانے یعنی مصدر گمان کرے حیا شرمندگی سے رنگ باختہ ہے یعنی کریم کو احسان کے جتانے سے شرم کرنی چاہئے اسی وجہ سے ابر کانٹے اور پہول پر یکسان برستا ہے تاکہ باردار درختوں سے مدد کرنے کی شرم نہ اٹھاوے اور آفتاب پتھر اور مٹی پر یکسان چمکتا ہے تاکہ لعل و یاقوت پر زینت کا احسان نرکہے یعنی ابر نے تو پہولوں کو بارور کیا مگر کانٹوں کو کیا فائدہ پہونچایا اور آفتاب نے لعل و یاقوت کو تو زینت دی مگر پتھر اور مٹی کو کیا دیا - یہ اسیوجہ سے ہے کہ ابر اور آفتاب کو احسان رکہنیکا موقع نہ ملے - رباعی

شخصی کہ کرم از لبکہ وفا کیش تر است   ✤   ز اندیشۂ انفعال در ویش تر است

رسوائی احتیاج کس نتوان دید   ✤   آنرا کہ حیا بیش سخا بیشتر است

حل - کرم کا وجود چونکہ وفا کیش زیادہ ہے لہذا شرمندگی کے اندیشہ سے وہ سب سے زیادہ درویش ہے کسیکی احتیاج کی رسوائی نہیں دیکہہ سکتا جس شخص کو حیا زیادہ ہے سخاوت زیادہ ہے مطلب یہ ہے کہ سچا سخی وہ ہے جو سخاوت کرے اور شرماوے نہ یہ کہ غرور کرے اور احسان دہرے -

ز کدام دامن قدرت کہ بسیر ما و من آمدی — تو بہار عالم دیگری ز کجا باین چمن آمدی

حل - تیری قدرت کا دامن کسنے کھینچا کہ تو دنیا میں ما و من کی سیر کیلئے آیا تو تو دوسرے عالم کی بہار ہے اس چمن میں کہاں سے آیا۔

ہوس تعلق صورتت ز چہ رہ فتاد ضرورتت — ہمہ پیاری آنچہ از ضمیر ملکت بہ برہمن آمدی

حل - تجھے تعلق دنیا کی ضرورت کیوں پڑی کہ قدرت سے جدا گا اور فرشتہ سے برہمن کی صورت میں آیا

ز عدم جدا نہ فتادہ قدمی دگر نکشادہ — مگر آنکہ پیش خیال تو بخیال آئینہ آمدی

حل - تو عدم سے جدا نہیں ہوا نہ تو نے دوسرا قدم کھولا یعنی تیری ہستی جسطرح پہلے معدوم تھی اب بھی معدوم ہے شاید یہ بات ہے کہ تو محض خیال کے آگے آئینہ کے خیال میں آیا یعنی تیرا آنا محض خیالی اور وہمی ہے۔

سحر حدیقۂ آگہی ستم است جیب جنون درد — چہ ہوا بپردۂ آتشت کہ برون ز پیرہن آمدی

حل - تو آگہی عرفان الٰہی کے باغ کی صبح ہے (صبح کے وقت پھول کھلتے ہیں) ظلم ہے کہ جنون تیری جیب پھاڑے تیری آگ کے پردے میں کیا ہوا بھری تھی کہ پیرہن سے باہر آگیا۔ یعنی عدم سے آتش حرص و ہوا نے تجھے باہر نکالکر دنیا میں پہنچایا۔

نہ سفر بہانہ طراز شد نہ قدم جنون تگ و تاز شد — بخود است ہمیں مژہ باز شد کہ بغربت از وطن آمدی

حل - نہ سفر تیرے آنیکا بہانہ ہوا نہ قدم جنون کے تگ و تاز کا باعث ہوا خواب سے تیری پلکیں کھلیں کہ وطن (عالم ارواح) سے سفر میں آیا۔

نہ لب تیر زمزمہ چنگ زد نہ نفس در دل تنگ زد — بحریم آئینہ سنگ زد کہ تو قابل سخن آمدی

حل - نہ تیرے لبوں نے زمزمہ پر چنگل مارا نہ سانس نے دل تنگ کا دروازہ کھٹکھٹایا عدم کے آئینہ پر پتھر مار کر تو بات کرنیکے قابل آیا - یعنی تیرا تکلم کیا ہے پتھر پر شیشہ کے گرنے کی آواز ہے جو گرتے ہی ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے۔

چہ قدر بہ تجرد معنیت بہ در تصنع لفظ زد — کہ چو تار سبحہ یک زبان بطواف صد دہن آمدی

حل - معنی کے تجرد نے تجھے لفظ کی بناوٹ کے دروازہ سے جا لگایا کہ تو تسبیح کے تار کی طرح ایک زبان سے سو منہ کے طواف پر آیا تسبیح کا تار تو ایک ہوتا ہے مگر ہر دانہ پر سو مرتبہ وظیفہ پڑھا جاتا ہے یعنی تو وحدت سے کثرت میں آگیا۔

چه شد اطلس فلکی قبا که دریدن آن بکلی روا که تو ز ویرانکدهٔ فنا به دو گز کفن پاره آمدی

حل - وہ تیرا اطلس فلکی قبا کیا ہوا وہ تیری فرشتون کی سی قبا در کشف پھاڑ ڈالی کہ تو فنا کے ویرانکدے سے دو گز کفن کے پارے لیے آیا -

ز سرو شمع غیرت مرد و زن بریاض نیرنگ این گذر که چو شمع در بر انجمن چه بہ سوختن آمدی

حل - اے مرد و عورت کے سرو شمع غیرت سے نیرنگ کی اس کا پیرا بار رہا ہے کہ تو شمع کی طرح محفل مین جلنے کے واسطے کیون آیا -

بہوس چو بیدل اثر در اعتبار جہان مزن چہ بلا ست ذوق گرفتگی که چو موج خود بدر آمدی

حل - تجھ بیدل کی طرح جہان کے اعتبار کا دروازہ نہ کھٹکھٹانا ہوتی تجھا نیکا چسکا کیا بری بلا ہے کہ تو موج کی طرح خود پریشان بنکر آیا -

در تکلم از ندامت ہیچکس آسودہ نیست جنبش لبہا بجز دست بر ہم سودہ نیست

حل - کلام کرنے مین ندامت سے کوئی شخص آسودہ نہین لب کی جنبش بجز دست بر ہم سودہ افسوس ملنے کے کچھ نہین یعنے تکلم مین لبون کو جنبش دینا گویا کف افسوس ملنا ہے

راحت آبادی که مردم جنتش فہمیدہ اند غالباً لاف سخن غیر از لب نکشودہ نیست

حل - وہ راحت آباد جس کو لوگ جنت سمجھے ہوئے ہین سوائے لاف سے قیل و قال لب ناکشودہ کے سوا کچھ نہین یعنے جنت کا دروازہ کھلا ہوا نہین جیسے خاموشی کی حالت مین لب نہین کھلتا - مطلب یہ ہے کہ جنت جسکا نام ہے وہ محض خاموشی ہے -

گر زبان از شوخی اظہار او ورزد نفس صافی آئینۂ مطلب غبار اندودہ نیست

حل - اگر زبان اظہار کی شوخی سے سانس چرا لے تو مطلب کا صاف آئینہ غبار اندودہ نہین ہوتا یعنی خاموشی مین بھی مطلب ظاہر ہو جاتا ہے مثل مشہور ہے سائل کی صورت ہی سوال ہوتی ہے -

پاس ناموس سخن بیزبانی روشن است ہیچ مضمونی درین صورت نفس فرسودہ نیست

حل - ناموس سخن کا پاس بیزبانی مین روشن ہے کوئی مضمون اس صورت مین سانس کا گھسا ہوا نہین -

قطرہ ہا از ضبط موج آئینہ دار گوہر اند تا شود روشن که سعی خامشی بیہودہ نیست

حل - قطرے سے موج کے ضبط سے گوہر کے آئینہ دار ہیں (یعنی قطرہ موتی بن گیا ہے)
تاکہ روشن ہو جائے کہ چھپ رہنے کی کوشش بیہودہ نہیں ۔

گفتگو یکسر دلیل پردہ نازیہاست تا نجنبد رشتہ جوہر دکان آسودہ است

حل - تکلم تمام ہماری پردہ بیہودہ نازیوں کی دلیل ہے جب تک کہ رشتہ جنبش میں ہے
قافلہ کو آرام نہیں ملتا ۔

بکوشیدم کہ در تحصیل خاموشی است ہزار باتش حاصل کہ تو خوردی بر گوش ما

حل - ہم نے محفل میں کہ خاموشی کے حاصل کرنے کی کوشش کی ہے ہزار باتیں ہوئیں مگر
کوئی نہ سنا ہے ۔

درد جنون کہ بچہ مطلب در آتش لیلی قسمت مجنون آئینہ نو شستن ہے تا جو ہر از ہوش ما

حل - جنون کے شعلہ سے آتش دلی کا علاج ہوش تھا ہے اس کی افسردگی آئینہ کا جوہر ہوش
ما سے ہے جو رہتا ہے آئینہ میں آتش ہماری افسردہ ہے ۔

ہزار گل لب بیہودہ گو ہست رنگین تر تبسم لب زخم اگر گشاید آغوش ما

حل - بیہودہ گو کے لب سے ہزار پھول رنگین تر ہیں اگر کبھی زخم کے لب کا تبسم اپنی آغوش
کو سے تو وہ بھی بیہودہ گو کے لب سے بہتر ہے یعنی بولنے سے زخم کا اچھا ہے ۔ ش
وہ بیکس را کہ حرفی بر زبان است تبسم گشت در لب آتش ما

حل - جو شخص بلا تکلم بیہودہ گوئی میں حرف زن ہے اس کے لب کا حرف ہماری غیرت
یعنی بیہودہ گوئی یا نفس کا جواب نہ دینا چاہیے ۔

ندای انگیز حفظ آبرو این است کہ چو شیشہ با قوت خون شو و خموش

حل - حفظ آبرو کی محفل یہ آواز دیتی ہے کہ شیشہ یا قوت کی طرح خون ہو جا اور شور کر
یعنی خاموش رہ ۔

بہر نفس رفتن چہ صدا خفیہ است کہ از تو آئینہ کس شو و منقش

حل - ہر سانس کے ساتھ صدا سانس سے غنیمت جان کہ تجھ سے کسی کا آئینہ مکدر تو
نہیں ہوتا یعنی سانس کے آئینہ کا رہو جاتا ہے ۔

نگاہ اگر افسانہ مدعا باشد نفس بہ پردہ غفلت بس است فرو باش

حل - گفتگو سے اگر محض افسانہ مراد ہو تو سانس کا پردہ غفلت میں بادفروش ہوا

یعنی بیہودہ گفتگو سے غافل اور چپ رہنا بہتر ہے
کنون لب ساز ادب نحو این نو است سخن • کہ مدعا بیان وصف خامشی است شور
حل - اب سخن ساز ادب اس آواز مین محو ہے کہ بیان بیدل کا مدعا خاموشی کی تعریف کرتا ہے پس خاموش رہ -
غرض ہر جا سخن است بے معنی افادہ مباد و ہر جا خامشی است انفعال گفتگو مبیناد
حل - الغرض جہان کہین بیمعنی سخن ہے خدا کرے اُسکا افادہ نہو اور جہان کہین خاموشی کا موقع ہے خدا کرے تکلم کا انفعال نہ دیکھے -

رباعیات

آنکس کہ منزہ است ز آب و گل ما • بے او عدم است خلوت و محفل ما
نامش از پردہ بر زبان مے آید • واللہ کہ نیست جا گہ او جز دل ما
حل - وہ ذات کہ ہمارے آب و گل سے پاک ہے یعنی جسم اور جسمانی نہین بغیر اُسکے ہماری خلوت اور جلوت معدوم ہے - یعنی خلوت اور جلوت دونون مین وہی ہے اُسکا نام پردے سے زبان پر آتا ہے واللہ کہ اُسکی جگہہ بجز ہمارے دل کے کہین نہین - پس اُسکی آواز دل ہی سے آتی ہے -
اے دین تو اصل و فرع جان و تن ما • نور تو دلیل معنی روشن ما
ما را تو نمودی آنچہ حق را شاید • این حق ساقط نگردد از گردن ما
حل - اے تیرا دین ہماری جان اور تن کی اصل اور فرع ہے تیرا نور ہمارے معنی روشن کی دلیل ہے ہمکو تو نے وہی دکہایا جو امر حق کے شایان ہے یہ حق ہماری گردن سے ساقط نہو گا - یہ رباعی آنحضرت صلعم کی نعت مین ہے -
اے غیب و شہادت تو یکسر پیدا • پوشیدگیت عیان تر از ہر پیدا
حیرت زدہ ایم اینچہ پیدائی ہاست • در پنہان پیدائی و پنہان در پیدا
حل - اے غیب اور حضور تیرا سب ظاہر ہے تیری پوشیدگی ہر ظاہر سے بھی ظاہر تر ہے ہم حیرت مین ہین کہ یہ کیا کیا پیدائیان ہین پوشیدگی مین ظاہر اور ظاہر مین پوشیدہ ہے
اے دانہ ازین مزرع اندیشہ برآ • یعنی ز طلسم الفت ریشہ برآ

افسردگی الفاظ ببینید ؛ در شیشہ چو رنگ بادہ از شیشہ جدا

حل - معنی سے الفاظ کی افسردگی دیکھو کہ شیشہ میں شراب کا رنگ کی طرح شیشہ سے جدا ہے

اسمے آئینۂ ظہورِ ذاتِ یکتا ؛ وے جلوہ گہ صفات و اسما

در غیب احد است و در شہادت احمد ؛ این است رموز خواجۂ ہر دو سرا

حل - اسمِ رسول صاحب تو ظہور ہے اور ذات یکتا کا آئینہ ہے اور اسم ایجاد و صفات و اسما کے جلوہ گر غیب میں احد ہے اور ظاہر میں احمد پس خواجۂ دو جہان کے ظہور کی یہی رمز ہیں — تمام شد

تواریخ طبع دلکشا

از مورخ مشہور ... نواب اشتار تعلیخان ... صدق ...

آن مجدد شوکت معجز سخن عالی ذکا
شوکت اعزاز بیرگی آن وجہ رامپور
گر بپرسی ترجمان [illegible] پیش او [illegible]
[illegible] شاخ سدرہ [illegible]
[illegible] از صداقت کرد تسخیر جہان
حل بیدل کرد فکر آسمان پایۂ او

آنکہ کلکش در فصاحت زینت [illegible] فزود
رامپور [illegible] ہر کہ وارد در کف [illegible] دانش نقود
دانش و فضل و بلاغت بر درِ او در سجود
شعرِ او چون [illegible] از لامکان آمد فرود
[illegible] از آئینہ [illegible] زدود
از ہمہ گوی فضیلت [illegible] ربود

ہر کہ دید [illegible] این حل گفت با آفرین
قول [illegible] کمال بیدل [illegible] شوکت نمود

۱۳۰ ۔۔۔ ۱۳۲



التقريظ

نتيجة المقال من دامانوا الفضل والكمال مظهر الجلال مع الجمال عضدی وساعدی وعزيزی ابو الفيضان ناصر الاسلام مولنا محمد شفيع المتخلص بالناصر الرامفوری
ايده الله بجبروته وايده الله بثبوته

بسم الله ابتدائی وبنور القدس انتهائی والتوفيق للاتمام منه مسئول على الله توكلت واليه انيب - والعاقبة بالخير منه مامول الالسنة من آلاء الله فينا - فلوجهه الكريم كان الحمد يكفينا - ومن كل داء باذنه يشفينا - ومن كل عاهة بمنه ينقينا - ويزيدنا بفضله هدى ويقينا - فهو الاول بلا ابتداء - والآخر بلا انتهاء - والظاهر بالصفات - والباطن بالذات - وهو حسبنا ونعم الوكيل نعم المولى ونعم النصير - ليس كمثله شیٔ وهو السميع البصير - موصوف باوصاف الكمال - منعوت من نعوت الجلال - متصف بصفات الجمال الوجوبية الذاتية والفعلية الثبوتية فی الماضی والحال والاستقبال منزه عن سمات النقص والزوال - فجميع صفاته قديمة صمدية ازلية ابدية حقيقية محفوظة من الزوال والصلوات السامية - والتحيات النامية - على افضل رسل ونبی منجينا من جميع الاهوال والآفات فی الدنيا ودينا ملجانا وموجب تشفينا - ماوانا وسبب سكينتنا - نور من نور الله وسكينتنا - سيد ساداتنا وولينا - شافعنا وشافينا - قائدنا - وهادينا - الرؤف بنا من امهاتنا وابينا - حبيب الله الاجل فی الاجلينا - وخليفة الله الاكمل فی الاكملينا - حجة الله علينا وعلى من خلفنا وما بعدنا وبين ايدينا - وعلى آله وصحبه الفائزين فوزا بعيدا واوليائه المتصوفين المتصرفين فی العالم باذنه تمكينا - وعلينا بهم ولهم اجمعينا - ويرحم الله من قال آمينا - اما بعد فيقول العبد الفقير الراجی الی رحمة ربه العليم البصير السميع عفا عنه وعن والديه بلطفه الخفی الوسيع ابو الفيضان محمد شفيع المتخلص بناصر وقاه الله من شر حاسد اذا حسد - ونجاه الله من نار الحقد اذا النار حتی استوقد -

لما طالعت هذه الرسالة الرفيعة السديدة العجيبة - والجالة النافذة الغريبة - القاطعة لاعناق اهل الزيغ والجهل والضلالة - والماحية لطرق الفسق والكذب والبطالة -

باعيان نظر وتدقيق فكر — ما انتهيا ميقاتا بعد ميقات من اوله واوسطه والختام فوجدته حقا حقيقا بالقبول — مملوا من فوائد علوم الشرعية والادبية والاصول — كافيا في انكشاف الحقائق والدقائق والرموز المجهول — ناجيا عن الوقوع في ورطة البوار والذبول — حاسما بدفع المكائد والمفاسد المفترى المجهول فلله ودر مصنفها لقد اجاد — كيف لا وقد الفها و علامتنا الشيخ الفاضل — والعلامة الكامل ركن المتكلمين فخر المناظرين وجه المحققين عين المدققين — صدر الملة والدين الكاسر مفارق اعداء اهل السنة الزائغين — الجامع بين المعقول والمنقول حاوي الفروع والاصول الحبر القمقام الفهامة زبدة الامثال والاقران محسود الزمان الذي هو في الاعيان بمنزلة العين في الانسان شمس سماء التحقيق بدر فلك التدقيق مظهار معارك العوارف — عارج معارج المعارف — استاذ العلام — واخونا القمقام المرجع للخواص والعوام ماهر العلوم البديهية والنظرية مجدد الاسنة المشرقية — مولانا الحافظ المولوي الحاج ابو الحسنات احمد حسن التخلص بشوكت جزاه الله تعالى عنا وعن المسلمين خير الجزاء في الدار الاول والآخر — ونفعنا الله بعلومه ما دام الشمس طالعة والنجوم ساطعة فمن الله المسئول ان ينتفع بها العباد في كل البلاد بحرمة النبي وآله الامجاد — وما ادريك ما الحل حل مخزن لا يأتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه — حل يكشف السوء عن وجوه المترددين المعاندين — حل يتشرع سهام زائغ عيون النواظر الحاسدين — ما ادريك ايها الحاسد انه سيف مسلول على عنق الحساد والخبيثة — وسهم مسموم في اكباد الاعداء والكفرة ختم على قلوبهم اكنة وعلى ابصارهم غشاوة لا يفقهون حديثا ويحسدون على ما آتاهم الله فضلا عظيما — اقربهم الله من غضبه وابعدهم من فضله ع

تذكر يوم تاتي العبد فردا وقد نصبت موازين القضاء

ومنه ابلغ وامترع شقاق النحور — فويل من يجمع الناس ليوم لا ريب فيه يوم النشور يعلم ما في السموات والارض ويعلم ما تسرون وما تعلنون والله عليم بذات الصدور وترى الناس سكرى وما هم بسكرى ولكن عذاب الله شديد — ولقوم عليهم وعيد

هذا لمن طالب طريق الحق والعدل والبيان — فقد كشف له التبيان وبان — واما من مراده بكلام الجدال والبحث والمكابرة ليطفئوا نور الله فليعلم ان الله متم نوره ولو كره الكافرون فقد قال رسول الله صلعم قد اجاركم الله من ثلاث خلال ان لا يدعو عليكم نبيكم

خفوا الکوجبیا وان لا ینلیہ ایں الباطل علی اہل الحق - وان لا تجتہد واستطعہ فالا تزد وائد الو
وانذر واخرج طبرانی فی الکبیر فرشیت ثم رائیت ۔ فوجدتہ وجدتہ مغروقا بالشیب الشباب - و
کلفتنا یا قبول اولی الغرائب ۔۔ اشکال مرادہ کاشکال المجسطی مشابہ الاخلال وہو الفکر
الفلسفی منحصرۃ الزوال - ماہو من بدیع الاروع فیہ وما ہو من شنیع الاروع فیہ - ولعمری
بمحاذات ابیاتہ لنظرت الی ابیات رجل مدعی بدعوۃ النبوۃ والمسیحیۃ دالمستحق بقول انہ المہدیہ
الکاذب الباغی وعلیہ اوبر وبش ما اوردت ۔ واقول نا ثبت فی اباتہ
النعانی ۔

تلک الا تاویل اشال وہذیان ۞ وانہا تجد افیہ بالبطلان
الاہمال لاحق بسراسرہا ۞ فکانہا خبط واضلال وخفقان

طلع الاہمال عن مطالع ابیاتہ - فکان مطلع اقوالہ بعین مطلع اہمالہ - او مطالع ابیاتہ افق
مقطع اضالیلہ - فمن مبدئہ استضحاک الی الانتہاء - ومنہ الی المبدء عذل وابکاء
فمبداہ لشعر عن منتہاہ مشہورہ - یحکی عن مبدء غرورہ لانہ تعرض اولا وثانیا المشتہر فی
کافتہ الانام لمولنا الشوکت الذی ہو حسان الہند - واقتراجلو مقامہ علی کل ناموا
من الفنون الشعریۃ فی الہند والسند - فیالہفا علی الحاسد انہ قد خاض فی التہلکۃ بجنبیہ
ویا اسفا علی المعاند انہ قد نکس علی عقبیہ فانی شیئ حرضہ حتی سقط من العلو الی الحضیض
بکمال الاضطراب - والحق انہ حرضہ حتی انشغل مدی المدح بہذہ الشوکت ایجاوب الاضطراب
وطریق الاجتناب کانہ لا یقدم قدما حتی یوخر ولم یقل قولا حتی سجع رجعتہ کالقار الملح فی
البحر - فکان علیہ لاثبات یجتنب عن ہذا الاجتناب وان یضرب عن ہذا الاضطراب
وان یقول بہذا الطریق والنحو لیصون عن ذالک الاضطراب ۔ الہو وباللہ الآن اشتہر
عند من ہو اہل وانا اختتم ہذا التحبیر والشعر فی مدح الشوکت التحریر -

	مطلع المدح	

	ملکوا عجب جل کلامہ حولان		ولا فلاک فی تطوافہ دوران	
	ومن بین الفضلاء فانہ فاضل		ومن بین الشعراء فانہ سلطان	
	لفرط عظمتہ النظماء عمار منتہ		ولکرۃ الارض عن ہواہ سکان	

وكل الجبال بالطبة في تشوقته ... ليغرق اعدائه في البحر غليان
ولم يلد الدهر حتى فن الشعر مثله ... فلا يشابهه الانس ولا جان
وبين الشعراء بالتجديد ذو فضل ... وبالاهتداء في الشعر سحبان
على احد في الهند لا يخفى فضيلته ... فيعرف هذا الامر صبيان وفتيان
وليضئ عن نور الهداية وجه وجيهه ... وتحرق الاعداء هاوية ونيران
وجوه عداة قد يسود تسويدا ... من النار المحرق يكون فيه دخان
بسمو النظم صار حسان الهند خطا ... وفي درك فضل الكلام حيران
فن الشعر كجنة في نضارته ... وكلام الشوكت فيه فاكهة ورمان
فن الشعر كروضة في لطافته ... وكلام الشوكت فيه الثمار وريحان
فن الشعر كبحر في تموجه ... بجداول التجديد جريان وسيلان
بتبيان العدو كمال التخالف ... الى الحضرة الشوكت الذي حسان
كلام الشوكت ملك على مفارقه ... من علو المجد والفضل تيجان

ما يقول من فضائله وحسن كلامه
الناصر المضطرب في مدحه حيران

ايضا القصيدة الفريدة المدحة الغراء

محامد للقدير على الكمال ... هو الفرد المسلط ذو الجلال
اله الخالق متعال قديم ... ومتكئ على عرش الكمال
هو الحي المدبر كل امر ... هو الحق المقدر ذو المعالي
وختم الانبياء بلا ارتياب ... نبي هاشمي ذو جمال
امام الانبياء بلا اختلاف ... رئيس الاتقياء بلا اختلال
تقبل ربنا منا سلام ... على المختار مع صحب وال
وبه فقد رأينا ضوء شمس ... وكنا نبتغي نور المعالي
بهت انوار شوكت الله ... كرفع حجاب عذراء الجمال
ازال ظلام زيغ مشقياء ... وعشاء دوغاء ذي زوال

لسان المنكرين كغصن نخل … ترى المقطوع من سيف المقال

لقد ادركت من اشعار شوكت … بديع الشكل كالسحر الحلال

فالهم ربناه بعين عون … طريق الحل من حسن الخلال

فهذا الحل من تائيد ربي … على الحساد برهان الكمال

عطاه الله علماً فوق علم … وعز الله اعزازه العوالي

له عقل و فهم دون فهم … له ذهن و فكر ذو السلال

له وهب و الهام من الله … فاحرز عنه عن سوء الخيال

له سمو و رجحان عليهم … على الخاقاني ذو الفضل عال

له شان فخيم في الفضائل … له روح كريم لاقبال

له نظر دقيق في المضامين … له فكر عميق ذهن عال

على الاغيار والاحبار فضل … له في كل حين في امتحال

له فضل و ترجيح جلي … على الفيضي في حسن الخلال

له حسن و افضال و ضوء … على الشعراء من غير احتمال

فافضل يا اخي بالله شوكت … على جمع بصف القيل قال

لعمري فضله عندي عظيم … بانواع الدلائل كالنضال

بليغ ابلغ من كل وجه … فصيح افصح في كل قال

وشعر مشعر لشعار فضل … وبيت بيت احرام النوال

هو المفضول بالافضال حقاً … هو المقبول في حسن المقال

لقد زان البلاد الهند والسند … بحسن القول والكلمات عال

وتنظر زجره ما في الضميمه … له اقبال شتى ذو جنال

فخذ ذيل الكمال الفن والفيض … فاحذر منه عن كرب الجدال

ولم يفضل عليه قط دهراً … عدو حاسد في الافتضال

ولم ينكره فرد بين سراة … سوى المكشار في الاكثار غال

وما عذر لذي عقل بجهل … بفضل الشوكت العال المقال

رئيت المنكرين له سفالاً … رئيت الحاسدين له سفال

اقول اقول ما ایان سخنی	بالکار لفقد الامتثال
وللحسّاد والاعداد شوکت	عذاب النار من سوء الفعال
لتلمیذ مطیع غسله فرح	لخصیم ضال شوک الجبال
وادعو کم لطول حیا شوکت	بذکر الخیر فی حال ابتہال

فقل تاریخه ناصر من الغیب
خط تقدیر ارباب الکمال
۲۳ ۱۳ھ

ابو العرفان مولوی محمد غوث الاسلام صاحب چشتی صابری سلمہ اللہ

این چہ ہمایون حلیست کہ در ہر ہر کلمہ اش صد تجلیات موسوی پنہانست و در آغوش ہر لفظش لمعات جمال شاہد معنوی عیان - از جملہ ہائے روشنش تجلی اسرار طریقت پیداست - و از حسن بیان دل افروزش جلوۂ معرفت و حقیقت ہویدا - از طبع لطیف نکات زا لحی اصناف سخن استادی مخدومی اخی اعظم مجدد السنۂ مشرقیہ ابو ادریس مولنا حافظ احمد حسن شوکت مدظلہ العالی کہ اعجاز نمر کلکش در قالب مردۂ سخن حیات تازہ بخشیدہ و روح روح بخش دمیدہ - اگر او را یوسف مصر سخن گویم رواست وکشاف دقائق علم و فن خوانم بجا - طبع بدیع سخنش نغمۂ جان پرور می سراید و نوجوانان علم و فن را از خود می ربایند - الٰہی تا قلب پاک عرفا گنجینۂ نکات و اسرار معرفت بے اختلال وانکشاف این نکات تا یوم المیعاد بمجدد الوقت شوکت باد
۲۳ ۱۳ھ

اخبار شحنۂ ہند و طوطی ہند - ایشیائی انشا پردازی کا رفارمر - سوشل اور پولٹکل معاملات کا دریا - صحیح بلکہ فصیح لٹریچر کا استاد - جھوٹے مہدیون اور مسیحون کا سرکوب - اسنے بڑے بڑے فرعونون کو سیدھا کر دیا - تجدید کے جھنڈے گاڑ دیے - انصاف کا بول بالا کر دیا - دیسی اور انگریزی اخبارون پر ہفتہ وار ریویو کرتا ہے جس نے

یہ اخبار نہین دیکہا وہ اخبارون کے عیب و صواب سے بالکل ناواقف ہے۔ قیمت عام سالانہ پیشگی ؏ رؤسا اور رئیسان سے ؏ گورنمنٹ اور والیان ملک سے ؏۔

سراج الدین احمد خادم تونسوی کا اخبار شحنۂ ہند میرٹھ

پروانہ

بہار آئی چمن مین گل کہلی باغ کا دل ہے ٭ کیا پروانہ سوز دل نے پیدا شمع محفل سے

مجہ پروانہ رنگ کا ایک رسالہ شحنۂ ہند پریس میرٹھ سے ماہوار نکلتا ہے جس مین مشاعرہ کی غزلون کے علاوہ سوشل اور پولیٹکل مضامین نظم و نثر شایع ہوتے ہین باہم حل قصائد فارسی ناظم شروانی خاقانی جو کالجون اور یونیورسٹیون کے کورس مین داخل ہین بطور کتاب جداگانہ منسلک ہوتا ہے۔ سٹوڈنٹون کی جان ماسٹرون اور پروفیسرون کی روح اور شعراء کا مجدد ہے طلباء اور اہل مدارس وغیرہ سے قیمت عام ؏ سالانہ پیشگی ہے۔ جس نے یہ رسالہ نہین دیکہا وہ ایشیائی شاعری کے محاسن سے بالکل ناواقف ہے اسمین شعراء عرب حماسہ و متنبی و شعراء فارس کے کلام اور کلیات اردو حضرت مومن مرحوم کا حل شایع ہوتا ہے۔ نمونہ کا پرچہ ۵ر کو مع حل ملتا ہے قیمت ؏ سالانہ پیشگی

حل کلیات اردو مرزا غالب مرحوم دہلوی

گہر کاوش مژگان کا بنایا ہے جگر کو ٭ جو کام ہوا ہم سے کسی سے نہ ہوا تہا

مرزا غالب دہلوی کے اردو کلیات کا سنگلاخ ہونا اسی سے ظاہر و باہر ہے کہ تمام شعراء ہند کی الماریون مین رکہا ہے مگر ہینس کے آگے ہین کسیکو اسکے حل کرنیکا حوصلہ نہوا ہم نے حل کیا قیمت ؏ دیکہنے سے معلوم ہوسکتا ہے کہ کیسی جگر کاوی کیگئی ہے۔

حل قصائد خاقانی

کلام خاقانی باعتبار نازک اور مضبوط اور ادق ہونے کے تمام شعراء فارس کے کلام سے بڑہا ہوا ہے۔ قصائد مین کوئی شاعر خاقانی کا ہم پلہ نہین۔ کسیکو آجتک ان قصائد کے حل کرنے کا حوصلہ نہین ہوا۔ سررشتہ تعلیم انگریزی نے تمام قصائد خاقانی

کو بی۔ اے اور ایم۔ اے کورس مین داخل کیا۔ مگر طالب علم صرف طوطے کیطرح الفاظ رٹتے ہین خود پروفیسر نہین سمجھ سکتے تو طالبعلم کیونکر سمجھین ہمنے خاقانی کے تمام معرکتہ الآرا قصائد حل کر دیے۔ لغت مذہبی و علمی تحقیقات سے جو امور متعلق ہین اور جن کے سمجھنے کیضرورت ہے سب حل ہین صاف ہو گئے ہین الغرض دیکھنے سے تعلق ہے قیمت عہ۔

رہنمای حجاج

گھر سے چلکر واپس آنے تک سفر حجاز مین جو مشکلات پیش آتی ہین سب کی آسان تدبیر بتائی گئی ہین درحقیقت اسم بامسمی ہے قیمت ۸ر

تسفیہ روشنیہ

تجدید کا کارنامہ جس نے شعراء ہند کو ہر طرح عاجز کردیا قیمت ۱۰ر

موج کوثر

(در نعت سید البشر)

بحر ہزج مثمن مضاعف مین گویا ایک موجزن دریا ہے کوئی شاعر ایسا نظم نہین لکھ سکتا ۲ر

حمید الکلام

(فارسی زبان مین)

ایک مثنوی مولانا روم کی مثنوی کے طرز پر ہے اخلاقی مضامین ہین۔ ۵ر

عزیز الاخلاق

(اردو مین)

ایک مکالمہ لیکچر کے طور پر ہے اصلاحی اور اخلاقی باتین ہین طلبہ کیلئے ازحد مفید ہے قیمت ۶ر

مولوی حافظ محمد محمود صاحب گرامی مدرس علی اورینٹل سکول

صدر مہتمم شناگر دہلی ہوا الوقت

کس شان سے دکھایا تجدید کا کرشمہ
تحقیق لفظ معنی تدقیق نکتہ نکتہ
اعجاز ہے کہ جادو فرق اس میں کیا سر مو
ہاتف نے اے گرامی تاریخ کی یہ القا

کیا نور طبع پایا کیا خوب پائی جودت
تشریح موشگافی نیرنگ رنگ جدت
ہے کارنامہ تیرا مقبول ہے عزت
حل نکات بیدل ایجاد پاک شوکت
۲۳ ۱۳ ھ

ولہ فارسی

وہ چہ بشگفت است این باغ سخن
چون مجدد ماوقی معنی کشید
ہذ نکات بیدل از بحر عمیق ،،
از پے تاریخ طبعش طبع گفت

وہ چہ بگرفت است این حل رنگ گل
لذت گوشہ ہوا این جام مل
اے گرامی شرح استاد ست پل
سلسبیل تجدید شرح عقل کل
۱۹ ھ



اعلان عام

چونکہ حل نکات بیدل بیادگار حضرت حاجی شیخ محمد عبد الکریم صاحب بالقابہ مرحوم
ومغفور آپکے صاحبزادگان والاتبار شیخ محمد وحید الدین و بشیر الدین کی نذر کر دیا
گیا ہے اور حسب قانون رجسٹری کرادی گئی ہے لہذا کوئی صاحب بدون اجازت
صاحبزادگان موصوف اسکے کل یا جزو یا مختصر یا طویل یا ماحصل وغیرہ کچھ چھاپنے
اور شایع کرنیکا مجاز نہیں

احمد حسن شوکت مدیر شحنۂ ہند و طوطی ہند میرٹھ

